



(۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت بشریت کے تمام بنی نوع انسان کے برابر ہیں۔

(۴) حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے۔

(۵) مجلس مودود وجہ بدگفت سنیہ حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ برائین قاطعہ مکلفین احمدیہ رشید احمد گنگوہی)

گنگوہی کے ان ایساک عقاید اور مضامین کے رد میں حضرت قیلہ حاجی امداد اللہ ماہر مکی نے مندرجہ ذیل مضمون تحریر کیا اس پر دستخط و تہنیت فرمائی۔

## حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا گنگوہی پر فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و فصل علی سولہ الکریہ

۱۔ اہلبید، جانتا چاہیے کہ شرعاً و عرفاً و عقلاً امکان کذب حق سبحانہ و تعالیٰ محال اور متعین ہے۔ اور ایسا ہی امکان غیر سرور عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم محال و متعین ہے کیونکہ قرآن میں و لیکن میں رسول اللہ و خاتم النبیین ہے اور خلاف و عہد محال و متعین ہے۔ علامہ قرطبی صاحب تہذیب التہذیب و التلخیص فی جواب المستفتی میں لکھتے ہیں ولا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدس علی التلخیص و التلخیص و الذکب خلاف المحال لا یدخل تحت القدس و عنہ المستذل لیلقدس و لا یفعل اتمی۔ اور امکان کذب باری تعالیٰ نے اعتقاد کو امام باری نے تفسیر کبیر میں تہذیب کفر لکھا ہے۔

۲۔ بشریت و غیرہ میں سرور قاسات صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات سے جملہ بنی آدم کو مساوی جاننا محققین کی تصریح کے خلاف ہے اور اہمیت قبل انما انما یشیر مشککہ کو مفسرین نے تراویح و چھوٹی کیا ہے جیسا کہ تفسیر کبیر، فہما پوری، معالم التنبیل اور خازن وغیرہ میں موجود ہے۔ جو چاہے دیکھ لے۔

۳۔ شیطان لعین کو مدت کمال اور عذاب میں کو خصوصاً غیر سے اہل بلا و اہل علی قیاس فاسد سے ثابت کیا اور اس کو شرک سے تعبیر کرنا اور آپ کے علم تشریف کو مساوی اللہ شہدگان کے علم سے کم سمجھ دینا یہ آپ کی سخت توہین ہے کیونکہ شرف ثابت ہے کہ آپ علم خالقانہ میں پس بشادت قرآن و حدیث تشریف اکابر علماء اہل سنت نے تصریح کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم باکان و مایکون کا حاصل ہے۔ جیسا کہ حاضی و بیاض نے شہادیں اور اعلام خدای سے اس کی شہادتیں اور شیخ عبدالرحمن محدث دہلی نے مدارج النبوة وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہے۔

۴۔ مجلس مودود و تہذیب و تہذیب عرب و عجم کو گناہ کے جہم سے تشبیہ و تمثیل اور بدعت سنیہ و حرام کشادہ اس

جلس میں قیام کو تو بغیر تعظیم و تکریم و حمایت ادب کے مستحق بنایا گیا ہے۔ حرام بیکر شرک و کفر تک دینا اور فحشاء و فجور سے بچنا اور سائر مومنین کو یہ جنوں کے اُتار کر پڑھنے سے نشانہ بیکرنا سخت قبیح گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ عافیت شرع کا مومن سے کچھ تو یہ نصیب کرے کہ اس میں قلم محمد ابو جہد الرحمن فقیر غلام و مستحق قصوری کان اللہ و درمکھ خضر شریف ۸۔ ربيع الاول ۱۳۸۸ھ

یہ مضمون تحریر کر کے مولانا غلام دستگیر صاحب مرحوم نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے پیش کیا تو حاجی صاحب نے اس کو غلط فرما کر حضرت مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ مولانا جید الحق صاحب نے یہ تحریر فرمائی:

حامدا و معصیاً و مسلماً ما کتب فی هذا القدر طاس صحیح لہ صیب فیہ  
واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔ محمد جید الحق غفرلہ  
پھر یہ مضمون حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیش ہوا تو آپ نے اس پر یہ تحریر فرمائی:  
تحریر بالا صحیح و درست ہے۔ مطابق اتفاق و فقیر کے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کاتب کو جزائے عظمیٰ دے۔  
جے صیب گریہ یا موصولی نیست

موصی حاجی صاحب

قدرت از مول سبب منزل نیست

مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے صدر مدرس و دیگر مدرسین کے دستخط

حامدا و معصیاً و مسلماً ما کتب فی هذا القدر طاس صحیح لہ صیب فیہ  
واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔ محمد جید الحق غفرلہ  
پھر یہ مضمون حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیش ہوا تو آپ نے اس پر یہ تحریر فرمائی:  
تحریر بالا صحیح و درست ہے۔ مطابق اتفاق و فقیر کے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کاتب کو جزائے عظمیٰ دے۔  
جے صیب گریہ یا موصولی نیست  
قدرت از مول سبب منزل نیست  
موصی حاجی صاحب  
مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے صدر مدرس و دیگر مدرسین کے دستخط  
حامدا و معصیاً و مسلماً ما کتب فی هذا القدر طاس صحیح لہ صیب فیہ  
واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔ محمد جید الحق غفرلہ  
پھر یہ مضمون حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیش ہوا تو آپ نے اس پر یہ تحریر فرمائی:  
تحریر بالا صحیح و درست ہے۔ مطابق اتفاق و فقیر کے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کاتب کو جزائے عظمیٰ دے۔  
جے صیب گریہ یا موصولی نیست  
قدرت از مول سبب منزل نیست  
موصی حاجی صاحب  
مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے صدر مدرس و دیگر مدرسین کے دستخط

ابو مخلم سید احمد حسن، حکمت علی، منتقول، ملحقہ مختصر، اکتاب تفسیر، الکریل علی توہین، ارشد، التلیل، معتضد، مولانا غلام، سید صاحب، قصوری، مطبوعہ صدیقی پریس، قصور، باداد، وارشا، حضرت خواجہ خاجگان خواجہ غلام، حسد، رحمۃ اللہ علیہ، سجادہ نشین، چاچڑاں، شریف، ص ۳۲۱۔

خوف :- حضرت حاجی صاحب کے اس ارشاد سے مندرجہ ذیل امور جہاں غلو پر ثابت ہو گئے:

۱۔ حضرت حاجی صاحب رشید احمد کے عقاید کو کفر پر سمجھتے تھے، اسی لیے حاجی صاحب نے مولانا غلام دستگیر صاحب کی کتاب تفسیر الکریل پر جس میں رشید احمد و خلیل احمد کے عقاید کو کفر بیان کیا گیا ہے، دستخط فرمائے اور ہر شے فرمائی۔

۲۔ حضرت حاجی صاحب کو رشید احمد و خلیل احمد کے بارے میں جو پہلے میں ظن تھا اور آپ نے فیضان الفکر و بیروہ میں گنگوہی کی تشریف بھی لکھی تھی، ہجرت کے بعد ان کے کردار کو دیکھ کر آپ نے دہ لکے بدل لی تھی۔ اسی وجہ سے آپ نے رشید احمد کی تکفیر کرنے والے مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم کی مکہ منظر میں دو دفعہ محبت سے اپنے مکان پر دعوت فرمائی اور ان کے حق میں دعا سے تیر فرمائی۔

۳۔ حضرت حاجی صاحب عقیدہ دارکان گلاب باری تعالیٰ کو کفر سمجھتے ہیں، اور علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطان سے کم بتانا جس طرح گنگوہی و انیسویں نے براہین قاطعہ کے ساتھ پرکھا ہے۔ حاجی صاحب اس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین سمجھتے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا عقیداً کفر ہے۔

**مقتدائے علمائے ہندوستان حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب مبلغ کی کفران**

کہ — رشید احمد — نا — رشید نکلا

حضرت مولانا حاجی رحمت اللہ صاحب کی ذات سے کون ناواقف ہے، کجبت ہندوستان میں تھے، تو سب دیوبندی آپ کے علمی کمالات کے گل گاتے تھے اور حضرت حاجی ادا اللہ صاحب مہاجر ملک، حاجی رحمت اللہ صاحب کو اپنا مخلص اور بے مثل عالم مارت باللہ سمجھتے تھے، اور ان کی از حد توفیر فرماتے تھے اور آپ ملک و مدینہ میں پائے زمین کے خطاب سے شہور و سفا اور ان کی بزرگی یہ مسلم دلیل ہے کہ حضرت حاجی ادا اللہ صاحب مہاجر مکی کو تہذیب و ثقافت بطور تبریک و اس جہان و روحانی حضرت حاجی رحمت اللہ علیہ کے جوار میں دو کنگا اس امر کی تصدیق و حاجی رحمت اللہ صاحب کی توحید کے متعلق تصریح فرماتے ہیں۔

را۱ اور حضرت حاجی ادا اللہ صاحب (رحمت اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں ہم پہلو مولانا رحمت اللہ مہاجر رحمت اللہ علیہ کے رکھ گئے۔ (اداء التوقیٰ خروت علی تھادی ص ۲۴، سطر ۹)

(۲) میر جلال تاسیس ارادت کے سلسلے میں ان دونوں بزرگوں حضرت قاسم العلوم اور مولانا نعمت اللہ صاحب کے کاموں میں یکسانی پائی جاتی ہے۔

(درآمد لائے حرم بابت رجبت ۱۲ ص ۵۴۳ سطر ۱۲)

(۳) ہمارے شیخ السند مولوی رحمت اللہ

(۴) مولوی رحمت اللہ صاحب تمام علمائے مکر میں فاضل ہیں اور باقرار علمائے مکر علم ہیں۔

(دراہین قاطعہ عن غلیل احمد امام دیوبندی مذہب مطبوعہ دیوبند ص ۴۳ سطر ۴)

حاجی رحمت اللہ صاحب باقی مدرسہ ہندیہ مولانا غلام علی صاحب کے ناگزیر عقاید کا حال معلوم میں معلوم ہوا۔ اور لگوں کی کتابیں قاضی رشید علیہ السلام، برائین قاطعہ، میل الرشاد وغیرہ حضرت موصوت کے ملا غلام علی لائی گئیں۔ تو آپ نے مندرجہ ذیل تحریر پر دست مولانا غلام علی صاحب ہندوستان ارسال فرمائی تاکہ شاید کوئی جاسے اور لوگ فرقہ دیوبندیہ کے امام رشید احمد کے عقاید سے محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد اور نعت کے کتاب ہے راجی رحمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے غفر لہما اللہ ان کرمت سے بعض باتیں جناب مولوی رشید احمد صاحب کی مشافہت جو میرے نزدیک اچھی نہ تھیں۔ اعتبار نہ تھا۔ کہ انہوں نے ایسا کہا ہوگا۔ (الاقول) میرا اعتبار ذکر تا کس طرح ہوتا تھا کہ حضرت علمائے مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق تواتر تھیں۔ پہنچی کہ تمام انوکس سے کچھ کنا پڑا۔ اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا۔ سو کتنا ہوں کہ میں جناب مولوی رشید احمد صاحب کی کتاب پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی (راشید) سیکے ہیں حضرت آئے اس طرف ایرا تعصب بنا کہ اس میں ان کی تحریر اور تقریر دیکھنے سے روشن کھرا ہوتا ہے۔ حضرت نے اول قلم اس پر لکھا کہ :-

(۱) جس مسجد میں ایک دفتر جامعیت ہوئی ہو۔ اس میں دوسری جامعیت کو بغیر اذان اور تکبیر کے ہو۔ اور دوسری جگہ جو جائز نہیں۔ (الاقول)

(۲) پھر ایک فاضل مردود کو جو اپنے کہ حضرت علمائے مکر پر برا کہتا تھا اور سب (نیاسے) نبی امرا کیل سے اپنے کو افضل گشتا تھا۔ اور اپنے لیے گوربدہ خدائی پر پہنچا تھا۔ (الاقول) حضرت مولوی رشید احمد صاحب مردود کو موصوفت لکھتے تھے۔ (الاقول)

(۳) پھر حضرت مولوی رشید احمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ان کی شہادت کو برسی شدت سے خرم کے دنوں میں کیسا ہی رویت صیغہ سے ہوا متنبہ فرمایا۔ (الاقول)

(۴) پھر حضرت رشید احمد صاحب نے جو نواسے کی طرف توجہ کی تھی، اسی پر ہی اکتفا نہ کر کے خود ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف توجہ نہ دیتے مگر لوگوں کو گنہگار کا جنم لے کر بھڑایا۔ اور اس کے بیان کو عام بتلایا۔ (انی قول) اور پھر دانستہ نبوی میں اس پر بھی اکتفا نہ کر کے اور امکانِ ذاتی سے بجا و زکر کے چھ خاتم النبیین با شعل شامیت کر بیٹھنے اور بڑی کوشش اس میں کی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے کہیں کم تر ہے۔ اور جتا باری تعالیٰ کے نئی ہیں دعوئے کیا کہ اللہ کی حیثیت بولنا متعین بالذات نہیں بلکہ امکانِ جہوت بولنے کو اللہ کی بڑی وصف کمال فرمائی تو مذہبِ نبی بڑا اخراجات میں توان ہو رہا کہ وہ کو خدا بر و باطن میں مہبت برآسمتہا ہیں۔ اور اپنے عجیب کو متذکر تا ہوں کہ حضرت مولوی رشید کے اور ان کے چیلے چاتھوں کے ایسے ارشاد ذات نہ سنیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ مجھ پر بہت کھلم کھلاتے ہو گے۔ لیکن جب یہ سو علمائے صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب اس الٰہین اور جتا باری جان آفرین ان کی زبان سے اور قلب سے نہ چوسے تو مجھے کیا شکیبائی ہوگی۔ ایچ۔

محمد اللہ

محمد اللہ

محمد اللہ

ابید محمد اجماع عقی عہد مدرس دوم مدرسہ مکہ مستقرہ نظام ترو

ناظرین کو رام ذرا غور فرماویں کہ حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب کے واضح فیصلہ کے بعد بھی کیا کوئی مسلمان شخص اس فرقہ دیوبندی کے نام رشید کے کفر یہ فتاویٰ سے بے علم رہ سکتا ہے یہ خود ان کے لکھے مسئلہ بزرگ میں جنہوں نے صاف صاف فرمایا کہ رشید نہیں بلکہ اپنے گندے فتاویٰ کے جسے اس کے برعکس مارشید ہو گیا ہے۔ مگر فرقہ دیوبندی پر اپنی جہت دھرمی سے باز نہ کیا۔ اور اگرچہ اسی نام پر تباہ و شہید کے فتاویٰ پر ہی سارا مذہب قائم ہے اور اسی کو نام ربانی قطب یزدانی کے خطابات ویسے جاری ہے ہیں۔ تو مذہب اللہ نہ ہوگا۔

## خلیل احمد انبیہوی سہارنپوری امام چہارم دیوبندی مذہب

یہ خلیل احمد رشید احمد کانگڑی کا خاص حواری ہے اور از حد و جہت منصب دیوبندی و بانی تھا۔ اسی نے ہی رشید احمد کی تصدیق سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس علم کو شیطان کے علم سے کم لکھا ہے اور اس نے خلعتِ قسم کے فریب سے دیوبندیت کو فروغ دیا تھا۔ اس لیے دیوبندی اس کو اپنے مذہب کا بہت بڑا امام مانتے ہیں۔ ریاست باول پور میں دیوبندیت کا پہلا قدم اسی خلیل کے ذریعے لگایا گیا۔ ورنہ اس سے قبل اس ریاست میں کوئی دیوبندی نہ تھا۔ ریاست جڑا کے عالی مرتبت ذاب جان دربار عالی پانچواں شریف سے قیدہ واپس آئے اور شریعت صحیحہ العقیدہ اولیاء اللہ کے از حد معتقد تھے خلیل احمد کے ریاست میں داخلہ کا موجب ریاست جڑا

بعض ہندو متاف ملازمین تھے جو کہ بیٹے سے دیوبندیوں کے تبلیغی مرکزوں کے لئے پورہ سامان پراد و دیوبندیوں سے وابستہ تھے۔ ریاست ہند جو ایک پرانی اسلامی ریاست ہے۔ اس لیے اس میں علوی علوم کی تعلیم کے لئے قدیم سے ہی ایک سرکاری مدرسہ جامعہ عباسیہ قائم ہے۔ ریاست کے بعض دیوبندی ملازمین نے عالی جناب نواب صاحب کی سادگی سے جاننا نہ سیکھا تھا کہ خلیل احمد کو جامع عباسیہ میں صدر مدرس منظور کیا چونکہ انسران بالا کو خلیل احمد کے معتقدین دیوبندی ملازمین کی اس دھوکہ دہی کا علم نہ تھا۔ وہ اس کو مولوی صورت و دیگر فریب میں آگئے اور منظور کیا چنانچہ مولوی خلیل احمد نے بہاول پور میں ڈیرے ڈال کر وہاں دیوبندیت کی تبلیغ کا سلسلہ شروع کر کے چند ایک انسران کو اپنا شیخ مجاز ہونا بھی کر لیا۔ یہ وہ پہلا موقع تھا کہ جب ریاست مالہ بہاولپور کے جمیع عقیدہ مسلمانوں کو فتنہ دیوبندیت کا شکار کیا گیا شروع ہوا۔ جس کا سلسلہ آج تک شروع ہے اور لوگوں کو دیوبندی بنایا۔ بلکہ ان کے قیمتی سرمایہ ایمان باللہ و ایمان با رسول کو خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ اس شمار ماہ سوال ۱۳۳۰ء میں فاضل اہل عالم مکمل حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب دعویٰ مرحوم کو علم ہوا کہ ریاست بہاول پور میں خلیل احمد کا درود ہو چکا ہے۔ آپ بہاول پور شریف لائے۔ اور بعض ایک اہل حکام کو خلیل کی کتاب برائیں ناطعہ دکھائی جس میں خدا تعالیٰ کے عبودیت کے امکان اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے شیطان کے علم سے کم ہونے اور فتنہ کو ہندوں کے آشوک پڑھنے سے تشبیہ اور حضور کے میلاد پاک کو کوشش کنیا کے جنم دن منانے کے مشابہ ہونے کے ناپاک مسائل درج تھے حکام اعلیٰ نے بربرہ دلی ریاست عالی جناب نواب مرحوم صاحب کے حضور پہنچائی۔ تو نواب صاحب نے اس علی سبب کی چھان بین کے لیے اپنے مرشد و آقا بلند در و دندان، مخزن سلم و عرفان خواجہ اچان چشت اہل بہت حضرت خواجہ غلام صاحب مجاہد تین چاروں شریف کی خدمت میں عرض کیا۔ بالآخر حضرت خواجہ صاحب نے خلیل احمد کو رسوا کیا۔ اور دستگیر صاحب کو شک دھیں ایک جگہ جمع فرما کر مناسبت پر بحث مسمیٰ مولانا غلام دستگیر صاحب نے خلیل احمد کو اس ناچاری کی منظر میں دلائل قاہرہ سے ایسی شکست فاش دی کہ اس کے حواس باختہ ہو کر رہ گئے اور حضرت خواجہ غلام دستگیر صاحب نے آخر میں فیصلہ فرمایا کہ خلیل احمد کا عقیدہ دلیا نہ ہے اور شیخ سب سے بہتر اور مولانا غلام دستگیر صاحب کے مسائل جمیع اسلامی ہیں۔ چنانچہ اس شکست کی وجہ سے ہی خلیل احمد کے وارث مگر فارسی ہارے ہوئے تو وہ رات کے بیت مغرور ہو کر شب کی گاری سے ریاست سے جاگ نکلا ذرا بعد غلام اس طرح یہ فتنہ ریاست میں گچھ کم گچھ کم ہو گیا۔ مگر اس کا کچھ آگ سکتی تھی جس نے تینوں بعد دیوبندی ریاست میں آتے گئے اور آج وہ زمانہ ہے کہ دیوبندیوں کو ریاست میں سرکاری تنخواہیں مل رہی ہیں اور ان کی سب سے اوپر ان کیوں کا عاصیہ کرنے والا کوئی نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذلک امداً

نوٹ :- خیل احمد دیوبندی سے مولانا غلام دستگیر صاحب جنی مرحوم کا مناظرہ و فیصلہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کتاب تقدیس الیکل میں بطور درج ہے۔ یہ کتاب بندہ کے پاس موجود ہے۔ اسے حق بخش ہو۔ ملاحظہ فرمائے

## ریاست بہاول پور کے شرعی حصہ میں دیوبندی مذہب کا داخلہ

ریاست بہاول پور کے شرعی حصہ میں دیوبندی مذہب کا داخلہ درج ذیل پورے مذاہب و مذہبوں کے درمیان کی ایک کڑی حالت کا نتیجہ ہے کہ درجنوں آباد کے ایک مدرس کی زبانی بندہ نے خود یہ الفاظ سنے تھے کہ لوگ تو پاکستان میں شریعت ایمان زندہ کرنے کے لیے جاتے ہیں مگر ہمیں تو یہ بھی عین نہیں کہ بابا گنج شکر کا نام نہ لیں ایمان پر ہوا نہیں (العیاذ باللہ) پھر پوری مولویوں نے گزشتہ دنوں ایک رسالہ "پروہیں صدی دا کاٹ" لکھ کر حضرت سرور عالم نور محمد رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ملتے والوں کو کاغذ بناؤ الا انہا جس کے جواب میں بندہ نے رسالہ نو لکھا اور پھر جاہلین کے منظرہ میں یہ پادری بھاگ نکلی تھی۔ بہاول پور کے قرب و جوار میں مولوی اللہ بخش صاحب ساکن شہرہ لاسے میں نقیہ گشت و سری مری کے رنگ میں بعض جاہل زمینداروں کو دیوبندی مذہب میں رنگ ہے ان مذاہب کے باقی خود مولوی غلام قادر صاحب کے عقاید کیا تھے اور کیا وہ دیوبندی تھے یا نہیں؟ اس کے متعلق ہمیں موصوفت کی کوئی تحریر و تقریر نہیں ملتی کہ جس میں انہوں نے دیوبندی مذہب کے اکابرین اشرف علی خان توحیدی و رشید احمد گنڈاپی و محمد قاسم دہلوی کی کڑی عبارت جن میں ان دیوبندیوں سے سرکارہ و عالم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و سب و شتم کیا ہے، کبھی تائید کی ہو۔ اور بلا مذہب و بلا ثبوت کسی کو دیوبندی کہنا و طعن کرنا ہمارا اور ہمارے اکابرین کا مسلک نہیں ہے۔ مولوی صاحب کے گلدستہ اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ ایسے اشعار بھی موجود ہیں جو کہ یقیناً دیوبندیوں کے خواہے شریک و کفر کی زمین آتے ہیں مثلاً کہ

ہر کسے قبیلہ آپنا نامیت نص ختمہ آؤں

میرزا خد سے عشق محمد ظاہر کراں بیبا نوں (ملاحظہ اشعار ص ۱۱۶)

اگر کوئی دوسرا شخص یہ شعر کہتا تو مولوی صاحب کے دیوبندی اطاعت یقیناً اسے کاغذ بنا دیتے تو مولوی صاحب کو کس طرح اچھا سمجھتے ہوں گا۔ البتہ سنا لیا ہے کہ مولوی صاحب کے مدرس میں ان کے وقت میں بھی کتاب شہناز بھی جاتی تھی جس کے یہ دو شعر ملاحظہ ہوں :-

امیر سلطان جامی کیا اندر تھے کھسار دالے جو جامی رومی دے کچھ ٹھٹھک اود کا فریترن مزلے





قطب بانی مہدین محمدانی مرشدنا مولانا قبلہ عالم حضرت پیر سید خواجہ  
مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اعلیٰ المرتبہ  
کے حضور میں مولوی غلام امت اور صاحب کی حاضری

حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کی بدشان مخفی کو نہ مانہ تسلیم میں ہی بڑے بڑے جلیل القدر اساتذہ حضرت کے علم لدنی کے معترف تھے چنانچہ مولانا احمد علی صاحب سہاون پوری کے حلقہ درس میں حدیث قد مولائی سید کہ پر بحث جلی تو حضرت مولانا نے فرمایا کہ آپ لوگ اپنے اپنے دلائل بیان کیجیے۔ دیوبندی خیال کے طالب ملوں نے کہا کہ یہاں قیام علی برتر اوسے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گفتگو تمہو اجمع ہے اور حاکمیت ایک آدمی کے قیام سے بھی رخ جو سکتی تھی تو سب کو قیام کا حکم اس امر پر دال ہے کہ یہ قیام تعلیمی کا امر تھا۔ نیز جب کہ موضوع مشتق جو۔ اور فقیر میں محمول کو موضوع پر حمل کیا جائے تو دباں حل کی علت موضوع کا مبداء اشتقاق (مصدر) ہو کر نکلتا ہے۔ جیسے کہ الکاتب محرک الاصلع میں محرک احباب کی حاکمیت کا مبداء اشتقاق نکلتا ہے۔ اسی طرح قیام مولائی سید کہ میں قیام کی علت سید کا مبداء اشتقاقی سیادت قرار پائے گا۔ تو معلوم ہو کہ یہ قیام حضرت سید کی سیادت علیاً کریمہ سے لے کر اہل اہل، جو کہ تعلیمی ہوا نہ لکھا جاتا۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب حضرت قبلہ عالم کی زبان فیض ترجان سے ایسے علمی نکالتے کہ سن کر فرمایا کرتے تھے کہ سید صاحب زمانہ کے منتقد ہوں گے۔ اور باطنی ولایت میں بیگانہ و غریب نہ ہوں گے علاوہ ظاہری علم و فضل میں بھی تمام معصروں میں ملک ہند میں سیادت سے باخبر ہوں گے۔ بروقت عرض مبارک حضور باگچہ شکر مولوی غلام قادر صاحب شنب کو جمع اپنے رفیقوں کے پاک تین شریف میں منتم ہوئے تو مولوی صاحب کے رفیق مولوی احمد دین کو بحالت خواب نشانہ ہوا کہ شیخ الشان حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند مقام پر کھڑے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مولوی غلام قادر کو پاک تین سے باہر نکال دو وہ ہمارا احض ہیں۔ صبح ہی مولوی احمد دین نے قادیانہ واقعہ مولوی صاحب کو سنا یا تو انہوں نے ایک دوسرے کو نکال دیا۔ اور حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے حضور دینے رفقا آپہنچے حضرت مولانا غفر الدین صاحب قبلہ ہما بھرے والے روایت قبلہ عارفین حضرت خواجہ عبدالحکیم صاحب نوری آقام فرماتے عادی گچہ ریاست ہما وہ پیر بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اس موقعہ پر موجود تھے۔ اور فرماتے تھے کہ مولوی غلام قادر صاحب سے خود حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ مولوی صاحب! یہ ہمیشہ شریعت صحیح سے کہو کہ حق کی قبر میں وحۃ من عیاض الجنۃ ہوتی ہے مولوی صاحب

نے عرض کیا کہ بالکل درست ہے حضرت نے فرمایا کہ لفظ حبش کا اطلاق جب عومن کی قبر رحمت میں موجود ہے تو میرا اس کے درودانے پر لفظ حبش کے اطلاق میں کوئی سارا ملتا ہے، مولوی صاحب نے کہا کہ اس لفظ کا بونا تو یمن ہوا مگر یہ فرمائیے کہ میرا درود واہ کی خصوصی شہرت کی کیا وجہ ہے، حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ نظام الدین بن دلیا روکتا اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ میں نے پچیس سال کا عمر میں حکم اللہ میں چار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی درود واہ سے ۶۶ عزم اخراج کرنا تو شریف لاتے زیارت کی ہے۔ اس مقدس درودانے کی شہرت خصوصی کا یہ سبب ہے اور تمام مٹ سچ کا اس پر انفاق ہے۔ مولوی غلام قادر صاحب خاموش ہو گئے کہ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ سلسلہ بیہیت و رشک کے لیے کسی مذہبی ظاہری مشن سے بہت کم لینا ضروری ہے۔ مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا کہ میری بیہیت بحالت خواب خود بخود اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے ایک دفعہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کامل فرمایا اور دوسری دفعہ مکمل رخصتہ (مخمل) فرمایا اور لفظ مکمل سے میں اپنے مجاز ہونے کا یقین کر کے بیہیت کرتا ہوں حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف ہونا و بیہیت ہونا تو امر فریبی نہیں ہے۔ مگر یہ فرمائیے کہ جب لفظ کامل مکمل کی آواز آپ نے سنی کیا اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ کی صورت منورہ حاضر تھی مولوی صاحب نے کہا کہ ہمیں صورت تو موجود نہ تھی حضرت قبلہ عالم نے فرمایا مکمل ہے کہ آواز ہی حضور کی ہو گیا کہ تلت الفواشیق العسلی کے تہ میں ملکہ سامعین کے اشتباہ کے قائل ہو چکے ہیں پھر شک کے مجمع سمجھا لیجئے کہ پتھر کہ جب بیداری میں غلطیاں واقع ہوتی ہیں تو بحالت خواب تو سامعین میں غلطی ہونا زیادہ ممکن ہو اور (رواد الزادہ ص ۶۳) تو آپ شخص ایسے خیال غام کے نیچے گئے کہ حضرت شاہ گرام کیوں کھانا نفست کرتے ہیں مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ابوالحسن عارفیؒ نے غلط کر لی شیخ سے بیہیت دیتے مگر آپ کا سلسلہ بیہیت مشہور ہے قبلہ عالم نے فرمایا کہ وہاں تو یہی غلط مشہور ہے بلکہ آپ شیخ سے بیہیت تھے اور سلاسل میں ان کے شیخ کا نام مشہور موجود ہے اور سیران کی نشان دہی کہ ایک دفعہ ان کی مراد وہ زمین کو خدا تعالیٰ نے سنا کر دیا تھا انہوں نے عرض کیا کہ اسے اسے لالچے اس دنیا میں بیستلا نہ فرما تو ان کی بارگاہ کا درجہ مناسب نہیں مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کہ حضرت پیر کے کوئی آدمی بھی خالی نہیں ہوتا قاعدہ ہونے والا بھی پیر، سپاہرہ ہونے والا بھی پیر، فارسی پڑھانے والا بھی پیر، بڑا حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ مولوی صاحب جناب نے تو اتنے پیر کو فرما دیا ہے۔ میرا کہ عورت غنی اور اچھے کے عشق مجازی میں مبتلا لگتی چوچک سے اپنے شیخ مخدوم جانیان جہاں نشست رحۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میرے اس مبتلائے عشق ہونے کا ذکر کر کے التجا کی کہ حضرت عارفانہ کیسے۔ میرا اچھے کے عشق سے باز آجائے حضرت مخدوم صاحب نے فرمایا کہ پھر جب تو تو میر کو کہاں سے آنا۔ اُسے ذکر الہی کے مناسب حال سے درست کہیں گے چوچک سے جب میر سے اپنے

پیر کے ہاں حاضری کے لیے کہا تو پیر نے انکار کر دیا کہ مجھے معذور تصور فرمایا جاوے۔ جب چوبیس بجے نے ہاجرہ منیر سے عرض کیا کہ حضرت خود چوبیس بجے گھر نہ آئیں، لائے۔ جب پیر کے پاس تشریف لائے تو پیر نے اپنے شیخ کے پاؤں کو بوسہ دیا مگر اپنی دونوں آنکھیں یا سحر سے مسند کر لیں حضرت نے آنکھیں بند کرنے کا سبب دریافت فرمایا تو پیر نے عرض کیا کہ قبیلہ آپ سے شک ہمارے شیخ میں مولویں قائم اٹھا چکی ہوں کہ جن آنکھوں سے دیکھنے کو دیکھا ہے اب کسی دوسرے کو نہ دیکھوں گی۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیر کے اس استقلال پر فرمایا کہ یہ مجاز ہی مانتہ ہے۔ مگر افسوس کہ مشن الہی میں ایسے استقلال والے لوگ بہت ہی کم ملتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ مولوی صاحب ابک نور سے کہیںے مطلوب سے یہ محبت ہو کہ کسی بزرگ طرف نظر کرنا پسند نہ کرے۔ اور غائب میں کنگرہ مرشد بنائے پھرتے ہیں۔ اس مقام باتوں کے سمجھنے لگ کر تمام مشائخ غریقت کی محافضت کرنا اہل علم کے ہرگز شایان شان نہیں۔ مولوی غلام قادر صاحب نے عرض کیا کہ حضور واقعی میں سمجھتے ہیں پسنا مانتا سمجھتے جناب ہی بہت فرما لیں۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ پہلی باتوں کے غلط ہونے کا اعلان کر دیں۔ مولوی صاحب نے اونیچلے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جو لوگ قبل ازین مجھ سے بہت سختے و بہت باطل سمجھتے تو حضرت نے سمیت فرمایا۔ اور اجازت بھی عطا فرمادی۔ مگر جب حضرت قبلہ دیوان سید کسمد صاحب مرحوم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ نے اس معاملہ کو اپنے نہ فرمایا کہ اتنی جلدی مجاز کرنا مناسب نہیں حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ اس کی دل شکنی طوطا خاطر نہ ہوئی۔ اس کا نتیجہ جو حضرت مولوی صاحب کی طرف سے ہی ظاہر ہوا ہے گا۔ چنانچہ شیخ کامل کی فراست باطن کا بیان فرمودہ نتیجہ چند دنوں بعد ہی یوں ظہور پذیر ہوا کہ مولوی غلام قادر صاحب نے اعلان کر دیا کہ میری کوئی بیعت نہیں ہے اور میرا پیشہ آزادانہ طور پر یہی حسب معمول تبلیغ اور تفریر میں مصروف رہے۔ واللہ تعالیٰ درود لا علیٰ اعلم

## مولوی اشرف علی صاحب امام خیم و مصنف دیوبندی مذہب

مولوی اشرف علی صاحب مقناوی نقانہ بھون کا باشندہ تھا۔ اور اس کے خاندان کے لوگ بھی اکثر شریعت صحیحہ و عقیدہ سنیہ چنانچہ اپنے ناموں کے متعلق وہ خود لکھتا ہے کہ ان کا مسلک ہمارے خلاف تھا۔  
 "ناموں صاحب کا مسلک ہم لوگوں کے خلاف تھا۔ صاحب سامعہ تھے۔ اور اس میں بھی غلو کا ورچہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر باتیں ناموں صاحب کی بڑی سیکھنا نہ ہوتی تھیں۔ ایک دن یہ مجھ سے فرمایا کہ میراں کہیں دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت کی بدولت اپنی گھڑی خدائے خدا دینا چاہیے۔ کیسی سچی حکیمانہ پیشین گوئی تھی جو لفظ بلفظ پوری ہو کر رہی۔ کہ نقاوی صاحب دوسروں کو بدعتی کا فرشتہ کہتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی توہین کر کے خود ایمان کی کھڑی اٹھوا بیٹھے۔ مزارعت

دیکھو دارا فاضل ابوریہ تھانوی ص ۵۷ سطر ۱۱

اور پھر لفظ یہ کہ عقائد یہوں جو کہ دیوبندی مذہب کی اشاعت کا ایک کامیاب اڈہ تھا۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی امام فہم دیوبندی مذہب نے وہاں کے عوام کو اپنے دیوبندیانہ عقائد سے وابستہ کرنے کے لیے اپنی تمام سماجی مصروف کرکشی بغیر انہیں عقائد یہوں میں ہی دیوبندی مذہب کو برا سمجھنے والے صحیح العقیدہ مسلمان بھی جیسے موجود رہے۔ جو کہ مولوی صاحب کی درپردہ اشاعت و ابیت دیوبندیت سے واقف تھے اور اس کو بد افشا و فساد کرتے تھے مولوی اشرف علی خود لکھتا ہے:

یہاں پر عقائد یہوں میں بھی حضرت سید صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ لہذا انہیں یہاں پر کوئی جماعت بدعتوں کی نہیں ہے۔ ویسے ہی کچھ لوگ معمولی طریق پر اس خیال کے ہیں۔

(دفاعات الیومینہ ص ۲۴ سطر ۲)

تھانوی صاحب نے جو دارا تسلیم کر لیا۔ کہ کچھ لوگ اس خیال کے یہاں بھی موجود ہیں۔ اور تھانوی صاحب کا انہیں کچھ لوگ گناہ بھی تعصب ہے۔ ورنہ عقائد یہوں کے اکثر مسلمان تھانوی صاحب کی بدعت و کفر سے بزار تھے۔ تھانوی صاحب مولوی یعقوب دیوبندی کا شاگرد ہے۔ اور باد جو دیکھ اس نے دیوبند و غیرہ میں تعلیم حاصل کر کے اپنے اسلاف اہل اسلام کے عقائد سے روگردانی کر لی تھی۔ اور تمام مسلمانوں کو شرک و کافر سمجھنا تھا۔ مگر اس نے نہایت چالاکانہ سے کام چالو کیا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ سب سے اولیٰ کانپور کے ایک اسلامی مدرسہ میں ملازم ہوا تھا۔ تو وہاں کے لوگ چونکہ صحیح العقیدہ مسلمان تھے۔ لہذا تھانوی جی نے ان لوگوں کو اپنا گرویدہ بنانے کے لیے وہاں میلاد الہی اور قیام و سلام میں شریک ہونا ضروری کیا اور پھر کافی عرصہ تک وہ بھی اسلامی اعمال جنہیں دیوبندی اور مولوی صاحب بھی کفر و حرام کہتے ہیں، خود مولوی اشرف علی صاحب کرتا رہا۔ چنانچہ وہ خود لکھتا ہے:

حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نرمی کی ضرورت ہے۔ اس لیے بعض افغان ترحل میلاد و قیام میں بھی ان کی موافقت کرتا رہا۔ ایک زمانہ دراز اس پر گزرا۔ اس کے بعد تجربہ سے وہ پہلا ہی طریق نافع ثابت ہوا۔

(دفاعات الیومینہ ص ۱۲ سطر ۱۱)

اس بیان میں بھی اس نے حقیقت پر پردہ ڈال کر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ ان صاحب کو جب حاجی امداد اللہ صاحب سے اختلاف کسی طرح بھی موافقت نہیں ملا۔ لہذا انہیں بزرگان دیوبند کا تصوف "توہم" چاہی صاحب کے فرمان سے میلاد الہی و قیام و سلام کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔ اور تعین مذہب کچھ نتیجہ تھا۔ اور مسلمانوں

پروہایت کے دوسرے واسطے جارہے تھے۔ پھر اس کا خود لکھنا کہ پھر وہی پہلا طریق ہی نافذ ثابت ہوا۔ اس سے مزید معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ چند دن بعد ہی ان اسلامی عقاید کا منکر ہو گیا تھا۔ وہ یوں ہوا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو جب مولوی اشرف علی کے یہ افعال معلوم ہوئے۔ تو اس نے اسے ایک خط لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم وہاں کا پور میں بیلا والہ بنی پڑھتے ہو۔ اور قیام و سلام کر کے صلواتیں پڑھتے ہو۔ تو اشرف علی نے ان اعمال میں شریک ہونے کی وجہ نظر ہر کی معنی وہ یہ تھی کہ اگر میں بیلا و نہ پڑھوں تو جو ان لوگوں کے عقاید و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے۔ سب بے اثر اور بے وقعت ہو جائے گی۔ اس بدگمانی میں کہ یہ شخص خود بانی ہے۔

دیکھو اندر کدرا رشید ص ۱۲۵

اس سے بھی جہاں ہو گیا کہ اس کا پور میں شریک مجلس بیلا و شریف ہر بعض عقیدہ خدا کے حاجی صاحب کے فرمان کی تعمیل مگر یہ گنگوہی نے تھانوی صاحب کو وہ بارہ دہانہ تو وہ ان اعمال اسلامی سے مکمل یک طرف ہو کر پور سے طور پر دیوبندی وہ بانی مذہب کی تبلیغ میں مصروف ہو گیا جب کا پور کے لوگ اس کی یہ اقتدا سے واقف ہوئے تو تمام اس سے تیار ہو گئے۔ جب اس کو بھی معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں دیوبندیت کا وہاں امدان لوگوں کو دیوبند بنا کر شعل ہے تو اس نے وہاں سے ملازمت چھوڑ دی۔ اور تھانویوں میں دیر سے ڈال دیے اور دیوبندیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ چونکہ تھانوی محبون علماء سے دور افتاد و متعاندہ تھا۔ اس لیے یہاں اس کا کام خوب چل نہ سکا۔ اور وہ دیوبندیت کا مستقل راہہ بن گیا۔ اس تھانوی جی کا زمانہ بعد کا ہے۔ لیکن اس نے دیوبندی مذہب کی کافی اشاعت کی ہے۔ بلکہ دیوبندی وہ بانی مذہب کا نام بشریحہ اسی کی ایجاد ہے۔ پھر پیری مریدی کے نام پر اس نے لوگوں کے ایمان ضائع کرنے میں بڑی کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔

یہ مولوی صاحب لیکن اس قدر ذلیل تھا کہ اس نے اپنے گھر سے شاید ہی کسی آدمی کو کچھ دیا ہو۔ خصوصاً روتی دینے کے معاملے میں تو بخل کی انتہاء تھی۔ اور لوگوں سے کہے اور اندازے وصول کرنے کی بھی خاصی ترکیب جانتا تھا۔ اس نے ہی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو بالگوں اور جواںوں میں بتایا ہے جس کی تفصیل آئندہ آ رہی ہے۔ دیوبندی اس کو اپنے مذہب کا سب سے بڑا مجدد و حکیم الامت و امام مانتے ہیں۔ بلکہ پیچھے رہنے کے دیوبندی تمام اپنے سالف الاموں کی نسبت اشرف علی کے زیادہ معتقد ہیں۔ کیونکہ دیوبندی مذہب کے ترمیم اور ترمیمی اشاعت کا سب کا سب کام اسی نے کیا ہے اور اس مذہب کے بانی و امام اول اسما جیل کی ناپاک کتاب "تفہیمۃ الایمان" میں مندرج شدہ عقاید کی سب سے زیادہ تبلیغ اسی نے کی ہے۔ کہہ کر اس نے پیری مریدی کے خرب میں سب دیوبندیوں کو اپنا گرویدہ کر لیا تھا۔ کچھ تصوف کے مسائل یاد کر رکھے تھے۔ ان کو بیان کر کے بعد اپنی وہاں بیت اور دیوبندیت کا شکار کیا کرتا تھا۔ صاحب برصوف کے نزدیک سب سے بڑا گناہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانا مختار یہاں تک کہ وہ اپنی محنت و کوشش میں میلاد کرنے والوں کو بدعتی اور کافر کے الفاظ سے یاد کرتا۔ اور یہ وہی ہے کرام کے عرس کو سننے اور میلاد منانے والے سب مسلمانوں کو یہ کہہ کر جہنم قاضی اس نے کیا ہوں گی تصنیف و تدبیر اشاعت کے متعلق بھی ایک عجیب سی طریقہ تجویز کیا کہ اس کے پاس ہمیشہ دو چار تختہ خوار مولوی ملازم رہتے تھے جو کہ محفلتِ شمع کی عری فارسی کتابوں کے اردو ترجمے کر کے ان ترجموں کو تختہ نوی صاحب کے سپرد کر دیتے اور وہ ان ترجموں کو اقبل سے آگے لفظ بلفظ دیکھ کر اس کتاب پر اپنا نام مٹھتے تھے اور ان کے ملکنے والے مولویوں کا نام باریک قلم سے لکھ کر اس کتاب کو شائع کر دیتا اور اس طرح وہ کتابیں مولوی اشرف علی کی مشہور ہو جاتی۔ چنانچہ اشرف علی کی بڑی بڑی کتابیں جمال الاولیاء والفراد المکملین اور اس قسم کے بہت سے رسائل اسی قسم کی چالاکیاں لکھتے ہیں۔ ان کتابوں کے سرنساز وہ دیکھنے سے اس کا یہ فریب بخوبی کھل جاتا ہے اور کچھ کتابیں اسی قسم کی ہیں کہ اس نے دو چار ماہنامے الامداد، المصلح، النور جاری کیے ہوئے تھے۔ ان ماہوار رسالوں کے مدیر صاحبان مولوی شہیر علی، جمیل احمد وغیرہ کا سب سے بڑا کام یہی ہوتا تھا کہ یہ لوگ قاضی کی حرکت چاہتا تو قتل و قتل کے قلم بند کرنے میں مصروف رہتے کیونکہ خود اس نے اپنے ملفوظات جمع کرانے کے لیے باقاعدہ ان لوگوں کو تنخواہ پر رکھا ہوا تھا چنانچہ وہ خود بیان کرتا ہے۔

”میں نے ملفوظات ضبط کرنے والوں سے کہا کہ تم ہر فصل کا غرضہ کر بیٹھ جانا“

(افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۲۰۵، سطر ۹)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ملفوظات ضبط کرنے والے آدمی مقرر شدہ تھے جو کہ ہر وقت اس کے حکم کے منتظر رہتے اور وہ ان ملفوظات کو ان ماہوار رسالوں میں باقاعدہ شائع کرتے۔ مولوی اشرف علی ان اپنے ملفوظات کو اشاعت سے قبل لفظ بلفظ دیکھ لیتا تھا چنانچہ وہ اپنے ملفوظات افاضات الیومیہ میں خود اپنے قلم سے لکھتا ہے۔

الحمد لله : آج شنبہ جمعہ ۱۴ ربیع الاول کو ان ملفوظات ضبط کردہ حافظ صغیر احمد روم نے نظر ثانی اصلاحی سے قرائع ہوا۔ فقط۔ اشرف علی قاضی مفتی عدا (افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۲۰۵، سطر ۱۲)

اور اسی افاضات الیومیہ کا ضبط کرنے والا ایک مولوی لکھتا ہے۔

اکثر حضرت ہارس کا معمول جمع کے وقت ملفوظات کو دیکھنے کا ہے۔ لیکن آج صبح کو لاطیف نہیں

فرمایا، مگر بعد عصر مکان پر اپنے ہمراہ لیتے گئے اور وہاں سے ملا خط فرما کر بدتر خبر میرے پاس

پہنچا دی۔ (افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۲۰۵، سطر ۱۴)

معلوم ہوا کہ ملفوظات کا ہر لفظ قاضی کی طرف سے تصدیق شدہ ہوتا تھا۔ اس طرح وہ ملفوظات جب

ایک جلد کو پہنچ جاتے تو ان کا باقاعدہ کتابی صورت میں جمع کر کے کتاب شائع کرادی جاتی چنانچہ ان کتابت الہیہ و غیرہ اسی قسم کی تصنیفات سے ہیں پھر ان کتابوں کی ضخامت بھی محض فیضیات و نقش و تمشک کی حکایات و غیرہ جیسے کر کے بنائی گئی تھیں چنانچہ اس فضول قسم کے طعوظات میں سے ایک طعوظ کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

طعوظ کا علاج :- فرمایا ارادہ تھا کہ سویرے کھانا کھاؤں اور تھوڑی دیر اگر بیٹھوں، مگر دیر ہو گئی کام بہت جی ہے اس وجہ سے اس وقت بیٹھنا نہ ہو گا یہ فرما کر حضرت والا مکان پر تشریف لے گئے اور مجلس خاص بوقت صبح موقوف رہی (انکشاف الایوبہ ج ۲ ص ۷۷ سطر ۷)

ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیے میں کہ تھانوی کے طعوظات اس قسم کے ہی ہیں کہ آج کھانا دیر سے کھایا آج غفرت آتی آج جھن کی شکایت ۔ لاجول ولاقوتہ الا للہ العظیم۔

خود تھانوی کی لکھی کتابیں نہایت ہی قیمتی ہوتی ہیں۔ دو دو ورق کے رسائل کو دو سوے سوے ناموں سے مزین کر کے اس کی تصنیفی شہرت کے سامان بنایا گئے ہیں۔ ہر ایک اس کی تصنیف کے وصول کا بول اس وقت کھلا جب کہ چھپنے دیوبند کے شریکو جمع کر کے اس پر غور و فکر سے نظر کی۔ تو معلوم ہوا کہ تصنیف کا تو نام ہی تھا۔ مگر ان رسائل میں دیوبندیت و جی و ہالی عقاید کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ بخوبی سر انجام دیا گیا تھا تھانوی صاحب کے ہاں مزدوری پرکت نہیں کیجئے جانے کے سلسلہ میں وہ خود اقرار کرتے ہیں۔

ایک شخص نے خط لکھا کہ اہل باطل کی نفاق کتاب کا جواب لکھ دو میں نے جواب میں لکھا کہ بھوکو تو فرصت نہیں، تم خراج برداشت کر دو تو میں کسی عالم سے حق بحث و مسرے کر لکھوا دوں۔ اس پر اس نے لکھا کہ خدا کا خوف کرو۔ اس قدر میں فروکش ملت جو۔

(انکشاف الایوبہ ج ۲ ص ۱۵۲ سطر ۲)

نوٹ :- یہ وہی فردوشی کا نول ہی خالی از حرکت نہیں۔

## حسین علی ساکن وان پھر اس ضلع میانوالی امام ششم دیوبندی

مولوی حسین علی صاحب قصبہ وان پھر اس ضلع میانوالی کے متوطن تھے۔ منایا ہے کہ ان کے والد میاں محمد اور داد میاں عبد اللہ (دکنہایت سادے قسم کے صحیح العقیدہ دیوبندار لوگ تھے حضرت انیسے کرام علیہم السلام اور اولیائے نظام کے پورے معتقد تھے۔ مگر مولوی حسین علی صاحب اپنے تعلیمی دور میں اپنے خاندان کی بدقسمتی سے مولوی مظہر صاحب دیوبندی کے پاس جا پہنچے تو مظہر صاحب نے مولوی صاحب کو وابستہ کر کے



میں پوری طرح رنگ کو بھانپنا کی تکمیل کے لیے دیکھیں اللہ بوندی یہ مولوی رشید احمد گڑھی کے پاس بھیج دیا۔ پھر ایک مکتبہ  
 لکھنؤ میں صاحب نے مصروف کو شکر و بدعت کا چٹا پھرتا کاغذ بنا ڈالا چنانچہ مولوی صاحب اہل اسلام کی تکفیر  
 اور انبیاء کے کرام کی توہین خصوصاً سرور و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کو سننے میں تمام دیوبندیوں سے منبر سے گئے  
 فی زمانہ مولوی غلام خان دیوبند سی نہیں مولوی صاحب کا یہی تیار کردہ محمد گھڑا زبہا سے مولوی حسین علی نے  
 اپنے ابتدائی دور میں خلیفہ اہل الی کے مسلمانوں کو دیوبندی بنا کر اسلام سے منحرف کرنے کی کوشش کی تو علما نے بائیں  
 نے مولوی صاحب کے غیر اسلامی خیالات کا زور کے مختلف مقامات پر اسے دلائل میں تقریباً تسلط میں خدشہ  
 سمجھا کہ روٹا مالک صاحبان نے مولوی حسین علی کے قتل کے مشکل استیصال کے لیے اپنے پیروں میں قتل فعل  
 و کپ رشتہ و محض حضور سیدنا محمد بن احمد خاں پر مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو لڑوی کی طرف رجوع کیا اور جاننا  
 عالم خان و دیال شہر قوم بھیجے۔ ان پھر ان کو لڑو شہر جنت حاضر ہوئے۔ حضور پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں  
 نے مناظرہ کے لیے ستر گھنٹی نہیں کیا۔ البتہ اجمیر شریف کے کس مبارک ست واپسی پر میں آپ کے ہاں آروں گا۔  
 چنانچہ کس سے واپسی پر آپ میاں والی آکر میرے کسے جم فیض کے ساتھ دکان پھر ان درود فرمایا کہ ایک منظر کے مکان  
 پر قیام فرما ہو گئے۔ ملک صاحبان نے مولوی حسین علی کو بلوایا وہ درود اتر سے ملے۔ ہر ستر گھنٹی ادا ہی مولوی صاحب کے ساتھ  
 آگیا۔ اور جب وہ کافی دیر حاضر کوشش پیش آ تو خود پیر صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اہل سنت کے کس شہید  
 سے اختلاف ہے؟ اس نے کہا کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عطا کی علم غیب نہیں مانتا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کی نفی پر آپ کے پاس جو سب سے بڑی دلیل ہو پیش کیجئے تاکہ حضور سے  
 وخت میں اسی پر فیصلہ ہو جائے۔ مولوی حسین علی صاحب اپنے ساتھی مولویوں کو مکان سے باہر سے جا کر دلیل پیش کرنے  
 کے مشورے کرنے لگا۔ مگر چونکہ وہ اہل ان گنت ہیں ہی پیر صاحب علیہ الرحمۃ کے دیلم کے علم و فضل کی دستوں سے واقف  
 ہو چکا تھا۔ اس نے نماز افشورہ اگر آیت کریمہ و عندہ ہما یتیح الغیب لا یعلمہ الا اللہ و پیش کی حضور پر  
 صاحب نے فرمایا کہ آپ کا اس آیت پر ایمان ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ایمان تصدیق کا نام ہے۔ اور تصدیق  
 کی سات نعمیں ہیں بعض مقول اور بعض مردود۔ آپ کو کون سی تصدیق ہے۔ اسی سے جو کلمہ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ  
 و السلام کا علم غیب ثابت کیجئے۔ دیکھتے ہیں۔ مولوی حسین علی بن علی مباحث کی الجھڑ سے بھرنا واقف نہ تھے۔ یہ سوالات  
 اس پر ایک کجلی کی طرح گرے اور اس کے خرمین تجدیدت کو فائز کر کے رکھ دیا۔ حضور پر صاحب علوم کے امام اور  
 خرمین کے مجدد تھے۔ آپ نے علم غیب کے اثبات کے لیے ایک ایسی بحث کی بنیاد رکھی کہ اگر کوئی صاحب علم  
 فضل پیر صاحب کی علمی بحث سمجھ جاتا تو مسکندہ و زور دشمن کی طرح واضح ہو جاتا۔ مگر مولوی حسین علی صاحب دیکھ کر مولوی صاحب  
 اور چند آیات رشتہ گھنٹی تھیں۔ اس لیے وہ سخت پشیمانی کے عالم میں کبھی اٹھا کبھی بیٹھا۔ اس کے بچنے والا ناٹ

تعلیم کیا تھا دانش و علم و کتب پر اور بالآخر جواب دہر کر چلا گیا اور پھر آج تک وہاں اس کے سب اصحاب کا بڑا زورہ قسمیں بنائے اور تمام کو گمراہ کر کے بن گیا ہے کہ اس کے عقائد نام نہان کر اسے ملامت کی اور کہا کہ گشتوں میں سرور پھر اور کیا دیکھنا تھا۔ اس نے کہا میں ہم روز حزب الجہر میں تھی۔ یہ صاحب کو شکست دینے کے لیے میں اس کی توجہ داتا تھا مگر اس کا اثر انا پھر پر ہی پڑا کہ مجھے پیسے پر پیسہ آئے جا رہا تھا۔

مولوی حسین علی صاحب کی تفسیر ملتہ الخیران تفسیر سب نے نظیر دیوبندی مذہب کی یا نہ تفسیر میں جو امر القرآن کو غلام خان نے لکھی ہے، مگر وہ بھی اسے مولوی حسین علی صاحب کی تفسیر کا ہی استنباط بتاتا ہے۔

مولوی حسین علی صاحب خدائے تعالیٰ اور مسکے تقدیر کا منکر ہے اور اس کی تفسیر ملتہ الخیران جس میں اس نے اپنے دیوبندیانہ و مسترکاد عقائد کا صاف اظہار کیا ہے۔ یہ تفسیر تمام فرقہ دیوبندیہ کے نزدیک مستربے چنانچہ شرح الحدیث دیوبندیہ کے یہ الفاظ اس کی توثیق میں کافی ہیں۔

وفي آيات الله استا جود تراجم القرآن وقواعد التفسيرية بعضها صحيحة من اهل الحق كتفسير بيان لترجمة القرآن اخاد جال العالم العارف مولانا الشيخ حسين علي القنجاوي طاب ثراه من تلامذة قطب العصر مولانا المحمد شاہ ابو مسعود مشيد احد ائمة كوكبي السديوبندي الصنف

۱۔ بیگز ایمان مقدمہ مشکلات القرآن مصنفہ مولوی نور شاہ کشمیری ص ۲۹، سطر ۲۰

جس سے واضح ہے کہ عقائد مندرجہ ملتہ الخیران سے تمام دیوبندیوں کا ملکی اتفاق ہے۔ اور آج کل کے بعض دیوبندیوں کا ملتہ الخیران سے حیران بر کر، بغیر کرتے ہوئے اپنے شیخ کے مندرجہ الفاظ کا لحاظ کرنا چاہیے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے کہ مولوی حسین علی صاحب رئیس لوہا پیر گنگوہی صاحب کے حجاز حلیف ہیں۔ ان کی تفسیر کے حوالہ جات اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیے۔

عہ والہ تقام للمسئولة مذکورة في الفتوحات ولكن الديوبندية قوم لا يفقهون ان شئت انظر تحت الترجمة

# باب سوم

## باب سوم

شیطان کی شرارت اور اسلام میں نہ یہی انتشار کا سب سے پہلا قلم

دنیا اسلام میں مسلمانوں پر شرک و بدعت کا سب سے پہلا فتویٰ

دیوبندی مذہب کی مرکزی جماعت خارجی مذہب کی ابتدا اور خارجیوں کا سب سے پہلا خطرناک فتوے

دیوبندی مذہب اور وہابی مذہب کا سب سے بڑا اصول یہی ہے کہ یہ لوگ ہر معمول سے معمول بات پر عام مسلمانوں خصوصاً اولیائے کرام و صوفیائے نظام اور ان کے مستحقین کو بے حد شرک و کفر و بدعتی کہتے ہیں اور اپنے آپ کو توحید کا حامی اور مشائخ کرام کو توحید کا مخالف ظاہر کر کے بعض اہل حق سے جملہ عوام مسلمانوں کو اپنی دیوبندیت کا شکار کرتے ہیں۔ دیوبندی، وہابی جماعت کے مکھن بن مولوی مسلمانوں کو کافر و بدعتی کہنے کے اس اصول پر اس لیے سختی سے کام میں ہیں کہ دیوبندی مذہب اور وہابی مذہب ہر دو جماعتیں اپنے مخصوص انداز انداز مذہب و فکر و فکر میں خارجی مذہب کی فروعی جماعتیں اور خارجی مذہب کا شعبہ نشر و اشاعت ہیں۔ گو دیوبندیوں و وہابیوں کو ذرا رنگ کے بعض اصولوں سے اختلاف بھی ہے اور یہ لوگ اپنے آپ پر حقیقت کا پردہ ڈال کر اپنے آپ کو ذرا رنگ کا مخالف بھی ظاہر کرتے ہیں مگر خارجیوں نے جی مسلمانوں کو بدعتی کہنے کا اصول تکرار کر کے اس کا ابتدائی تجربہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہذا پر کیا تھا، لکن ان کے جتنے بھی باطل شدہ آیات و آیتہ کو حضرت عثمان غنی و حضرت علی رضی اللہ عنہما پر چسپاں کر کے حضرت عثمان و حضرت علی کو بدعتی کہتے اور آپ اہل توحید کہلاتے تھے۔ ایسا ہی آج کل دیوبندی وہابی لاف و طعنی کے بارے میں نازل شدہ قرآنی آیات کو اولیاء اللہ اور ان کے مرادوں پر چسپاں کر کے انہما دار اولیاء اور ان کے دلدادگان کو شرک و بدعتی قرار دیتے ہیں۔ اس لیے محدثہ اخصیبت علامہ

ابن ہادی نے اختلاف کی سب سے بڑی اور مستبرک بات فتاویٰ شامی میں دیا ہے کہ باہنوں خادموں میں شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اسلام کے باقی صرت وہی خارجی نہیں ہیں جنہوں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ پر غرور کیا تھا۔ بلکہ ابن ہادی صاحب بخاری کے متبعین (و علم ہیں) کا بھی یہی حال ہے۔ کیونکہ یہ دہائی بھی صرت اپنے کو مسلمان اور اپنے مخالفین کو مشرک کہتے ہیں (پھر فرماتے ہیں) بعض محدثین کو امام نے ان سب باغیوں کو کڑکھا ہے۔ (فتاویٰ شامی ج ۲ ص ۱۹ مطبوعہ مصر باب ایضا)

## خارجی مذہب

یہ مذہب مسلمانوں میں بنیادی مضامین اس وقت پیدا ہوا تھا، جب کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اجتہادی اختلاف کی بنا پر جنگ ہوئی۔ حضرت معاویہ کے شامی پیاجی عربی ملواریوں کی کتاب دہاتے ہوئے جب میدان سے ہٹا گئے تھے تو حضرت معاویہ کے بعض فوجی ان کے لئے جنگ روکنے کی ایک تجویز کی اور قرآن کو نیزوں پر لٹا کر کے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے سپاہیوں کو روکنے کیلئے اعلان کر دیا کہ اسے علی کے سپاہیوں پر قرآن تھامو اور ہمارے درمیان گواہ سے فی الحال جنگ بند کر دو اور بعد کو فی قصیدہ کی صورت نکال لی جائے گی چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فوج سے ستر ہزار اور زید بن حصین بنسے ہزار کا لشکر کرچے کرچے میں تشریف لے گئے۔ حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمدانی رائے یہی ہے کہ جنگ بندی کر دی جائے۔ لیکن کفر قرآن کو نیزوں پر دیکھ کر ہم جنگ روکنے نہیں کر سکتے۔ حضرت علی نے فرمایا ہمدانی رہنمی مگر یاد رکھو کہ تمہیں دھوکہ دیا جا رہا ہے مگر وہ لوگ جنگ روکنے پر اڑ گئے۔ حضرت علی نے جنگ بند کر دی اور جب اسی گروہ کے جلیل مسدین یتیم نے شائش کے سپرد کار کیا تو یہی تشریف لے کر اسی میں ہزار کا لشکر حضرت علی کے خلاف ہو گیا۔ اور حضرت علی پر غصہ لگا دیا کہ ان کی عیلت کی معاویہ قد اشرف کا حکم اللہ تعالیٰ یعنی علی اور معاویہ پر شرک ہو گئے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو معلوم ہوا کہ یہی تارقی صاحبان جو جنگ بند کرانے میں پیش پیش تھے وہی اب برسرِ خلافت کیات قرآن شیبہ ان الحکماء اللہ جلہ پر چڑھ کر کھینچے مشرک اور غیبی کہہ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا حکمت حق اس پر بدہال باطل حکم حق کا ہے مگر ان کی نیت بری ہے۔ کیونکہ قرآن کسی کو خواہ مخواہ مشرک نہیں کہتا۔ اسی کے بعد یہ سب سے بڑا کاشف حضرت علی کی فوج سے خارج ہو گیا۔ اسی وجہ سے ان کا نام "خارجی" مشہور ہوا۔ لوگ حرمہ کے مقام پر

میں جو کہ حضرت علی کے خلاف شرک اور بدعتی ہونے کی تبلیغ کرتے رہے اور انہوں نے اپنا مستقل مذہب بنالیا۔ کچھ دنوں بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان خارجیوں سے معرکہ کربلا اور جنگ نرہی میں سب خارجی مارے گئے۔ صرف نو آدمی بچے۔ جن میں سے دو خراسان، دو یمن، دو عمان، دو دیلمیہ خرات کے کناسے اور ایک خافان پلا گیا۔ اور وہ ان ملکوں میں تبلیغ کرتے رہے۔ اب ساری دنیا کے دیوبندی اور وہابی انہیں نو آدمیوں کی تبلیغی سازشوں سے پیدا شدہ خوارج ہیں جنہوں نے خارجیوں کی بدنامی کے باعث محمدی اور دیوبندی کے پردوں میں اپنے خارجی مذہب کو چھپا رکھا ہے۔

## وہابی مذہب

یہ مذہب محمد بن عبد الوہاب نجدی اور مشہور اسلام میلہ کتاب کی قوم نجدی سعودیوں کی سازش سے پیدا ہوا تھا۔ اس مذہب کے امام ابن عبد الوہاب نجدی نے اس مذہب کو خارجی اصولوں پر استوار کر کے مستحکم کیا۔ اور گو اس کے ابتدائی مساندین حزم غامبری دابن تیمیہ جعفر شہید حنفی دابن تیمیہ جزی اپنے وقتوں میں پیدا کر چکے تھے، مگر ان کو باقاعدہ ترتیب کر کے ایک مستقل مذہب کی شکل میں محمد بن عبد الوہاب نے ہی شائع کیا تھا۔ اس لیے یہ مذہب ابن عبد الوہاب کی طرف منسوب ہو کر وہابی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ تعصیل کے لیے درکار منہ و غیرہ کتب نامہ کی غلط فہمی جا سکتی ہیں۔ یہاں مزید اطمینان کے لیے صرف ایک بابائے عربی مورخ کی تحقیقات کا ایک اقتباس درج کر دینا کافی معلوم ہوتا ہے۔ وہابی مذہب کے متعلق محاکمہ سب کے سب سے شہور اور مؤرخ مسید و حلال لکھتے ہیں

”وابتداءً من ظهوره ورس من ارباب حید وچیل وسمہ (۱۱۸۰ھ) بود و در سال هزار یک صد و پنجاہ (۱۱۵۵ھ) امر و سے اختیار یافت (الی قولہ) واز جملہ امیران شریعت حضرت و دعوت و قیام بلیغ خود محمد بن سعود امیر درعیہ بود و بعد از و سے پرورش جہد و تہذیب و بعد از ان سعود و بعد از ان سعود پسر عبد العزیز و ان سعودیان اوائلی حقیقتہ میں کتاب بودند و بعضے از مشایخ ابن عبد الوہاب کو در بیہ مطہرہ بودند و از ان تعلیم و سے می گفت کہ این شخص عقیقہ بگمراہ می گردد و گمراہ سے گرداند۔ الخ۔“

اقتحانات اسلامیہ مصنفہ مدد حلال منشی مکر مغلطہ ص ۲۷، ۲۸، ۲۹، مطبوعہ دفتر ترجمہ ہرات  
یعنی اس وہابی مذہب کے بانی ابن عبد الوہاب نے اپنا وہابی مذہب مستحکم کرنے میں رکجا دیا۔ پھر یہ

مذہب مشہور میں غیب منہور ہو گیا۔ اس مذہب کو سب سے اول قبول کرنے اور اس کی تبلیغ میں سرگرم ہونے والے بائی اسلام علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن مدعی نبوت میلہ کذاب کی قوم کے سودی و منجھی تھے۔ انہیں شاید اپنے قومی مقصد اور میلہ کذاب کے صحابہ کرام کے ہاتھوں مارے جانے کی وجہ سے مسلمانوں سے سخت و دشمنی بھی تھی۔ جب ابن عبد الوہاب نے تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر ان کا قتل حلال قرار دیا تو سوریوں کو مسلمانوں سے جنگ کرنے کا یہ نادر موقع ہاتھ آگیا۔ اور وہ سب کے سب اس کا مذہب قبول کر کے دوبانی ہو گئے اور توحید کی آویں و بایوں کے علاوہ سب مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہہ کر ان سے جنگ کرنے اور ان کے قتل کے لئے آمادہ ہو گئے۔ محمد بن عبد الوہاب قبیلہ بنی تمیم سے تھے جس میں تمام قبیلہ، ملک نجد میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی وفات ۱۲۰ھ میں بتائی جاتی ہے۔ اس صاحب سے اس کی کل عمر نوے سال ہو رہی ہے۔

مؤرخین مطہرین اپنے معترضہ میں ابن عبد الوہاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابن عبد الوہاب نے اپنی تبلیغ شروع محمد سلیمان کردی شافعی اور شیخ محمد حیات سندھی سے حاصل کی تھی۔ اس کے تعلیمی دنوں میں بھی فریروں کا اپنے نافرمانی سے فرمایا کرتے تھے کہ لڑکا لڑا اور بے دین ہو گا کیونکہ زمانہ تعلیم میں بھی اس کا شغل کچھ اس قسم کا نظر نہ تھا کہ بیکار و بیشر یا بیان اسلام و دشمنان توحید و رسالت، میلہ کذاب و اسوہ خلیس و علیہ اسدی و غیرہ کذا۔ ابن عربیان نبوت کے حالات سے دلی محبت و قلبی اشتیاق رکھتا اور اکثر ان کے حالات کے مطالعہ میں خوشی محسوس کرتا تھا، چند روز بعد ہی اس نے لوقی تعلیم غیر مکمل صورت میں چھوڑ کر یا بیان اسلام خارجی علماء سے میل جول پیدا کر لیا۔ اور کچھ مدت تک خارجی مذہب کے مطالعہ کے بعد اس نے خارجی مذہب کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ مگر اسے اس میں کامیابی بائیں و چہ نظر نہ آئی کہ لوگ اس مذہب سے عموماً متنفر تھے۔ اس لیے اس نے ابن تیمیہ کی کتابوں سے فائدہ اٹھا کر خارجی مذہب کو ابن تیمیہ و غیرہ کے رنگ میں شائع کرنے کی ضرورت محسوس کی اور خارجی مذہب کو نئی شکل دے کر "دوبانی" مذہب کے رنگ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے "خارجی مذہب" کے اعتقادات کو باقاعدہ طور پر منظم کر کے اس سلسلہ میں کتاب التوحید، اثبات الشہادت، وغیرہ کتابیں لکھیں۔ سب مسلمانوں کو مشرک و کافر قرار دے کر اہل اسلام کا قتل حلال کر دیا۔ پھر وہ لکھتا ہے۔

و عرفت اب اقواما ہم بتوحید الربوبیۃ لحدید خلدہم فی الاسلام وان قصدہم  
الملکۃ والادب ویریدون شفاعتہم والتقریب الی اللہ بذلک ہذا الذی احل  
دماہم واموالہم اکثر الشہادت معتمدین عبد الوہاب بائی و بائی مذہب من، سطر، مطبوع مصر





رہے (یعنی منافق) اور خبیث طور پر اپنی تبلیغ میں کوتاہاں رہے۔ بعدہ دوبارہ وہاں میں تنظیم کے عرب پر قبضہ کر لیا۔ اور آج تک وہی سعودی عرب میں سعودی حکومت کے نام سے "دیوبانی حکومت" قائم کئے ہوئے ہیں۔

لعل اللہ یحدث بعدہ العتبات

## ہندوستان میں دیوبانی مذہب کا داخلہ

مرد علی پاشا کے حملہ سے جو کچھ دیوبانی بچ گئے تھے، وہ عرب میں اپنی تبلیغ میں سرگرمی سے کام کرتے رہے اس لیے جو لوگ بیرونی ممالک سے آئے تھے وہ عرب جاتے رہے "دیوبانی" بیرونی لوگوں کو غارِ حیت سے متاثر کرنے کی کوشش کرتے اور سب عاجلوں کو باقی مذہب کی دعوت دیتے کہ کسی طرح یہ مذہب دوسرے ممالک میں رائج ہو جائے چنانچہ ہندوستان سے سید احمد صاحب ساکن بریلی شہر میں آئے تھے تو وہاں کے چاندیوں کے چاندیوں میں آئے اور چاندیوں سے جب واپس ہوئے، ان کو ہندوستان میں دیوبانی تبلیغ کے فریضہ کو انجام دینے کے لیے مولوی اسماعیل دیوبانی بھیجا کارکن بنایا۔ سید احمد صاحب مولوی اسماعیل کو ساتھ لے کر تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ سید احمد صاحب خود تو پیر بن گئے۔ ہر وقت "چپ شاہ" بن کر لوگوں کو مریضی میں پھنساتے۔ مولوی اسماعیل سے وعظ کرتے۔ مولوی اسماعیل ہندوستان کے سب مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہتا اور جو لوگ چپ بن جاتے، ان کو سید احمد صاحب کام پر لے کر لیتا۔ مولوی اسماعیل سے پہلے ہندوستان میں کوئی بھی دیوبانی نہ تھا۔ مولوی اسماعیل نے دیوبانی مذہب کو شائع کرنے کے لیے دیوبانی مذہب کی سب سے پہلی دو کتاب "تہذیب الایمان" تصنیف کر کے ہندوستان میں ایک دائمی قلم و قشاد کی بنیاد ڈالی کہ آج تک دیوبندی و سنی اختلاف کا سلسلہ سب اسی تقوینۃ الایمان، مکی بدولت لوگوں کی تباہی کا باعث بن رہا ہے۔ پھر اس "تہذیبۃ الایمان" کی تعلیمات سے متاثر ہونے والے دیوبانیوں کے دو گروہ بن گئے۔ ایک گروہ قائدِ اربعہ کی تقلید سے بالکل غریب ہو کر غلط ہو گیا جس کی سرپرستی سید احمد صاحب کے خلیفوں بعد الحق بنارس، عبد اللہ مسیح پوری، تاج الدین حسین دہلوی و ضیاء الدین وغیرہ نے کی۔ چونکہ وہ سید احمد صاحب کی غلط تعلیمات کی طرف راغب تھے۔ اس لیے سید احمد صاحب کی حیات میں ہی سید احمد صاحب کے اہل سنت و جماعت حنفی ساتھیوں پر بھی پورے سید احمد صاحب کی رفاقت کے بغیر تقلید و اتباع کا رنگ چڑھ گیا تھا۔ اور قائدِ اربعہ کے انکار کا جنرہ پیدا ہو کر لگا ہے۔ بلکہ سب بحث و محسوس کی شکل بھی اختیار کر لیتا تھا۔ چنانچہ سید احمد صاحب کا از مد مضبوط و راسخ غلام رسول مہر لکھتا ہے۔

سید احمد صاحب ملک کے میں بحری سفر کا انتظام فرما رہے تھے تو ایسا موقعہ پر مولوی عبد الحق دیوبانی و مولوی رحیم علی و فاضل مرزا جان لکھنؤی کے درمیان تعلیم و تہذیب پر بحث ہوئی تھی۔ سید احمد صاحب غلام مولیٰ نے عرض کیا

دوسرا گروہ بظاہر سختی رہا مگر تنہا بہ ایمان وغیرہ دیوبانی اعتقاد پر ایمان لایا۔ اس گروہ کی سرپرستی محمد ناکم نافوتوی، اشیدرا محمد شجوی، اشرف علی نقوی وغیرہ دیوبندیوں نے کی۔ پہلے طیف نے اپنے کو "عکری" اور "اہل حدیث" دیوبانی وغیرہ مختلف ناموں سے مشہور کیا اور دوسرے گروہ نے اپنے کو "دیوبندی"۔ "اہل توحید" وغیرہ ناموں سے مشہور کیا۔ گو یہ دونوں پارٹیاں الگ الگ نظر آتی ہیں مگر اعتقادات میں سب متحد ہو کر مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہنے میں آج تک سرگرم عمل ہیں اور پھر "دیوبندی" دیوبانی" اپنے "خارجی دیوبانی" ہونے کے خود بھی مرتضیٰ ہیں جن کا ذکر قریب ہی آ رہا ہے۔

## دیوبندی مذہب

### مسلمانوں پر خارجی مذہب کی سازش کا اثر

"دیوبندی مذہب" دیوبانی مذہب کا وہ خطرناک گروہ ہے کہ جو لوگ اہل سنت کے متعلق ہونے کے مدعی ہیں بظاہر وہ بایوں کی طرح ترک تقلید وغیرہ نہیں کرتے بعض اعمال میں بھی جینوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس لیے عام مسلمان بہت آسانی سے ان کے قریب میں آ جاتے ہیں مگر حقیقتہً تمام اعتقادات متعلقہ توحید و رسالت اور بعض اعمال میں بھی "دیوبندی" دیوبانیوں سے متحد ہیں۔ جمہور اہل اسلام کو ملت صالحین کے عقائد سے برگشتہ کرنے ان کو دیوبانی بنانے اور ہر گاہ کہ ملت کو شرک و بدعتی کہتے ہیں دیوبندی "اور" دیوبانی "ہر دو جہاتیں مکمل طور پر دو غالب اور ایک جان جو کہ سرگرم عمل ہیں۔ دیوبندی، دیوبانی خارجی سازش سے متاثر ہونے والے ان لوگوں کا نام ہے جنہوں نے ہندوؤں سے میل جول اور انگریزوں کی حکومت کی مذہبی آزادی سے فائدہ اٹھا کر خارجیت کی تبلیغ کی ہے۔

"دیوبندی مذہب" دیوبانی اسماعیل بنیہ متعلقہ دیوبندی ہے۔ اسی درجے سے اس فرقہ کا نام پہلا اسماعیلی مذہب تھا۔ مگر چونکہ بعد اس مذہب کا مرکز مدرسہ دیوبند بن گیا اور دیوبند سے ہی اس کا عام دواغ ہوا۔ اس لیے اس مذہب "دیوبندی مذہب" کے نام سے عام مشہور ہے۔

"دیوبندی مذہب" دیوبانی مولوی اسماعیل صاحب اولیٰ غیر متعلقہ خارجی تھا۔ اور اس سے خارجی مذہب کے مرکز نجد سے دیوبانی مذہب کی مہمات نے کہ ہندوستان میں ابتداء اس مذہب کی تبلیغ شروع کی تھی۔ دفعہ پہلے غیر کا اڑھ پابند تھا اس نے دہلی وغیرہ کے گروہ و فواج میں غیر متعلقہ قسم کے کچھ لوگ پیدا بھی کر لیے تھے مگر چونکہ ہندوستان میں عام مسلمان صحیح العقیدہ تھے۔ اس لیے ان کو دیوبانی جانے میں اسماعیل کو کوئی نتیجہ نیکر کامیابی نہ ہوئی۔ حضرت شاہ

عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل کی تردید کرائی۔ ہمدردی ملاقہ کے علماء نے اسماعیل سے متظہر مکر کے اس کو صاف شکست دی تو اسماعیل نے اپنی چالاکی سے کام لے کر اپنے آپ کو بظاہر حنفی بنالیا۔ اور حنفیت کے پردے میں وہابی عقائد کی ایک جماعت پیدا کر لی جو کہ اندازہ "اسماعیل" کے نام سے مشہور ہوئی اور بعد وہ فرقہ ایک مستقل "دیوبندی مذہب" کے نام سے مروج ہو گیا۔ اس کی تفصیل "اسماعیل" کے بیان میں گزر چکی ہے۔ اس دیوبندی مذہب کے عقائد از حد خطرناک ہیں۔ دیوبندیوں کے عقائد اسلامی عقائد سے قطعاً لگاؤ نہیں رکھتے۔ بلکہ دیوبندی مذہب خارجی جماعت کا ایک گروہ ہے جو کہ حنفیت کے دگ میں اہل اسلام کو اپنا شکار کر رہا ہے۔ کیونکہ دیوبندی "عقیدہ کے دمر دار امام اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم عقائد میں "وہابیوں" سے مکمل طور پر متحد ہیں۔ تو دیوبندیوں کا انفرادی وہابی ہونا خداوند کے دمر دار افراد کے بیانات سے واضح ہے۔ "وہابی" فرقہ اسلام کا باطنی فرقہ ہے۔ چنانچہ اصناف اہل سنت کے بانیان و امام علمائین عابدین نے خدا کی شان و جہ ۱۳، ۱۴ میں وہابیوں کو باطنیان اسلام خارجیوں میں شمار کیا ہے۔ تو "دیوبندی" بھی بوجہ "وہابی ہونے کے باطنیان اسلام اور خارجیوں میں سے ہونے کیونکہ خود دیوبندی کے دمر دار ماسوں کو اپنے وہابی ہونے کا اعتراف ہے۔

## دیوبندی وہابی اور غیر مقلد وہابی مذہب و اعتقاد متحد ہیں؟

دیوبندیوں کی وہابی وہابیوں کی تعریفیں اور دیوبندیوں کا اقرار کہ ہم بھی وہابی ہیں۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کو وہابی بنانے کیلئے اشرف علی تھانوی کی سرگرمیاں ہیں تو کیا کرتا ہوں کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو، سب کی خواہ کر دوں پھر خود ہی سب وہابی بن جائیں۔" (افاضات الیومہ تھانوی، ص ۵۵، سطر ۸)

مولوی اشرف علی صاحب کا اقرار وہابی ہونا | دیوبندیوں کے امام اشرف علی نے جب کانپور میں ملازمت کی تو وہاں تقیہ مکر کے میلاد شریف کے قیام و سلام میں شریک ہونا یا کیونکہ وہاں کے سب لوگ سنی تھے اور دیوبندیت کا چلن مشکل تھا۔ مگر جب رشید احمد گنگوہی کو معلوم ہوا تو اس نے اشرف علی کو ڈانکا مارنا کہہ کر تم کانپور میں قیام و میلاد کی مجلسوں میں شریک نہ ہو۔ اور سوتلیں پڑھتے ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اشرف علی نے یہ جواب لکھا۔

"الحمد للہ کہ میں یہاں کسی کا حکم ہوں نہ کسی سے مجبور، مگر پوری غی افعت کر کے قیام و شواہد ہے گواہ

جس میں اس کے بعض علما رجحان کو "دہلوی" کہتے ہیں اور بعض بیرونی علما بھی یہاں لاکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں کہ یہ شخص دہلوی ہے۔ اس کے دھوکہ میں منت آنا۔۔۔۔۔ دینی مقصد یہ کہ جوان لوگوں کے عقاید و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے۔ سب بے اثر اور بے وقعت ہو جائے گی۔ اس بدگمانی میں کہ یہ شخص تو دہلوی ہے۔ (مذکرۃ الرشید، حصہ اول ص ۱۳۵)

خوف بہ مولوی اشرف علی صاحب کی اس تحریر سے اس کا افشاری دہلوی ہونا بھی ظاہر ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ رافضیوں کی طرح دیوبندیوں میں تفریق کا عام مسئلہ ہے کہ لوگ اپنی دیوبندیت کو صیغہ ترازی میں رکھنے کے لیے سب کچھ کر گزرتے ہیں۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا صاف اقرار کہ ہم دیوبندی اور دہلوی عقائد میں متحد ہیں "عقائد میں سب متحد مقلد و غیر مقلد ہیں۔ اہل سنت اعلیٰ میں خلعت ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

رشید احمد گنگوہی رضی اللہ عنہ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ ۱۳ ص ۱۱۰ سطر ۱۱)  
اگر کوئی ہندی شخص کسی کو دہلوی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ تمام دیوبندیوں کا قبضہ فاسد ہے۔ بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ کسی منفی ہے۔

(المہند مصنفہ و مصنفہ تمام مولویان فرقہ دیوبندیہ ص ۹ سطر ۱۲)  
خوف بہ یہ کتاب بامہند ہندوستان کے تمام دیوبندیوں اور دیوبندی مذہب کے تمام دوسرا ناموں نے شفقت طور پر تصنیف و تصدیق کر کے شائع کی ہے۔ اس کتاب پر تمام دیوبندیوں کے دستخط موجود ہیں۔ اور یہ ان کی ایک مایہ ناز کتاب ہے۔ اس میں دیوبندیوں کا یہ گنا گنا کرئی منفی و ہی ہو سکتا ہے جو دہلوی ہوتا تو دیوبندیوں کو دہلوی ہونا و ذروشن کی طرح واضح ہو گیا۔

دہلوی ہونا دیوبندیوں کی کیلئے بہت بڑی نعمت ہے چاہے فاسق یا کہ بے نیّت کہیں یا دہلوی اور بے ملت کہیں۔ ایسے جن میں جیل نہ رہنا ہو۔

(تقریب الامان و تذکرہ الامان ص ۱۳۵ سطر ۱۵)

دہلوی ہونا متبع سنت ہونے کی نشانی ہے اس وقت اور ان اطراف میں دہلوی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں

(مآدس رشیدیہ حصہ ۴ ص ۱۴۱ سطر ۹)

دہلوی ابن عبد الوہاب کے متبعین کا لقب ہے اس لقب کے معنی ہیں کہ جو شخص مسک میں ابن عبد الوہاب

(امداد الفتاویٰ ج ۵، ص ۳۳۳، سطر ۱۵)

کاتب یا موافق ہو

دیوبندیوں کا اقرار کہ وہ باہیوں کے عقائد نگدہ ہیں | محمد بن عبد الوہاب کے قتل پر کوفی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد نگدہ تھے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱، ص ۱۱۱، سطر ۱۱)

دیوبندیوں و باہیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں | دیوبندیوں و باہیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں۔۔۔۔۔

کوفی قوت معلوم نہیں۔ (اخلاعات الیوم ج ۵، ص ۲۵۰، سطر ۱)

نجدی عقائد کے مسائل میں تو اچھے ہیں۔

نجدیوں کے عقائد اچھے ہیں

(اخلاعات الیوم ج ۵، ص ۳۳، سطر ۱)

خدا معلوم کیا دین میں آیا ہو گا جس کی تائید یہ کیا گیا دوسے تو عقائد ہیں نہایت ہی پختہ ہیں۔ (اخلاعات الیوم ج ۵، ص ۳۳، سطر ۲)

نجدیوں کے عقائد پختہ ہیں

اہل حدیث حنفی۔۔۔۔۔ یہ امتیں مہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں انکو

حنفی کعبہ کی پیداوار ہیں

(خطبات مودودی ص ۷۶)

جاہلیت معنی کعبہ دیکھو، (تجدید دین مودودی ص ۷۶)

جو چار مسئلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کیے ہیں۔ لا ریب

اہل سنت و جماعت کے چار مسئلے بُرے ہیں | یہ امر ذہن ہے۔

(نبیل الہدٰی اور تہذیب احمد لکھنؤ ص ۲۱، سطر ۱)

## وہابی مذہب کی بنیادی کتاب تقویتہ الایمان پڑیوبندیوں کا مکمل ایمان

تقویتہ الایمان نہایت عمدہ کتاب | کتاب تقویتہ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اور روشکر ویرعت میں لاجواب ہے۔ اسناد لال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہیں۔ اس کا کھنا پڑھنا،

اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ اور موجب اجر کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱، ص ۲۰، سطر ۶)

(۲) حضرت مولانا شہید صاحب کا فیض عام نہ تھا، مگر نام تھا، تقویتہ الایمان کا طرز اس کا شاہر ہے۔

(اخلاعات ج ۵، ص ۱۲)

(۳) مولوی اسماعیل صاحب عالم مفتی اور بدعت کو اکھاٹے والے اور سنت کو جاری کرنے والے الخ

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۲۱)

نوٹ:- دیوبندیوں کے خارجی ہونے کی یہ بھی ایک واضح دلیل ہے کہ خارجیوں کا فرقہ منصفیہ صرف اقرار توحید نبیات کے لیے کافی سمجھتا ہے۔ اقرار رسالت کو ضروری نہیں سمجھتا۔ فقہیہ الظالمین باب فرقہ سالک ص ۱۹ اور دیوبندیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اگر کوئی لائف اللہ اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو۔ تو وہ امید واد نہایت ہے۔ (رسالہ اہل سنت کے ابتدائی مسائل مصنف مولوی محمد رفیع پٹری ص ۷) خارجی بھی یہی کہتے ہیں کہ من عرفہ الله وكفر بما سواه من سواه وجنته فهدى من شرك (فقہیہ الظالمین ص ۹۷)

معلوم ہو کہ دیوبندی مذہب مکمل طور پر دیوبندیوں سے متحد ہیں۔ اور ان کا حقیقی گمان صرف دھوکہ اور محض فریب کاری ہے۔ تو دیوبندی اقوامی دیوبندی ہونے اور عقول غلام شاہی و باطنی خارجی ہیں۔ تو عباد اسطیغالی دینے کے بعد توحید واضح ہے کہ دیوبندی خارجی ہیں۔ نیز مذہب دیوبندی "تقویتہ الایمان کے منفع کے متعلق ہے تقویتہ الایمان پر ان کا مکمل ایمان ہے اور جس قدر عقاید تقویتہ الایمان میں درج ہیں مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ بھائی کے برابر ہونا حضرات انبیائے کرام علیہم السلام و حضرات اولیائے کرام کو چارے بھی ذیل سمجھنا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شی میں مل گیا ہوا سمجھنا، بیوں کا مقام بس گاؤں کے ایک چوہدری کے برابر سمجھنا، مشائخ و بزرگان کے سلسلوں کو بیہودیت بتانا، تمام اولیاء اللہ کے معمولات عیسائیوں کی مبیلا و شریعت، و طبعاً رسول اللہ و عظمت و احترام انبیائے کرام کو کفر و شرک بتانا، وغیرہ۔ ان سب ناپاک و غیر اسلامی عقاید پر دیوبندیوں کا مکمل ایمان ہے۔ حالانکہ تمام دنیا کے مسلمان تقویتہ الایمان کے ناپاک عقاید کو کفر و شرک سمجھتے ہیں اور اہل سنت و جماعت کے علمائے کرام نے تقویتہ الایمان میں درج شدہ عقاید کو کفر و شرک قرار دیا۔ غور کے طور پر علمائے عرب کے فیصلے ملاحظہ کر لیں کافی ہے جو کہ چند سطور کے بعد پیش ہو رہے ہیں۔

دیوبندی مصنفین کے دیوبندیوں کی طرف داری میں ائمہ

اہل سنت و جماعت احناف پر ناپاک حملے

و باطنی فرقہ اپنے عقاید و طرز عمل کے لحاظ سے یعنی اہل اسلام پر شرک و بدعت کی فتویٰ دانی کے مخصوص

انداز سے خارجیت کا پورا پورا تعصبی نقشہ ہے چونکہ دیوبندی مولوی بھی مسلمانوں کو کفر، شرک اور بدعت کی جگہ میں پیسے کے لیے دہائیت کا بھی ایک تبلیغی شعبہ ہیں اور دیوبندیوں کو نجدیت، بغیر مقدمت کے کافی فروغ دیا ہے۔ اس لیے جن کا برصغیر ممالک میں ائمہ اہل سنت سے دیوبندیوں کو خاندانوں میں شمار کیا ہے۔ آج کل کے دیوبندی ان ائمہ احناف کو سب و شتم پر بھی اترا ہے میں اور جس طرح یزید بن عبد اللہ نے حضرت امام عظیم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بدگویی کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اب دیوبندی مولوی بھی ائمہ احناف و فقہائے کرام پر زبان درازی شروع کر کے اپنی غیر مقدمت کا پورا پورا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ فقہائے احناف میں حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا جو مقام ہے وہ آپ کی مابین کتاب و دلائل و فتاویٰ شامی کی مقبولیت عامہ سے ظاہر ہے۔ بڑے بڑے فقہائے احناف آپ کے خوش چین ہیں۔ حضرت امام ابن عابدین نے فتاویٰ شامی میں دیوبندیوں کو خاندانوں میں لکھا ہے بعض تاعلیت اندیش دیوبندیوں نے حضرت ابن عابدین پر بھی زبان درازی شروع کر دی ہے چنانچہ ذرا دلہن دیوبندی اپنے رسالہ "آئینہ صداقت" گروہی اور کرناں دیوبندی تصنیف کیا گیا ہے میں امام احناف کے متعلق لکھا ہے۔

"ابن عابدین شامی نے حکومت کے اثر سے ان عربوں (دیوبندیوں) کو بدنام کیا۔ اور ان کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کر کے اپنی دنیا سنچالی۔ براہوس دنیا پرستی اور سنیوں کی سبکی کا جس کے عوض شامی نے نجدیوں کو دلی کھول کر بدنام کیا ہے۔ شاہجی اس نے سب کچھ عمل پائنا کے حکم سے اور اس کی دولت کے اثر سے لکھا ہے۔" (آئینہ صداقت ص ۴۵)

ان خلاف دیوبندیوں نے علامہ ابن عابدین پر بدعت پرستی کا الزام لگا کر جس قدر اپنی گندمی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے۔ چونکہ خود فرودین صاحب نجدی بکوں پر تحقیق و فرحت کر چکے ہیں اس لیے صاحب مذکور نے اپنی پیسہ پرستی بحال رکھنے کے لیے علامہ ابن عابدین مرحوم پر ایسا تذکرہ تمام ہاتھ کر لگا کر ابن عابدین کے متعلق بہت بڑی جرات کی ہے۔ جنہرے کو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جفا خیزہ ملکہ پر مشتمل اور عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر وہ دیوبندیوں کو بدگویی پرستی ہے اور دنیا پرستی کی دلیل ہے تو پھر فرودین صاحب کے سب اکابر دیوبندی مولوی بھی حرام خور ثابت ہوں گے۔ چنانچہ تمام دیوبندی مولویوں کی مصدقہ اور آخری فیصلہ کن کتاب "المہند" جس پر محمد حسن دیوبندی، مولوی احمد حسن امروہی، مولوی عبد الرحمن دیوبندی، مولوی اشرف علی تٹاوی، مولوی عبد الرحمن رائے پوری، مولوی حبیب الرحمن دیوبندی، مولوی کفایت اللہ پوری، مولوی عاشق علی وغیرہ سب دیوبندیوں کی سرور و حدیث میں موجود ہے۔ مولوی غلیل احمد امام دیوبندی مذہب کی اس کتاب کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

سوال ۱۔ حضرت عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون و داران کے مال و اکبر و گود و تمام لوگوں کو مشرب کرنا تھا، مشرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔

جواب :- ہمارے نزدیک ان کا حکم دہی ہے۔ جو صاحب درختانے فرمایا ہے۔ اور توحید ایک جماعت سے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام علی علیہ السلام کو باطل میں گھڑ پائی ہو معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو داجیب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان و مال کو حلال سمجھتے، درہار و یورو کو قہر جہنماتے ہیں اس کے فراموش ہیں ان کا حکم بانیوں کا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے۔ اگرچہ باطل ہی ہے۔ اور علامہ شامی نے اس کے معاشیہ میں فرمایا ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں ابن عبد الوہاب نجدی نے، جن سے منہ ہوا۔ کہ نجد سے نکلی کر حرمین شریفین میں مقیم ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے۔ مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ کس و ہر مسلمان ہیں اور حرمین کے عقیدے کے خلاف جو وہ مشرک ہے اور اسی تاپہ انہوں نے اہلسنت اور علمائے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ جہاں تک کہ ان کے اہل سنت نے ان کی شوکت توڑ دی۔ الخ

والحمد للہ رب العالمین

اور پاکستانی دیوبندیوں کے تازہ رسالہ "چراغِ نبوت" میں لکھتے کہ:

"اس قسم کے دہائی لوگ ہمارے نزدیک خادجیوں کی قسم ہے جس نے شامی نے لکھا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب

نجدی کے پیر و نجد سے نکلے۔ الخ (چراغِ نبوت قصور ص ۱۳۳)

اس عبارت میں تمام دیوبندیوں نے علامہ شامی کی عبارت کو حجت مانا ہے اور دہائیوں کو خادجیوں میں لکھا ہے اور بلوچی سین احمد صدر دیوبند نے اشباب الشقب کے ص ۶۶ پر دہائیوں کو طائفہ مشنید اور ص ۸ پر بغیر تعلقین فاسقین اور ص ۶۹ پر دہائیسہ جہتہ اور ص ۷۴ پر ابن عبد الوہاب کو فاسق العقیدہ لکھا اور صدر دیوبند بلوچی اور شاہ شمسیری لکھتا ہے۔

امام محمد بن عبد الوہاب النجدی فاضل کانہ جلا یلیہ اقلیل العلم فکان یسامی الی الحكم بالکفر

(مقدمہ فیض الباری مہنتہ اور شاہ ج ۱ ص ۱۴۱)

کیا یہ دونوں صدر دیوبند اور دیوبند کا یہ سبب اوسے کا آدھی حرام خورد تھا۔ علامہ شامی کو یہ سبب پرست گونا اور ابن عبد الوہاب کی حمایت دیوبندیوں کے لیے کس قدر وبال جان ثابت ہوئی۔



## دیوبندیوں وغیر مقلدوں کی بنیادی کتاب تقویۃ الایمان کے متعلق مکہ معظمہ و مدینہ عالیہ کے علمائے کرام کی فیصلہ کن رائے

لاشک فی بطلان المنقول من تقویۃ الایمان بكون موافقا للجدیدة وما خفوا  
من کتاب التوحید لقرون الشیطان۔۔۔۔۔ ومولف هذا الكتاب دجال  
کذاب استحق اللعنة من الله تعالى وملئ کتفه واولی العلم وسان  
العلمین۔ الخ

ترجمہ۔ تقویۃ الایمان میں منقول عقاید بے شک باطل ہیں کیونکہ وہ شیطانی گروہ نجدیوں کی کتاب التوحید  
مصنف ابن عبد الوہاب کے باطل موافق ہے اور اس کتاب کا مصنف (مولوی اسماعیل صاحب) دجال اور  
جھوٹا ہے۔ (وہ اسماعیل) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور سب جہان والوں سے لعنت کا مستحق ہے۔

### دستخط علمائے مکہ معظمہ

جدیدہ شیخ عمر احمد دحلان مفتی مکہ معظمہ مجددہ عبد الرحمن محمد ابی مفتی مکہ

### دستخط علمائے مدینہ طیبہ

الیدار السعدی مفتی مدینہ عالیہ محمد بانی سید یوسف العزیز سید ابو محمد طاهر الصدیقی  
ابو السادات محمد عبد الحمید و تبار وی مولوی محمد اشرف خراسانی ولایتی شمس الدین بن سید انور

(مجموعہ خیال پرشکوہ جال مطبوعہ لاہور ص ۶۸ از افراد آفتاب صداقت ص ۵۳ م ۵۳)  
نوٹ :- بڑی فہم دیوبندیوں کا دہاوی ہونا رد و دشمنی کی طرح واضح ہو چکا جس طرح مولوی اسماعیل صاحب  
کو اہل سنت و جماعت کے اکابرین علمائے کرام کو دجال بتاتے ہیں، دیوبندی اس کو مجدد و مہدی مانتے ہیں۔  
اس کی کتاب "تقویۃ الایمان" کو علمائے اسلام باطل اور شیطانی سازش بتاتے ہیں مگر دیوبندی تقویۃ الایمان  
کو عین اسلام سمجھتے ہیں۔ تو کیا اب بھی دیوبندیوں کو اپنے اہل سنت و جماعت کہلاتے ہوئے اور عوام کو دھوکہ  
دینے کے لیے اپنی وابستگی سے انکار کرتے ہوئے کوئی قریب کاری کام دے سکتی ہے ؟

## غیر مقلد ہابیوں کی باہمی کفر بازی اور ان کی اندرونی پارٹیاں

یہ امر تو کسی سے مخفی نہیں کہ دہائی اپنے مواسب مسلمانوں کو کافر مشرک بدعتی کہتے ہیں ہر وقت مصروف کار ہیں۔ نیز یہ لوگوں کی تعجب کی بات نہ تھی، کیونکہ خارجیوں کا طریقہ یہی یہی ہے کہ وہ مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہیں۔ مگر قطعاً تو یہ ہے کہ دہائی ایک دوسرے کو بھی کفر بازی کی مشین ہیں پس دینے سے گریز نہیں کرتے مثال کے طور پر یہ دیکھیے، ہندوستان کی غیر مقلد ہابیوں کی دو پارٹیاں شہور ہیں۔ ایک شنائی جس کا سرگرم مولوی شاد اللہ صاحب امرتسری تھا۔ اور دوسری نونوی جس کا سرپرست مولوی عبدالاحد خان پوری تھا۔ ان سرود دہائی پارٹیوں نے ایک دوسرے کو بڑے فخر سے کافر کبر مقتول یا زسی کہتے۔ غور نہ کے طور پر مولوی شاد اللہ صاحب کے متعلق مولوی عبدالحق صاحب خان پوری کا یہ فتویٰ ملاحظہ ہو:

(۱) شاد اللہ خارج ہے، بہتر فرقہ سے، اور امت محمدیہ علیہ السلام کی نہیں اور بدعتی ہے اور افض و خواجہ اور مرجہ اور قدریہ سے۔ ۱۶

(۲) پس ارشاد اللہ کی تو یہ بھی قبول نہ کی جاوے، اگر علم شریعت کا جاری ہو یا سلطنت اسلام ہو۔ اور بجز قتل کے کوئی سزا نہ ہو کہ جو کچھ عقاید اس کے بھی زناد قمر کے ہیں، اور تو یہ بھی اس کی منافقت ہے۔  
راقول افاضل مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب خان پوری مقلدین مطہرہ و سادہ ص ۳۴۱

## غیر مقلد اہل حدیث ہابیوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ خود اہل حدیث کی طرف

پنجاب کے اہل حدیث دہائیوں کا پیشوا مولوی عبدالحق صاحب خان پوری اپنے علاوہ تمام اہل حدیث جماعت جن کا فتویٰ پیشوا مولوی شاد اللہ امرتسری سے کے متعلق لکھتا ہے۔  
مولوی شاد اللہ کے بدعتی ہونے کا ہر کل جماعت میں اثر گر گیا ہے۔

(راقول افاضل، الفاروق بین الاطراف فی دعوایہ اہل الحدیث والاصلاح حصہ ۲ ص ۲)

(مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب خان پوری)

پھر مولوی عبدالحق صاحب خان پوری کے غیر مقلد ہابیوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔

اگرچہ ہمارے نزدیک بدعتی ہیں اور بدعتیوں کی جماعت کو منظر پر کرنا نیک نہیں، اور اطاعت اللہ اور

رسول کی ہے

(مقولہ الفاصلہ ص ۲ ص ۳)

## غیر مقلدوں کا دیوبندیوں پر شرک ہونے کا فتویٰ

دیوبندی فرقہ کے لوگ حقیقی مقلد کہلاتے ہیں۔ اب غیر مقلدوں کا فیصلہ دیکھیے۔ جمہوری اقتدار احمد غیر مقلد اپنے مولوی شہر اللہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

شرک کی ایک شاخ ہے تقلید  
تو نے یہی کسب شناسرائے اللہ

(فتاویٰ ثنائیہ حصہ اول ص ۴۲)

## مودودی دیوبندی دباؤوں کے برادران اتحادی دیوبندیوں دباؤوں پر فتوے کفر

اہلحدیث حقیقی دیوبندی بریلوی مشیخہ رستی

(خطبات مودودی ص ۴۶)

مودودی صاحب نے لفظ جہالت استعمال کیا ہے۔ اب دیکھیے کہ ان کے نزدیک جہالت سے کیا مقصد و ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ اسلام اور جاہلیت کی اصلی تقابلی کشمکش کو اپنی طرح گھڑ لیا جاوے۔ تنہا دباؤ ۸۴ دیکھیے یہاں جاہلیت اسلام کے مقابلہ میں نہ رہے جو کہ مودودی اصطلاح میں یعنی کفر استعمال ہوتی ہے۔

## دوسرے دیوبندیوں کا فتویٰ کہ مودودی دیوبندی بدعتی ہیں

انچ ۱۹۷۱ء میں مودودی صاحب نے نجدی حکومت کے کراچی پاکستان میں اپنی جماعت کا قیام بنانے اور سعودی حکومت کی شہرت کے لیے پاکستان میں تیار شدہ خلافت کبر معظہ کو شہر شہر زلی کے دہ میں دھڑوں پر پھیر کر زیارت کرانے کی سیمک چلائی تو غیر مودودی دیوبندیوں نے مودودی دیوبندیوں پر بدعتی ہونے کا فتوے پڑوا دیارفت ملاحظہ ہو:

غیر مقلد صاحب نے بتے ہوئے پورے میں نقد میں کیسے پیدا ہو گئی جس کی بنا پر امام ابو جعفر حضرت علامہ بنایا جا رہا ہے (امی قول: ایسی تعظیم و تکریم جس کی اسلام سے اجازت نہ دی ہو۔ اور وہ فطرت انسان کے منافی ہو۔ ایک ایسی بدعت ہے جس سے مختلف رائے اٹھ جائے گا۔ اندیشہ ہے۔

(مولوی احمد علی لاہوری کا رسالہ شہادۃ الدین ۹، مارچ ۱۹۷۹ء)

## دیوبندیوں کا اپنے اعتقادی بھائی دیوبندوں پر فتویٰ کی فرقہ پلید اور اسلام کا باغی ہے

صدر دیوبند مولوی حسین احمد دیوبندی (الحدیث دیوبندوں کے متعلق لکھتا ہے کہ:

”وہا پیہ خیرہ پر عورت نہیں نکالتے۔“ (الشہاب الثاقب ص ۶۶)

فرقہ دیوبندی کی بانیہ نازکت اب المصنوعہ (الحدیث دیوبندوں کا یہ غلطے ملاحظہ ہو۔

”ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درختار سے فرمایا ہے۔ (الی قولہ ان کما یقولون ص ۱۱۱)

(المہند ص ۱۸)

## دوسرے دیوبندیوں کا فتویٰ کہ مودودی دیوبندی کا فرہیں

یہ جامعہ (اسلامی مودودی) اپنے اسلاف (یعنی مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ

مزدور سانس ہے (کشف حقیقت معنف مولوی سید احمد معنی سداں پور ص ۸۸)

فرقہ دیوبندی کے بانیہ نازک احمد علی لاہوری کے مرتبہ فتاویٰ جات میں مودودی صاحب کے تسلیہ

کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کو مسلمانوں کی حرمت میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے۔

(حق پرست مل و معنف احمد علی لاہوری ص ۱۱۵)

دیوبندی دیوبندیوں کی باہمی بدعت بازی، کافر بازی کے بعد اب مزید غلطے جات ملاحظہ فرمائیے:

## کفر کی مشین

## دیوبندیوں کی باہمی کفر بازی اور ان کی اندرونی پارٹیاں

دیوبندی خدایہ کی اپنی جامعہ پوریشن پر غرضین سے بھی زیادہ قابلِ رحم ہے۔ جس کرنے والے، بابر والہ

چرچنے والے، سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر نظر کیے والے اور آپ کے مدد اولیٰ جنب پر ایمان لانے والے

عمود اہل اسلام کو کافر، مشرک بدعتی کہنے میں تفریق دیوبندی سب سے پیش پیش تھے ہی مگر غلط ہے کہ پاک و

بند کے کفر ساز دیوبندی عالموں اور مفتیوں نے باہمی ایک دوسرے کو کافر بنانے میں بھی ایک مثال قائم کر دی ہے

شکلاؤ کیلئے کہ اس وقت دیوبندیوں کی تین مشہور پارٹیاں بن چکی ہیں۔ ایک فاسمی جس کے سرگروہ ملاں شکر سنبھلی  
 حسین احمد دیوبندی، امروا زعلی دیوبندی، کمفانت اللہ صاحبان وغیرہ ہیں۔ دوسری علامہ خانی جس کا پیشوا حسین علی صاحب  
 دانا چھوٹا کاشانہ گرو غلام خان، دیوبندی ہے۔ تیسری مروودی جس کا پیشوا مولوی مودودی ہے۔ یہ ہر قسم پارٹیاں  
 یقیناً دیوبندیوں و بابوں کی ہیں۔ سب کو دیکھئے کہ ان دیوبندیوں نے جس یا جس کی نظر کو مشین کو گیس سرگرمی سے چالو کر رکھا  
 ہے۔ مثال کے طور پر مودودی دیوبندیوں برقی اسمی دیوبندیوں کا یہ فوٹو ملے ملاحظہ ہو:

### مودودی دیوبندی پارٹی کے متعلق مختصر دیوبند کا قابل دید فتویٰ

سوال۔ کیا فرماتے ہیں ملائے دین و دنیا کے شرعیات میں اس بارے میں کہ جو جماعت علامہ مودودی کی جماعت  
 ہے۔ ان کی کتابیں ٹرچس چاہتیں یا نہیں؟ اور ان پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور جو بہت سے آدمی یہ کہتے ہیں  
 کہ یہ جماعت دیوبندیوں کے خلاف ہے تو وہ بائیں کون سی ہیں جو ہماری خلاف ہیں۔ وہ ہمیں بھی بتا دیجئے۔ تاکہ  
 ہم لوگ بھی اس سے بچیں۔ آمینوا و تو جبروا۔

(دعا خلافت برادر شیش ماہ سید و بارہ والی قصہ شاہ پور خلیفہ مظہر نگری، بی، ۱۳، تاریخ ۱۵/۱۰/۱۹۵۱ء)

الجواب:- اس جماعت کی کتابیں جو ان کو نہ مسمیٰ یا نہیں اور جو جماعت میں داخل ہونا چاہتے۔ مودودی صحتاً  
 کے مضامین اور کتابوں میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے طریقہ کے خلاف ہیں۔ صحابہ کرام  
 اور ائمہ مجتہدین کے متعلق ان کا اچھا خیال نہیں ہے۔ اصوات کے سلسلہ میں بھی ان کے خیالات عجیب ہیں  
 ہیں۔ سب ملکر مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں۔ غرض بہت سی باتیں ہیں جو حلاوت میں۔ اس لیے مسلمانوں کو  
 کہ اس جماعت سے علیحدہ رہنا چاہیے۔

مکتبہ المدینہ مدنی مسن فطرم، ۱۹۵۱ء

افسوس ہے کہ جس ضیق وقت سے مجبور ہیں۔ وہ نہ اہل اسلام کے سامنے ہمیش کرتا جڑ نہ اس جماعت  
 کی جانب سے شدید ملاکر مسلمانوں کے سامنے لایا گیا ہے۔ اس لیے بالآخر خدا اس قدر عرض کرتا ہوں کہ میرے  
 نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف یعنی مرزاہوں سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ ضرر رساں ہے

(محمد امروا زعلی مرویدی مظہر (مفت دیوبند) ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۱ھ)

المفت محمد امروا زعلی مرویدی مظہر (مفت دیوبند)

کرکشت حقیقت ملبودہ دیوبند ص ۸۸

## مودودی مسلمان نہیں زندگی ہے وصال ہے

(مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کا فتوہ ہے)

ایسے شخص کو مسلمانوں کی قبرست میں شامل نہ کرنا اسلام کی قرین ہے۔

(حق پرست علماء کی مودودیت سے گارانتی۔ مہندز مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی ص ۱۵۵)

(مودودی) مہندز اندر ملکہ نہ لایق ہے

(کتاب مذکور ص ۱۳)

میرزا مجھ میں اتنی سیس دجاؤں میں ایک مودودی ہے۔

(کتاب مذکور ص ۹۰)

## مودودی کی ابن الوستی

دیوبندیوں اور دہاچوں کی ابن الوستی مشہور ہے۔ دیوبندیوں میں دیوبندی اور اپنے منہ کہے بدعتیوں میں جو حق بن جائیہ تو سب دیوبندیوں کا متفقہ کارنامہ ہے۔ ان کے بڑے بڑے امام بھی پیہ گمانے کے لیے کہیں ابن الوستی سے کفر فرما رہے ہیں۔ مولوی مودودی صاحب دیوبندی دہاچی کے متعلق خود ان کے گھر کے ایک دیوبندی عقیدہ کے آدمی کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

مولانا مودودی کے خیالات بدلتے کچھ وقت نہیں لگتا۔ اگر آج کسی کی تعریف کر رہے ہیں تو کل اس کی چڑکائی کر رہے ہیں۔ ان کی زبان کریں گے کہ گویا وہ دنیا کی سب سے بڑی چیز ہے۔ ایک مثال ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا مودودی چند برس پہلے شاہ سہروراف مودودی صوبہ کے واسطے میں فرماتے ہیں "مالا حق حکران اپنے

دین کے مرکز میں رہنے والوں کو ترقی دینے کی بجائے حدیثوں سے گرنے کی پیچ کو شش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے

اہل عرب کو علم اخلاق، تمدن، فزیکہ برآمدیہ سے لیتی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ مغرب

جہاں سے کبھی اسلام کا فوٹو عام عالم میں پھیلا تھا۔ آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئے ہیں جس میں "اسلام سے پہلے

جہاں تھی اب نہ ہاں اسلام کا علم ہے اور نہ اسلامی اخلاق ہے۔ نہ اسلامی زندگی ہے۔ بہت سے لوگ اپنا ایمان سے

بڑھانے کی بجائے الٹا گھبراتے ہیں۔ وہی پرانی منت گری جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کے بعد جاہلیت

کے زمانہ میں کعبہ پر حملہ ہو گئی تھی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر ختم کیا تھا۔ پھر تازہ ہو گئی ہے۔

حرم کعبہ کے متعلق اب پھر اسی طرح منت گریں کر رہے ہیں۔ خدا کا گھر اب ان کے لیے جہانِ دہن بن گیا ہے۔ اور اس

گھر سے عقیدت رکھنے والوں کو آسانی سمجھتی ہیں۔ مختلف ملکوں میں بڑی بڑی خواہ پانے واسطے بڑے ایکٹ مقرر ہیں

ناگ آماہوں کو گھیر گھیر کر بھیجیں۔ یہ بنا کس اور ہر دور کے ہندوؤں کی کسی حالت اس دین کے نام نہاد مذمت کو کرنا

اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے جس نے مسند عمری کے کاروبار کی بڑکات دی تھی بھلا جہاں عبادت گرانے کا کام مزدوری اور تجارت بن گیا جو جہاں عبادت گاہوں کو ذریعہ آمدن بنایا گیا ہو۔ ایسی جگہ عبادت کی روح کمال رہ سکتی ہے۔ (خطبات مولانا مودودی طبع ۱۹۵۰-۱۹۶۰) پہلے تو مودودی صاحب کے یہ خیالات تھے۔ لیکن جب اس حاکم نے آپ کو زبردست خاص بنایا تو اپنے خیالات کو بکسر دیل دیا مولانا سوچا عرب گئے تو شاہ مسعود کے دربار میں لگ گیا ہوئے "ہم جلالتہ الملک کو ان کے پاکستنی بھائیوں کا سلام پہنچاتے ہیں۔ جو جلالتہ الملک کو کتاب و سنت کا حامی سمجھتے ہیں۔ اور انہیں پوری توقع ہے کہ جلالتہ الملک کے ماتحتوں اسلام از سر نو آراہ چوگا۔"

(ایشیاد فروری ۱۹۷۱ء) اسماعیل ڈال پور (ماخوذ نوے و تھت ۱۹۷۱ء اپریل ۱۹۷۱ء)

## مودودیوں کا اقرار کہ دیوبندی اور ہم انبیاء و اولیاء و صلوات کی توہین کرنے میں برابر کے حصہ دار ہیں

دیوبندیوں نے جب مودودیوں پر انعام لگایا کہ تم نے صحابہ کی توہین کی ہے تو اس کا جواب مودودی ان الفاظ میں دیتے ہیں:

"اگر حالات کا جائزہ لیجئے اور تاریخی واقعات بیان کرنے سے کسی دور کی توہین جو جاتی ہے تو اس از کتاب توہین سے کون بچا ہے۔"

ابن کثیر (تاریخ) (دیوبند) (جز ۱ ص ۲۰۰)

## قاسمی و تھانوی دیوبندیوں پر مودودی دیوبندیوں کا ایک اور پراسرار فتویٰ

جن دیوبندیوں کے کفریات پر ہندوستان کے علمائے اہل سنت نے گرفت کی تھی۔ مودودی صاحب اس کی تائید کرتے ہوئے اور قاسمی و تھانوی دیوبندیوں کی غیر اسلامی عبادت کو کفریات ماننے کی تائید کر کے مودودی و تھانوی کا بیان مزین، اصلاً ہی پراسرار الفاظ میں قاسمی و تھانوی دیوبندیوں پر کفر کا فتوے صادر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولانا اسماعیل شہید کی تفریضہ الامانات وغیرہ پر کفریہ منظر ثانی کرائی، اور جب دیوبندیوں کے خلاف اسکا کذب باری وغیرہ پر کفر کے فتوے نکلے تھے۔ تو کیوں نہ کہابرو دیوبندی کتابیں ایک کمیٹی کے حوالہ کی گئیں۔ جس میں بریل کو پیاس فیصدی نمائندگی ہوتی۔ (ترجمان القرآن ص ۱۳۳ حصہ ۳)

پھر جن علما نے اسلام اور نبیؐ کے اکابرین دیوبندیہ پر ان کے کفریات کے سبب کفر کا فتوہ لگایا تھا، ان علما نے اسلام کی تائید کی ہے، جو اس صاحب لکھتے ہیں۔

ان کو مصلحت کرنے کی صورت تو صرف یہی کہ ترجیح انہیں کی تیاری میں مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم اہل بلوی (کو بھی برابر کا حصہ ملتا) (ترجمان القرآن ج ۱۰، ص ۱۰۷)۔

یہ دیوبندی کفریات سے بیزاری ظاہر کرتے ہوئے اعلیٰ صاحب لکھتے ہیں:

الغرض انہوں (مودودی صاحب) نے جب سے قرطاس و فکر کا مشغلہ اختیار کیا ہے۔ ان کو اپنے گرد و پیش سے ایک چوکیا لڑائی لڑنی پڑی ہے۔ سنو! اور الحمد للہ! دیوبندی اور بریلوی، صوفی اور فکھ، مقلد اور پیغمبر، مشیعہ و فادائی، منکر حدیث اور منکر شریعت، کافر بنی اور مسلم بنی، لڑائی کوئی ایسا نہیں جن پر ان کو تنبیہ کرنی پڑی ہو اور وہ ان کے لئے بچر کے کسی دس حصہ سے بڑا نہ ہوں۔

(ترجمان القرآن صفحہ ۱۰۷)

**قاسمی مفتخانیوں کی عبارت کفریہ کے متعلق مودودی دیوبندیوں کا ایک اہل فتویٰ**  
دیوبندیوں کی کفریہ عبارات غلط اور قابل رد و جواب ہیں:

مولوی حامد دیوبندی لکھتے ہیں:

”میں صاف صاف کہتا ہوں کہ ان علما نے دیوبندی کی نظامت قابل اعتراض غلط آمیز اور وحشت آفرین نظریوں میں بھی یہ معروف یہ کہ انفاذ اسلوب کے لحاظ سے ہی بہت سے ایسے لکھنے ہیں جن میں صرف مراتب کے ساتھ قابل اصلاح اور قابل ترمیم اور لائق خدمت کہا جاسکتا ہے۔

بلکہ مندرجہ اقل سے بھی لکھنے ہی لکھنے لائق نظر ہیں۔ (جمل دیوبند آگست و ستمبر ۱۹۵۵ء ص ۴۲)

یہ دیوبندی حامد صاحب لکھتے ہیں:

حضرت مولانا عثمانی افشا و فرامیہ کہ انہوں نے بڑے بڑے علما نے جن کی بیرونی میں کہاں تک اہل حق کا قریضہ سراپا تمام دیا ہے۔ اور اگر دیوبندی کی غلطیوں سے روٹ کر کہنے میں کہاں تک غلطیوں لہجہ سے کام لیا ہے۔ (جمل دیوبند، فروری، مارچ ۱۹۵۵ء ص ۴۵)

**مولوی احمد علی لاسوری پر مودودی دیوبندیوں کی طرف سے موعود کے کافر فتویٰ**

مولوی حامد عثمانی صاحب دیوبندی احمد علی لاسوری کے متعلق لکھتا ہے۔



بقول شخصے گو رکھائے تو باحق کا کھٹے جو پیٹ بھر کے بیچ بھی رہے۔ اسی متولد پر ان صاحب مولوی احمد علی اسنے عمل کیا ہے چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اپنے لیے تو بقلعہ خود حضرت مولانا صاحب فرخ مالک گیا ہے مگر مولانا مودودی کے لیے کوئی انکشاف آداب نہیں گویا حضور تو پیران پیر ہیں اور مولانا مودودی طفل مسکین بھی خود پندی ہے "بے حد کس فرعونیت" کا نام دیا جاسکتا ہے۔

(تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۷ء ص ۲۷)

تیز مولوی حسد علی صاحب لاہوری کے متعلق ہی مولوی عامر عثمانی صاحب دیوبندی رقمطراز ہیں:

لاہور کے ایک مولوی احمد علی، کا خیال ہے کہ شیطان کو حضرت آدم کے لیے حکم سیدہ وحیہ میں اللہ سے قبول ہوئی اور دوسری بیوی یہ ہوئی کہ شیطان نے حبیب الہی علیہ السلام کو عطا فرمادی اس کے علاوہ ان مولوی صاحب کا دعویٰ ہے کہ قرآن وحدیث کو حنا صحن میں سے سمجھا لکھ بارہ سو سال میں کسی نے نہیں سمجھا اور یہ احمد علی اپنے مریدوں کو پیچھے سے تسلیم دیتے ہیں کہ میری پیروی کرنے رہو تو جنت میں سب سے اچھی جگہ ملیں گے دلاؤں گا میرا مقام جنت نعیم میں سب سے اوپر آباد کی نصف میں ہے۔ ان مولوی صاحب نے مجھے (یعنی میرے پرکرو)

ایک خط میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالمی امور کے انتظام و انصرام میں مجھ سے مشورہ لیتے ہیں اور فرخ و متاکر نمازیں اکثر نبوت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھتا ہوں۔ ایک اور خط میں انہوں نے مجھے لکھا کہ تو بھی میرا مرید ہو جا۔ پھر دیکھ کر غش و کمرسی سب کھاتا ہوں۔ تعظیمت تھو پر ختم ہے میرے مرستہ ہی قیامت آج ملے گی۔ ان مولوی احمد علی صاحب کی ایک کتاب ہے "سلک السلوک" اس میں ص ۹۸ پر انہوں نے لکھا ہے کہ سن پچاس ہجری کے بعد قرآن وسنت کو صرف میں نے سمجھا ہے اور سارے مفسرین ومحدثین کا سب مارنے رہے پھر، ص ۴۰ پر ہے۔ میں اللہ ہوں اور اللہ میں ہیں۔ مجھ میں مضمود ہے۔ اور مضمود میں مروج مجھ سے ہے اور میں پیچھے سے۔ اپنی ایک اور کتاب وحی والکلام میں ص ۹۲ پر لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کی تکذکر لی اور نبوت اب مجھ وحی کی منتقین سے نوازتی ہے۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۷ء ص ۲۱)

**مودودی دیوبندیوں کا مزید فتویٰ کہ دیوبندیوں کی تننا زعمہ عبارت کفریہ ہیں**

مولوی غلام نبی فاضل دیوبند ساکن فورٹ جیلاس لکھتا ہے:

کیا آپ (دیوبندی مولوی) حضرت کی نظر کبھی اپنی کتابوں پر نہیں پڑی۔ اگر آپ کو یہ سائل معلوم

میں تو آپ نے کبھی ان کے خلاف آواز اٹھائی؟ آپ کو تو پہلی فرصت میں یہ مسائل دکھائے، ان کتبوں سے کھنچ دیتے تھے تاکہ مسلمان گمراہ نہ ہوں۔ لیکن آپ نے کبھی ادھر اٹھتے ہی نہیں کیا۔ محترم حضرات ذرا غور و فکر فرمائیے۔ آپ کس تشغل میں منہمک ہیں مسلمانوں کو کس گمراہی میں مبتلا کر رہے ہیں۔ اور پھر اپنے انجام پر بھی نگاہ رکھیے۔ آخر صبح کچھ بد دنیا کی چار دیواری ہی تو ہمیں ایک ایک لفظ کا جواب دینے کا وقت آرہا ہے۔ اس وقت کی اگر فکر خلاصی کرانے کو سوچ کر دکھائے۔ دنیا والوں کو تاویلیوں اور کتبوں سے دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔ کیا جبر و دانا کو بھی فریب دیا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ نسیم لاہور ۱۸ اگست ۱۹۵۵ء)

## مولوی احمد علی لاہوری پر مودودی دیوبندیوں کا ایک اور فتوے

لیبل اور جرم کے اعتبار سے بیک مودولی احمد علی صاحب مودولی ہیں۔ لیکن درج ان کی مولوی نہیں ہے ثبوت متعدد ہیں یہ دیکھ کر کیا یہ اندازہ خیر صحیح یا خاں اور زمان خانوں کے علاوہ بھی کسی سفیدہ اور مفتہ دارے میں مل سکتا ہے۔ کہ ان کوئی پیچ کا مودولی ایسی گھنڈیا بات کر سکتا ہے۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۱۹۵۷ء ص ۲۰)

## مودودی دیوبندیوں پر دوسرے دیوبندیوں کا فتوے بدعت

خلافت کبیر کی نمائش کرنے والے سب مودودی اور دیوبندی بھتیجے سوچنا پڑتا ہے کہ اس (خلافت کبیر) کی نمائش سے آخر کون سے فرائض و سنن کی تعمیل ہوتی ہے۔ بغیر ملکی دھماکے سے بے ہوش پڑنے سے جس احمدیہ کیسے پیدا ہو گئی جس کی بنا پر تمام کو یوں ضعیف و لاعتقاد بنا یا جا رہا ہے۔ اگر یہ خلافت خاند کبیر سے منس ہو کر آتا تو ہمیں ایک بات تھی۔ کہ یہ اللہ کے گھر سے ہو کر آیا ہے۔

جمادی حاتمہ پر تو حضرت خائب کا یہ شعر چلاں ہوتا ہے کہ

رات کو یونی ہ صبح کو تو یہ کیر لی

(الذوق)

زندہ کے زندہ رہے یا میت سے ثابت نہ گئی

مفتی اعظم دہلی قابل تعریف فعل ہے۔ لیکن ایسی تعظیم و تکریم جس کی اسلام نے اجازت نہ دی جو اورد وہ فطرت انسانی کے متافی ہو۔ ایک ایسی بدعت ہے جس سے مصلحت و راستہ کھل جائے گا نافرستہ جس

کی اسلام پر گروہ اجازت نہیں دیتا۔ درسا در علم الدین مولوی احمد علی دیوبندی لاہوری ۲۹ مارچ ۱۹۶۶ء (ص ۱۴)  
 نوٹ:- مودودی دیوبندی پارٹی کے اس واضح بیان سے ثابت ہو گیا کہ جہاں مودودی صاحب نے اپنے  
 احساس بڑی میں تمام دنیا کے مسلمانوں پر کاغذی شرک و بدعتی ہونے کی مستثنیٰ چلائی وہاں مودودی صاحب نے  
 اس فتویٰ بازی سے اپنے ہم پیشہ دیوبندیوں کو بھی چھوڑا۔ اب ہندوستانی خاصہ دیوبندیوں کا پنجابی غلام  
 خانی دیوبندیوں پر ایک سبب و غریب فتوے کا غلط طریقہ:

### قاسمی دیوبندیوں کا غلام خانی دیوبندیوں پر عجیب و غریب فتویٰ

سوال:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین مولوی غلام خانی دیوبندیوں کی بارگاہ کتاب و تفسیر طبعہ اخیر  
 کے مندرجہ ذیل فتاویٰ میں آیا۔ یہ جو کچھ اس تفسیر میں لکھا گیا ہے۔ یہ سلف الصالحین اور اہل سنت  
 و جماعت علمائے دین کے نظریات کے موافق ہے یا مخالف؟

الجواب:- یہ تفسیر مسلمانوں کے لیے مفید ہے۔ ایسے عقاید رکھنے والے سب پنجابی دیوبندی (حقارت  
 اہلسنت میں داخل نہیں) ان غلام خانی دیوبندیوں کے پیچھے نماز کروہ ہے۔ ان کو امام مجدد بنایا جائے۔ ایسے  
 عقاید والوں سے۔۔۔ سلام کلام بند کر دینا چاہیے۔



مکتبہ المدینہ مدنی حسن مدرسہ دارالعلوم دیوبند ۵/۶/۱۳۸۶ھ

مندرجہ سوال غیرات کا مشورہ بلاشبہ عقاید اہلسنت والجماعت سے متصادم ہے، لہذا  
 (مولوی محمد شفیع صاحب مفتی مدرسدیوبند مال کراچی)

مصحف کا کوئی مذہب نہیں، یہ عقاید اہلسنت و جماعت کے موافق ہیں رہیں اس کا مصنف مولوی

مسین علی صاحب دارالپیشواں والفرقہ دیوبندیہ لا مذہب ہے (مفتی کفایت اللہ دہلوی)

ایسا طعن (دیوبندیہ اہلسنت اسلام سے خارج ہے۔ حفظ)

نوٹ:- دیوبندیوں کی فتوے بازی کا خلاصہ یہ کہ مودودیوں کے نزدیک سب دیوبندی عقایدات کا کتابیں  
 اور باقی دیوبندی ان کو مرتد یا بیٹوں سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔ سمجھتے ہیں اور مولوی غلام خان صاحب  
 وغیرہ کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ تو بتائیے کہ خود دیوبندیوں کی فتوے بازی سے کس دیوبندی  
 کو مسلمان کہا جا سکتا ہے اور جب دیوبندیوں نے اپنے کو بھی چھوڑا تو وہ اگر ایسا دلائل کو  
 شرک بدعتی کہیں تو کیا عجیب؟

## پاکستانی دیوبندیوں کے پیشوا مولوی شبیر احمد عثمانی پر دیوبند کے ہونے کا فتویٰ

مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی اپنے ہم مشرکوں مولوی حسین احمد دکنایت اللہ صاحب وغیرہ دیوبند کے سامنے روزِ نازِ دقا ہوا کرتا ہے۔

۱۔ دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور فسّہ اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیے ہیں۔ جن میں ہمیں دیوبند تک کہا گیا اور چارہ بناؤ نہ لگا لایا۔ آپ (دیوبندی مولوی صاحبان) حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین ہنرمند اور مفتی سعادت باستان، ایک دو کے علاوہ اسٹوڈنٹس نے تلمذ رکھتے تھے۔

۲۔ مکاتذ الصدقین تعزیر مشیر احمد صاحب عثمانی، مطبوعہ دیوبند، ص ۴۱، اسطر ۱۱ نوٹ۔ معلوم ہوا کہ دیوبند کے سب مدرسین و مولوی صاحبان مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی و فیروز شہر احمد عثمانی صاحب کو ارجل کہنے پر راضی تھے۔ اسی لیے تو بقول شبیر احمد صاحب ان دو دارالعلوم دیوبندیوں نے اس کا کوئی تدارک دیکھ بلکہ راضی ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شبیر احمد صاحب عثمانی کو ارجل کہنے ۱ و ۲ کے علاوہ اسے اکثر مفتی صاحبان شبیر احمد صاحب کے شاگرد بھی تھے اور وہ اپنے استاد کو ارجل کہنے میں فخر عوس کر سکتے تھے۔ یہ ہیں دیوبندیوں کی اپنی تہذیب، بستی، فخری باری کے کرتے۔

## مولوی شبیر احمد عثمانی کی طرف سے حسین احمد صمد دیوبند پر اجماعِ اُشقی ہونے کا فتویٰ

مولوی حسین احمد نے جب اپنے چیتا گاندھی کی نمک حلائی میں قائدِ اعظم کو کافرِ عظیم کہہ ڈالا۔ مہارتِ ملاطفت ہر مولانا حسین احمد صاحب نے مسلمِ ایک میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا۔ اور قائدِ اعظم کو کافرِ عظیم کا لقب دیا۔

(مکتذ صدقات شبیر احمد عثمانی ص ۸۸)

تو مولوی شبیر احمد عثمانی نے حسین احمد کے متعلق کہا:

یہ پرے درجے کی تشاوت و حاققت ہے کہ قائدِ اعظم کو کافرِ عظیم کہا جائے۔

(مکتذ الصدقین ص ۳۲)

## دیوبندیوں کے مذہبی سیاسی اہمالِ الکلام آزاد، سرسید و شبلی عثمانی پر دیوبندیوں کا فتویٰ

ابوالکلام | فاضلِ جامعیت تشری فیہ ترجمہ: وہ ابوالکلام آزاد، سرسید و شبلی عثمانی پر دیوبندیوں کا فتویٰ

شجاعاً مطاعاً و هو ی متبعاً و اعجاباً  
بوابہ و خروجا من المسلك القویہ  
۔۔۔۔۔ فکان هذا ایضاً اللہ رب مع  
اکابر الامم

(تبیہ بیان مشکلات القرآن حصہ تمام دیوبند محمد نواز شاہ کشمیری ص ۳۳، سطر ۱۱)  
سر سید جو بے جمل زندقہ ملحد  
وجاہد ضال۔۔۔۔۔ فکذا اصل  
واصل و یالیت لو کان کفر و  
العادة غیر متعدد و قد حاول  
هوان یدین الناس حلہ بذینہ  
ولیونوا بہ۔۔۔۔۔ فانظروا الی این  
بلغت سفاهت هذا السفیہ

(الملحد۔ الخ) (تبیہ بیان مشکلات القرآن ص ۳۳، سطر ۵ و ۶)

شبلی نعمانی اسکی کیفیت بحث قد  
ذالک الرجل۔۔۔۔۔ ہذا ہی ملحدتہ  
دینیۃ لمعالج مشترک (وذالک  
من اختلافہا و احدها و اشتراک  
مقاصدہما فی السبل والقہ۔۔۔۔۔  
۔۔۔۔۔ و انما الوح علی اعین الناس  
اذ لیس من الدین ان یضر بعض عب  
کافر۔ الخ) (تبیہ بیان مشکلات القرآن محمد نواز شاہ کشمیری ص ۳۳، سطر ۱۴ و ۱۵)

## سر سید پر مزید فتوے کفر

جب مولوی شبیر احمد عثمانی مسلم لیگ میں شامل ہوا تو مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی احرار دیوبندی  
مولوی شبیر احمد عثمانی کو ایک خط میں لکھتے ہیں کہ آپ کے بزرگواروں کا فتوے تو یہ تھا کہ سر سید احمد کے

ساتھ شترک علی میں جائز نہیں۔ اور ہندوؤں سے مل کر دنیاوی کام چلانے میں کوئی حرج نہیں۔ تھریا تیس برس کا عرصہ ہوا آپ نے دیوبند میں مجھ سے نصرت الابرار، خود بیچ کر فرمایا تھا کہ تمہارے بزرگوں نے میرے ساتھ اور قادیانوں کے بارے میں جس رائے کا اظہار فرمایا۔ وہ ان کا کشف حشر کہ تھا اور انہوں نے مسلمانوں کو گمراہی سے بچا لیا۔ رسالہ نصرت الابرار بھیج رہا ہوں۔ اس پر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے دستخط بھی ہیں۔ اللہ کی نشان ہے سرسید احمد کو کافر کہنے والوں کی روحانی اولاد اسی سرسید احمد کی روحانی اولاد کے سامنے ہامتہ جوڑے کھڑی ہے اور اسی کو اسلام اور مسلمانوں کا نیا مسد دہندہ سمجھتی ہے میں اور مولانا حفظ الرحمن صاحب سہارنپور میں آپ کے اس بیان کا ذکر کر رہے تھے کہ مولانا حفظ الرحمن کے انس آگئے اور انہوں نے کہا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سے جا رہے اور اسلام کے دشمن ہم کو ذبح کرتے تھے۔ اب آپ نے ان کی جگہ لی ہے۔

[نور ملک پاکستان اور نیشنلسٹ حلار  
[پروفیسر علی محمد ص ۱۰۲۳]

نوٹ :- اس حوالہ سے واضح ہے کہ رسالہ نصرت الابرار میں سب دیوبندیوں نے بیع رشید احمد گنگوہی و شہید احمد تھانوی سرسید کو کافر کہا اور یہ بھی روشن ہے کہ خود ان کے اقراب سے مولوی اشرف علی تھانوی، ان کو اسلام کے دشمنوں سے ذبح کرنا تھا۔ اب سنی بریلوی علمائے اگر کسی طعنہ دہے دین دشمن اسلام کی شرناکجیر یا تعسف کی ہے تو دیوبندی کیوں چارخ پائیں۔

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی  
و مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری و مولوی اشرف علی صاحب تھانوی پر  
دیوبندیوں کا فتوے کفر

(جو مولوی اشرف علی وغیرہ کو کافر بتاتے تھے وہ خود کافر تھے)  
ناظم تعلیمات دیوبند و مناظر فرقہ دیوبندیہ و مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند مرتضیٰ حسن جانا پوری دیوبند

کا  
واضح فتوے اور فیصلہ کن بیانات

اگر خان صاحب مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم کے نزدیک بعض علماء کے دیوبند۔۔۔۔۔  
 اور اشرف علی تھانوی درشتید احمد گوجی۔ خلیل احمد انیسوی، محمد قاسم نانوتوی)۔۔۔۔۔ واقعی  
 ایسے تھے ایسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء کے دیوبندی تکفیر فرض ہوئی  
 اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے، جسے علماء نے اسلام سے جب مرزا صاحب کے  
 عقاید کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علماء نے اسلام پر مرزا صاحب اور  
 مرزا یوں کو کافر اور بدعت گنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزا کو کافر نہ کہیں، چاہے وہ  
 لاہوری ہوں یا تہذیبی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔  
 راشد العذاب معنف مولوی مرتضیٰ حسن جاندپوری ناظم تبلیغات و تبلیغ دیوبند  
 مبلوہ و مجتہدانی دہلی ص ۱۹ سطر آخر

نوٹ:

دیوبندی صاحبان اس کو جہوم جہوم کر رہیں اگر کوئی مفسی عالم دیوبندیوں کے ان مولویوں کو کافر کہے نہ سکا  
 سنے سرکار دہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ تو ان کے معتقدین دیوبندی سنت گھبرا  
 جاتے ہیں۔ مگر اب وہ کیا کریں گے۔ اب تو مرزا دیوبند سے ہی دیوبندیوں پر کفر کا فتوے صادر ہو گیا۔  
 اور پھر تاکید ہو گئی کہ جو ان کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ اسی درستی علماء اہل سنت بھی ان کو  
 کافر کہتے ہیں کہ کہیں بنیوی مولوی مرتضیٰ حسن صاحب وہ خود بھی کافر ہو جائیں۔  
 آپ مولوی مرتضیٰ حسن کے خط وادہ الفاظ پر غور کریں۔ اور خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کے  
 ایسے فیصلے کے بعد علماء اہل سنت کا قصور ہی کیسے ہو سکتا۔  
 اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چلنے سے

## عنایت اللہ مشرقی بانی جماعت خاکساراں

وجوہ کفنا الرجل اکثر من  
 عنایت اللہ مشرقی کے کفر کے وجوہ  
 ان تستقصی  
 سید شامی

رہنمائیہ الیہ ان مقدمہ مشکلات القرآن

مولوی الزار شاہ کشمیری

## عنایت اللہ کو عقیدت مندانہ سلامی

عنایت اللہ مشرقی ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء میں مراٹھ سب سے پہلے اس کی میت کو احراری دیوبندیوں نے سلامی دی۔

اکوہستان ملتان، ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء

## مولوی ظفر احمد عثمانی بڑھا کا ذب

مولانا غلام غوث ہزاروی نے مولانا احتشام الحق کو امریکی سامراج کا ایجنٹ قرار دیا حضرت  
شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد عثمانی کو بڑھا کا ذب قرار دیتے ہوئے لوگوں کو مشورہ دیا کہ اس کی گردن پکڑو والا  
ریبان دیوبندیہ مندرجہ روزنامہ نمائے ملت لاہور

۱۹ اگست ۱۹۶۲ء



# باب چہارم

(توہین قویہ)

(اعتقادات)

## خدا تعالیٰ جل شانہ کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

تمام مسلمان جانتے ہیں کہ دیوبندی مکہ میں بات بات پر مسلمانوں کو کافر مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ اور اپنا کام دنیا بھالی رکھنے کے لیے صرف اپنے کو موعدا اور باقی تمام اولیائے کرام اور علمائے عظام و جمیع اہل اسلام کو مشرک کہہ کر دیتے ہیں۔ مگر یہ دیکھ کر آپ کو اذہد قویہ ہو گا کہ معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق دیوبندیوں کے اس قدر غیر اسلامی عقاید ہیں کہ دنیا میں کسی کافر سے کافر جماعت کے بھی اپنے رب و مہبود کے واسطے میں نہیں ہو سکتے۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

پس لاسلم کہ کذب مذکور محال عمن مسطور یا مشد انی قولہ ان لا لام خدا تعالیٰ کا جھوٹا ہونا ممکن ہے (اصحاح اولیٰ)

دیکھو وہی مصنف اسماعیل امام اہل دیوبند یہ طوطی قادی ص ۱۵۱ (مطرح) فرماتے ہیں۔ پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہو۔ ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زایہ ہوا جائے گی۔

خوف ۱۔ اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہے جیسے کھانا پینا سونا یا خاندان پھرنا یا شاہ کمرنا، ڈونا، مر تا خدا کے لیے بھی یہ سب کچھ ممکن ہے ورنہ دیوبندی قانون سے قدرت انسانی خدا کی قدرت سے بڑھ جائے گی (استغفر اللہ) مسلمان اندازہ کر لیں کہ اس جملہ میں شانہ کے مقدس صفات کو انسانوں پر قیاس کرنا یہ انہیں دیوبندی جہاں کا مذہب ہے۔

خدا جھوٹا کلام کر سکتا ہے۔ عدم کذب را ذکا لات حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ شمار دوز اہل بی شایان مدنی بر خلاف افرس و جہاد و صفات کمال ہیں است کہ شمس قدرت بر تمام کلام (اصحاح دہم)

(دیکھو وہی ص ۱۵۱، مطرح)

کا کذب وارد ۱۲

موجود ہے۔ اور جھوٹ دہانے کو اللہ تعالیٰ کے کلمات سے گناہ جاتا ہے۔ بخلاف گونگے آدمی کے کہ اس کی کوئی مدد بھی نہیں کرتا اور اسے کمال کی یہ سب سے بڑی جھوٹ ہونے پر قدرت پر اس کی مصلحت کی وجہ سے نہ بولے گا۔  
 نوٹ :- اس سے صاف ظہور ہوا ہے کہ گونگے کو بولنے پر اس کے نزدیک خدا کا جھوٹ نہ ہونا صرف گونگے کے نہ ہونے کی طرح ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ گونگے کا نہ بولنا تو محال بالذات ہے۔ اور نہ عقلمندانہ فتنے عقلی اور نہ ہی محال شرعی بلکہ صرف محال عادی ہے۔ اور پھر دیوبندیوں کا یہ اقرار کہ خدا کا جھوٹ نہ ہونا تو گونگے کے نہ ہونے سے بھی کم درجہ ہے۔ کہ جھوٹ نہ ہونے پر خدا کی توجہ کرتے ہیں اور گونگے کی کوئی مدد نہیں کرتا، اس سے اور بھی واضح ہو گیا۔ لہٰذا ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کا جھوٹ ہونا محال عادی بھی نہیں ہے (استغفر اللہ)

جھوٹ ہونے پر خدا کا اور ہے  
 (رشد امیر تھوڑی)

امکان کذب (جھوٹ) یا ہر قسم کی کجی حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اس کے خلاف پروردگار ہے۔ مگر خود اس کو نہ مکر سے گارہیت نہ بندہ کا ہے۔  
 (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۸۱) (مطلوبہ دریم و دل ص ۱۰۸) (اسطر)

نوٹ :- انوس صدائیس آج تقریباً چودہ سو سال کا گزر چکا ہے ایک کسی بھی مسلمان نے یہ کہا تھا کہ خدا جھوٹ ہوتا تو نہیں، مگر بول سکتا ہے اور پھر گونگی صاحب کا یہ قول کہ باغیا خود اس کو نہ مکر سے گارہیت نہ بندہ کا ہے۔ اس سے تو صاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ خود باللہ بھی ہے اختیار ہی میں خدا جھوٹ بھی بول بھی سکتا ہے۔ اور پھر قدرت الہیہ کو کذب اور جھوٹ کے پناہک الفاظ سے تعبیر کرنا دیوبندیوں کی ہی طبیعت کا کرشمہ ہے۔

کلام عقلی افعال میں سے ہے اور صدق مرتبہ فعل میں مقدور ہے اور قدرت خدا میں سے  
 جھوٹ مرتد و الہی

تسلط ہوتی ہے تو یہ مرتد و ریت صدق اس کی ضد کذب بھی مقدور ہوگا۔ ۶۱

(خلاصہ کلام فتاویٰ ہواد الزادہ ص ۱۱۰ ص ۲۱۰)

نوٹ :- امکان کذب باری ثابت کرنے کے لیے دیوبندیوں نے کئی پیکر بنائے ہیں کبھی جاذب غفلت و غیہ کا ہرما دنیایا جب اس میں مارکائی قدرت انسانی قدرت اللہ سے زائد ہو جانے کا خطرہ دکھایا۔ جب یہاں بھی پیشہ نواب فتاویٰ کا یہ تیسرا فریب سے مگر اہل علم پر روشن ہے کہ یہ بھی فتاویٰ کا جھگڑا ہے۔ کیونکہ صدق کی نفی میں ہے عدم الصدق اور یہ مطلقاً کذب کو تسلیم نہیں کیونکہ عدم الصدق دفع مطلقاً نیست واقعہ کلام اللہ انکلا و انکلا اسے بھی ہو سکتا ہے اور عدم انکلام سے بھی ہو سکتا ہے۔ عدم انکلام نیست عدم الصدق ہے۔ مگر کذب نہیں کیونکہ صدق و کذب تو بالاسطہ کلام ہی متعلق ہوتے ہیں جب کلام ہی معدوم کر دی گئی تو کذب کس میں آئے گا تو مقدوریت صدق در مرتبہ فعل کا مطلب یہ ہے کہ ان فتادہ عقلی ایجاد انکلا و الصادق و اعلیٰ اعلیٰ تو حدیث کذب صرف شق اول میں ہی نہ کرنا ہی میں لہذا فتاویٰ کا تمام کلام باطل ہوا۔ اور یہی علی سبیل التزلزل درہ غلیت

کلامِ نفعی عند المتقدمین محدود و ضعیف کذب برقع انصافیت من البعاد الکلام بھی عند البیاض محدود و شش و منقطع  
بشعر عند رایت حال سہولت بارائیت۔

## تھانوی کی جمالت یا دروغ گوئی

اشرف علی تھانوی ضایت بر شیہ ارادہ کا مولوی ہے۔ علی رنگ کے جھوٹ اور فریب کاری میں بہت کڑ  
ہمارا درخبرہ کا ہے۔ دیکھو اس نے مسکد امکان کذب کی زمین پر تہ نہ کرنے کے لیے چند غلط تصدیقات کو کس طرح  
مسکد تصدیقات کا برکت دیکھ کر دینے کی کوشش کی ہے۔ تھانوی صاحب جیسے ہیں کہ  
اولیٰ چند امور مقدمہ کے سمجھ لیے جاویں۔ اول صفات باری تعالیٰ فی مقدمہ ہیں اور افعال مقدمہ۔ دوم کلامِ نفسی  
صفت ہے اور کلامِ لفظی فعل۔ سوم قدرت دونوں ضدوں سے متعلق ہوتی ہے مثلاً عدم البقاء پر اسی کو قادر کہیں  
گئے جو ابعاد پر بھی قادر ہو۔ چارم صدق و کذب میں تعادل تضاد ہے۔ پنجم دیوار انوار ص ۳۹

تیسرے میں غور فرمائیں کہ افعال مقدمہ کا لفظ کہ کلامِ نفعی کو فعل اور مقدمہ قرار دے کر اس میں امکان کذب  
ثابت کرنا کس قدر جمالت ہے کیونکہ کذب جیسے ہے تو کلامِ لفظی کا کذب قبیح تو فعل خدا پر ہی نہیں ملتی۔ تو محققان  
افعال مقدمہ پر کذب کو تحت فعل متصور کر لینا ہی کیا کہ حقائق ہے۔ نیز یہ کہ صدق و کذب میں تعادل تضاد ہے کہ  
جلد سے کلامِ الہی میں صدق و کذب کی تسادی بتایا جمالت نہیں تواور کیا ہے کیونکہ کلامِ الہی صورت وجود میں یقیناً  
صادق ہوگا اور صورت عدم میں دھاق پہلاستے گانہ کا کذب جیسے انشائیت اور الفاظ مفرد تو کلامِ لفظی میں عدم  
محدودیت کذب سے ارتجاع تفسیق قطعاً لازم نہیں آتا کیونکہ صدق کی نقیض عدم الصدق ہے اور کذب صدق سے  
افضل ہونکہ سادی تو تھانوی کا مقدمہ اولیٰ اوّل الشکس قدر وہی اور جوہر مذکور فریب ہوا۔ اسی طرح مقدمہ دوم میں یہ غلط  
کہ کلامِ لفظی فعل ہے کہ کہ اپنا مدعی ثابت کرنا بھی عجیب مکاری ہے کیونکہ کلامِ لفظی کا کذب خدا تعالیٰ کا فعل ہے  
ہی نہیں تو عام سے خاص پر حکم کس طرح لگایا جاسکتا ہے۔ فعل الہی کلامِ لفظی صادق ہے جو یقیناً مقدمہ سے ملے  
کلامِ لفظی کا کذب تو فعل الہی ہے ہی نہیں۔ اس سے قدرت کا کیا علاج حالانت محنت قدر بخت داخل نہیں ہیں فعل  
کلامِ لفظی کا کذب خدا تعالیٰ سے محال ہے و الحالِ لایہ فعلی تحت القدرۃ (مسامرہ ص ۱۰)

جھوٹ قدرت الہی میں داخل ہے  
الاحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ  
ہے۔ (مناویٰ رشیدیہ، معاول، ص ۱۹، مسطر ۱)

کذب متنازعہ فیہ صفات ذاتیہ میں داخل نہیں بلکہ صفات خلیہ  
میں داخل ہے۔ (الجمہل للعلیٰ مصنفہ مجدد اسلم دیوبندی ص ۱۲، ص ۳۰)

جھوٹ خدا کی صفات میں داخل ہے  
(رشید احمد گھڑی)

جھوٹ خدا کی صفات میں داخل ہے  
(محمد الحسن دیوبندی)

واقف غیر واقعی (جھوٹ) کا عقد و اصدار۔۔۔ قدرت باری جل جلالہ میں داخل ہے۔

جھوٹی بات کہہ دینا کیلئے ممکن ہے (محمد الحسن دیوبندی)

(المجدد المقل حصہ اول، ص ۱۰۱)

اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیم حق تعالیٰ شانہ سے کیونکر خارج کر سکتے ہیں۔

بد فعلی کرنا بھی خدا کیلئے ممکن ہے (محمد الحسن دیوبندی)

افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔

(المجدد المقل حصہ اول، ص ۸۳)

خدا تعالیٰ چوری و شراب خوری کو کتب ہے

افعال قبیحہ کو کمال دیگر کمالات ذاتیہ مقدور باری جل جلالہ میں حق دیوبندی تسلیم کرتے ہیں۔

تمام بدکاریاں خدا کی ذات میں ممکن ہیں (محمد الحسن دیوبندی)

(المجدد المقل حصہ اول، سطر)

چوری، شراب خوری، اجل فطریہ سے معارضہ کم فہمی ہے معلوم ہوتا ہے کہ غلام دشمنی کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زیادہ (تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الہی میر تقی میر شیخو عشق پر لیا میر تقی میر، ۱۸۷۱ء) و مضمون محمد الحسن دیوبندی مندرجہ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۹۸۹ء

خلیفے چوری و شراب خوری بھی ہو سکتی ہیں (محمد الحسن دیوبندی)

(وہابی متناہی نامہ)

خوف :- مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی کچھ دزدی پر عارضہ فرمایا تھا کہ اس کا یہ کیلئے غلط ہے کہ جو مقدور و العبد ہے وہ مقدور الہی بھی ہو۔ درد لازم آئے گا کہ چوری، شراب خوری، اجل فطریہ وغیرہ بھی مقدور الہی بھی ہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں بقایا مقدور و عباد میں تو مولوی محمد الحسن صاحب نے صاف انکار کر لیا کہ معاذ اللہ چوری، شراب خوری، اجل وغیرہ سب کچھ خدا تعالیٰ سے مندرجہ ممکن ہے۔

تو معلوم ہو گیا کہ جو چیزیں مقدور عباد میں مثلاً بیوی کرنا، بچے جنم دینا وغیرہ چیزوں کے نزدیک یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے لیے ممکن ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ ان نام نہادوں کا یہ کیلئے ہی سراسر غلط ہے۔ کیونکہ الہی ناپاک چیزوں اور عباد الہی کے غیر خدا سب امور سے قدرت الہی کو کوئی تعلق نہیں اور ان چیزوں سے قدرت کے تعلق نہ کہنے سے قدرت الہی قدرت عباد سے ہرگز کم نہ ہوگی۔ اور نہ ہی قدرت الہی میں کوئی نقص لازم آئے گا کیونکہ قدرت الہی بے شک کامل ہے مگر ان چیزوں میں یہ ایسا قیامت ہی نہیں ہے کہ قدرت الہیہ سے متعلق ہو سکیں۔

خدا کے جھوٹ کا مسئلہ کوئی نیا نہیں (فصل ہدایتی)

یا منہبیس۔ (دراہین قاطبہ صفت خلیل احمد سہارنوی مطبوعہ دیوبند، ص ۲، سطر ۱۵)

خوف۔ رسولی خلیل احمد صاحب نے خدا تعالیٰ کے لیے جھوٹ ثابت کرنے کے لیے ایک اور رنگ بدلا ہے کہ خلعت و عید بھی خود باوجود جھوٹ ہی ہے حالانکہ جو لوگ بھی خلعت و عید کے قائل ہیں وہ خلعت و عید کو کبر جھوٹ نہیں کہتے بلکہ خلعت انبیاء و رسول و کرم بتاتے ہیں چنانچہ ان کی تصریح موجود ہے لایسہ لا یفتد ففصلاً بل جوداً کزما لینی خلعت و عید نفس نہیں بلکہ جو و کرم الہی ہے تو یہ تبدیوں کو یہ خیال نہ آیا کہ کیا کوئی خلعت و عید کا بھی قائل ہو جائے مگر انہیں تو پھر یہ قول خلعت و عید بھی اس کی خلعت پر مبنی ہے اس کو جھوٹ بتانا تو تمام کافروں کے گھر سے بھی گندہ کھڑ ہے کہ خدا تعالیٰ کے جو و کرم کو جھوٹ کہنے کی جرأت کی جاوے حالانکہ فرقہ دیوبند کے علاوہ تمام اہل اسلام علامہ سلف و خلعت امکان کذب باری کی تردید فرماتے ہیں۔

## تصریحات علمائے متقدمین اسلام بابت عقیدہ امکان کذب

امام راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان المؤمن لا یجوز ان یظن بالکذب یخبر بہ الذ

عن الحیاتی (تفسیر کبیر ج ۵، ص ۷۵۶ سطر)

ترجمہ۔ کسی مومن کو جائز نہیں کہ خدا تعالیٰ کے لیے کذب کا گمان کرے کیوں کہ اس سے وہ قائل ہے ایمان ہو جائے گا

لا یوصفہ ائمة الناس بالقدرة على الظلم والسفہ والکذب لان المحال لا

یدخل تحت المقدمة الخ (مسارح ص ۱۸۰، سطر ۳)

ترجمہ۔ ظلم، سفہ، کذب قدرت الہیہ کے تحت داخل نہیں ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے لیے ہرگز امکان کذب نہیں ہے۔

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ وعند المعتزلة یقدره تعالیٰ ولا یقبل

(صارح ص ۱۴، سطر ۳)

ترجمہ۔ معتزلہ کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو کذب وغیرہ پر قدرت ہے مگر کرتا نہیں۔ مسلم ہرگز دیوبندی مذہب فرقہ مسترد کی شاخ ہے۔

کتاب فتاویٰ مشرورانہ بوقت عہد میں ہے الکذب نقص والنقص علیہ محال

فلا یکون من الممکنات ولا تستعمله القدیمة

(مقامہ فیصدیر ۲ ص ۲۲ نوٹ کشوری)

تو جیسے کہ کذب نفی ہے اور نقص خدا تعالیٰ کے لیے محال ہے پس خدا کے لیے امکان کذب نہیں ہو سکتا اور نہ کذب پر خدا کی قدرت کو دخل ہے۔

تو دوبندیوں کے امام مولوی اسماعیل صاحب کی یہ کس قدر نفاذی ہے اور علوم اسلامیہ سے سراسر مخالفت ہے کہ اس نے محض انبیائے کریم علیہم السلام کی عداوت کا بالی ٹھکانے کے لیے ہندوں کی ضعف کو خدا پر چیاں کر کے اپنا اور اپنی امت کا ایمان برباد کر دیا۔ یہ تو ابلیس جیسا کہ کوئی ہے دین کہ دے کہ زندہ رہنا خدا کے اختیار میں ہے۔ جب چاہے زندہ یا فیتا کرے۔ نو ذی اللہ من لہم الخرافات۔

الحلیفہ :- جب دوبندی خدا کے ہی علم عیب کے منکر ہیں پھر وہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا انکار کریں تو کیا تعجب :- ان السذین یفزون علی اللہ الذکب لا یفلحون۔

خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں؟  
اور انسان خود مختار ہے اسے کچھ کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی کچھ علم نہیں کر لیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا۔

(تغییر فیضان الحیوان مصنف حسین علی دوبندی امام شہر دوبندی مذہب، ضمیمہ حجاز شہزادہ گنگوہی ص ۱۵۶ سطر ۲۵)

نوٹ :- جناب مولوی حسین علی صاحب نے معتزلہ کے اس قول کی تائید کر کے اس کو اپنا مذہب بتایا ہے تو معلوم ہوا کہ دوبندی معتزلہ کی شاخ ہیں اور اہل سنت و جماعت کے دشمن ہیں کیونکہ اہل سنت و جماعت کا تفسیر مسلک یہ ہے کہ خدا کا علم قدیم ہے اور ازلی ابدی ہے اور دوبندیوں معتزلہوں نے یہ عقیدہ رد افطر شیعہ کے عقیدہ پر اسے حاصل کیا ہے کیونکہ شیعہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ بعض علوم خدا پر بعد میں ظاہر ہوتے ہیں، جن کا خدا کو پہلے کوئی علم نہیں تھا۔ چنانچہ شیعہ کی کتاب اصول کافی میں باب کا ایک مستقل باب باندھ کر اس کی بڑی تفصیلی بیان کی گئی ہے۔  
(دیکھو اصول کافی شرح صفائی مطبوعہ نوٹ کشوری ص ۲۲۹)

خدا بھی بندوں کی طرح نمان و مکان کا محتاج ہے

حقیقتہً است راہی۔ (ایضاح الحق مصنف اسماعیل امام دوبندی ص ۵۳ وغیرہ سطر ۱۲ وغیرہ)

نوٹ :- خدا تعالیٰ کو زمان و مکان وغیرہ سے پاک ماننا حقیقی بدعت ہے۔

نوٹ :- معلوم ہوا کہ دوبندی مذہب میں خدا کو زمان و مکان و جہت سے انسا سمجھ کر ہی ہے۔ تو دوبندیوں

کے فتویٰ سے تمام ائمہ کرام و شیوخ اہل اسلام مذاہب اللہ بدعتی و گمراہ ہوئے شہادۃ الخیر صاحب مہرم فرماتے ہیں:  
 عقیدہ یسوعیہم نہ کہ حق تعالیٰ انسان نیست و اورا جتنے از حق و تحت تصور نیست و ہمیں است یہ  
 اہل سنت و جماعت و محدثین مشرے فارسی مطبوعہ کلکٹہ ص ۲۵۵، ۱۵۷  
 اور کتب فقہ اسلام میں صاف فرمایا کہ کثرت جہاں شہادت الیہا کہ تعالیٰ یعنی جو خدا کے لیے مکان ثابت کرے  
 وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹)

اب دیوبندی خود اپنے امام اور اپنے متعلق فیصلہ فرمائیں کہ وہ کون ہوئے؟

خدا ان کا مرنے وہ مرنے سے خلافت کے

(مرثیہ مصنفہ محمد نور دیوبندی ص ۱۲، ۱۳)

دیوبندیوں کا رب شید احمد گنگوہی

خدا تعالیٰ کا جھوٹ واقع ہو گیا انگلی کا کھڑے  
 سوال :- دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے۔ تمہارے  
 نے کہا کہ میں وقوع کذب باری کا قائل ہوں یا یہ قائل مسلمان ہے

یا کافر جتنے سے یا اہل سنت یا جو قبل کرے کذب باری کو۔

الجواب :- اس کو کاذب کہنا بدعتی قائل کرنا ہے۔ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے اس ثالث کو  
 کوئی سخت گمراہ کہنا چاہیے۔ دیکھو جتنی فتنی پھیل رہی ہے۔ لہذا ایسے ثالث کو تفصیل و تفسیر سے ساموں کرنا چاہیے۔  
 فتاویٰ دارالعلوم لاہور شید احمد گنگوہی ج ۱ ص ۱۰۰

(خلاصہ فتویٰ گنگوہی جس کا فتوہ دارالعلوم تہذیب الاخلاق لاہور میں موجود ہے۔ اور اس کا مکس اس کتاب میں بھی  
 پیش کیا جا رہا ہے)

نوٹ :- اس فتویٰ سے توصیف ظاہر ہو گیا کہ دیوبندی کے نزدیک معاذ اللہ خدا تعالیٰ واقع ہو چکا۔ ان الذین  
 یغترون علی اللہ الکذب لایخلحون جو لوگ خدا پر جھوٹ کا بہتان باندھتے ہیں۔ وہ کبھی جہنم سے چھٹکارا  
 نہ پائیں گے۔

خدا تعالیٰ کو ہمیشہ علم غیب نہیں  
 اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کہ سمجھے کہ  
 اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔

(فتاویٰ الایمان مصنفہ اسماعیل امام دیوبند ریطبہ عادل حدیثہ کانفی دہلی ص ۱۲، ۱۳)

نوٹ :- دیوبندیوں کا یہ عقیدہ الایمانی نظریہ واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں کے عقیدہ میں خدا تعالیٰ کا علم لازم و  
 ضروری نہیں اور معاذ اللہ اس کا جمل ممکن ہے۔ کہ جب چاہے علم غیب دریافت کر سکتا ہے۔ اور اس کو غیب دریافت  
 کرنے کا اختیار ہے۔ مگر بالفعل خدا سے علم ہے۔ اور نہ کچھ جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ دیوبندی ارشاد الہی لایعذب عنہ

مستقل ذمہ کے منکر ہیں اور غلطی اختیار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا کی عظمت اختیار ہے  
 واپس نہیں۔ اور اختیار مستلزم حدوث کو ہے۔ تو ان کے نزدیک علم الہی قدیم نہ ہوا۔ اور کتب فقہ اسلام میں صاف موجود  
 ہے کہ لو حال خدا سے قدیم نیست یکصد کہ افی التا نامنا شہ۔

(فتاویٰ عالمگیری ۲۵۲ ص ۲۶۲)

اور اسی طرح دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ عین کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ صاف بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک  
 خدا تعالیٰ کچھ تک تو حاصل ہے۔ ہاں اسے علم غیب حاصل کرنے کا اختیار ہے۔ یکنا بھی صریح فرمے کہ کتب فقہ  
 میں تصریح ہے کہ یکتا خدا وصفت اللہ تعالیٰ جمالا یلیق بہ او انصب الی الجہل واللعینا والنقص  
 (فتاویٰ عالمگیری ۲۵۸ ص ۲۵۸) حالانکہ غیب کے دریافت کرنے کا اختیار تو خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں ہی کو عطا فرمایا  
 ہے۔ حاجی انداد شہ صاحب صاحب ساجد کی فرماتے ہیں۔۔۔

میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔

(شائع امدادی ص ۱۱۵ سطر ۵)

نوٹ :- معلوم ہو کہ دیوبندی بھی عیسائیوں کی طرح تثلیث کے قائل ہیں کہ خدا تعالیٰ تو صرف رشید احمد  
 کا رب ہے۔ اور باقی سب دیوبندیوں کا رب رشید احمد ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الحمد للہ سیّد العالمین  
 یعنی عالمین کا رب خدا تعالیٰ ہے اور دیوبندی کہیں کہ رب العالمین تو رشید احمد رکھتے ہیں۔ یہ کیونکر ہو کہ رب العالمین کا  
 ایک ہی مفہوم ہے۔

خدا کی قبر قبر بوسہ دوسے، موزچیل جیلے اس پر شامیاد کھڑا کر کے چاکھٹ کو بوسہ دوسے، پانچ  
 یا نہدھ کر انجا کرے امداد لگے اچا ورین کر تیتھے۔ ہاں کے گرد پیش کے جیل کا ادب کر  
 اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقریر ایمان محسنہ اسماعیل امام اول دیوبندی مذہب مطبوعہ دلی ص ۱۱ سطر ۵)

نوٹ :- شرک اس فعل کو کہتے ہیں جو خدا کے لیے خاص ہو پھر دوسرے کے لیے کیا یا ہو۔ قبر  
 کو موزچیل جیلنا شب شرک ہو سکتا ہے۔ جبکہ خدا کی قبر کے لیے موزچیل جیلنا جاتا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو جس طرح  
 مرزاؤں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا تعمیر میں جھوٹا قصہ رasm کرنا یا تو یہ حالیکہ سب اسی طرح دیوبندیوں  
 نے بھی خدا کو مرزا جو ان کا کہیں اس کی قبر کو توڑ کی پٹی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ دیوبندی (رشید احمد) کو بھی گواہ  
 رب جانتے ہیں شاید سب اس کی قبر کے لیے کیا جاتا ہو گا۔



گنگوہی کی قبر کو وہ طور سے اور گنگوہی خدا ہے

قہاری توبہ انور کو دے کر طور سے تشبیہ  
کوں ہوں باری باری مری دیکھی میں نادانی

(مرثیہ محمود حسن، سند دیوبند، ص ۱۱، سطر ۱۱)

نوٹ :- مولوی محمود حسن دیوبندی کی کتاب ہے کہ اسے میر سے پیارے گنگوہی قہاری قبر میر سے لیے طور  
ہے اور تم خدا ہوا اور جس طرح کلیم اللہ طور پر خدا کو اپنی اُورنی عرض کرتے تھے میں بھی تمہیں خدا سمجھ کر قہاری قبر پر  
ارنی ارنی بیکار رہا ہوں۔

خدا کو لوگوں سے خطرہ | یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال  
اگر کے سے سبب درگزر نہیں کرتا، مگر کہیں لوگوں کے دلوں میں اس کے آئین کی قدر  
گشت درجائے۔ سو کوئی میر و فرید اس کی مرضی پا کر اس تقدیر وادار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بڑھانے  
کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کر کے اس چوکی تقدیر وادار کو دیتا ہے۔ (دلی تہذیب سوانح کی جناب میں ایسی قسم  
شفاعت ہو سکتی ہے۔) (تقریب الامان ص ۳۴، سطر اوپر)

نوٹ :- معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ خدا تعالیٰ بھی ہمیشہ جیل سازی رکھائی ہے ہی کام لیتا  
ہے۔ کہ قیامت میں وہ کچھ لوگوں کو بچتا چاہے گا مگر اپنے آئین کی قدر کے گشت جاسنے کے لیے لوگوں سے ڈر جائے  
گا۔ اور انہی اس کی مرضی پا کر خدا تعالیٰ کو اس خطرہ سے نکالنے کے لیے محض برائے نام سفارش کر دیں گے اور پھر خدا  
بھی خود باللہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے ان نبیوں کی سفارش کا ہمارا بنا کر اس کو بٹھائے گا۔

خدا تعالیٰ کی خطرناک بے ادبی | ایک بار حضرت مولانا یعقوب صاحب نے ناز میں، مگر اللہ تعالیٰ کی شان میں  
ایک خاص کلمہ فرمادیا۔ اور وہ مجھے معلوم ہے گھر میری زبان سے نہیں نکل  
سکتا کسی نے وہ کلمہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے سامنے نقل کر دیا میں اس کی عزت پر چڑھا کر فرمایا کہ باجی ہاں۔  
فرمایا یہ انہیں کا وجہ ہے، جو سن لیا گیا۔ ہم جوتے تو کان سے پڑ کر باہر مکان دیکھ جاتے۔

(ان فہامات الہدیہ ص ۱۵۵، سطر ۱۶)

نوٹ :- اس کفریہ فکر کو خفا نوی صاحب نے اپنے استاد کا نذر فرمایا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔ بات یہ ہے  
کہ بعضوں کا درجہ اولاد اور ناز کا ہونا ہے۔ (رحمۃ اللہ علیہ) یعنی خدا تعالیٰ کی توبہ دیوبندیوں کو ناز ہے۔ اور اس کا ناز  
تے دیوبندی توجہ پرستی۔

خدا کو شہید احمد گنگوہی کے تابع رہنا پڑتا ہے | جدھر کو آپ اُبلتے تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا  
میر سے تلبہ میر سے کبہ تھے خدائی سے خدائی

سراسر حق ہے لائق تعجب و تعجب پر کیا کیسے  
گیا نہ پیر زمین وہ محرم اسرار ہستہ آتی

درمختصر محمد رفیع دیوبندی ص ۱۳۴، سطر ۱۱

نوٹ :- یہاں دیوبندیوں نے اپنے رب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے متعلق اپنا عقیدہ صاف بیان کر دیا کہ جس طرح گنگوہی صاحب مائل ہو جاتے ہیں حق کو ادھر ہی دھارے ہو ناظر تھے۔ خود باللہ حق تو نہ ہوا۔ گنگوہی صاحب کا کہنا ہوا اور پھر یہ معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی صاحب برحق تعالیٰ سے بڑھ کر حق تعالیٰ تو خود باللہ ان کے نزدیک مولوی گنگوہی صاحب تمام صحابہ کرام بلکہ تمام انبیائے کرام سے بھی بڑھ کر حق تعالیٰ خدا تعالیٰ سے قولہ الحق یعنی خدا تعالیٰ کا قول حق ہے اور محمد حسن کہتے ہیں کہ گنگوہی صاحب ہی حق تعالیٰ تو دیوبندیوں کے نزدیک گنگوہی صاحب ہی قول خدا ہوتے اور لائق تعجب و تعجب ہیں صاف اقرار کیا کہ ساری دنیا بلکہ کبھی گنگوہی صاحب کا نشان بیان کرنے لگے تو دنیا ختم ہو جائے مگر رشید احمد صاحب کا نشان ختم نہ ہو گا (آخر ان کا لب جو مختصر)

میں اللہ ہوں اور اللہ میں نہیں مجھ میں منصور ہے اور میں منصور میں۔

مولوی احمد علی لاہوری کا دعویٰ کہ میں خدا ہوں

روایت مرقی دیوبند جنوری ۱۹۵۶ء ص ۲۱

نعم لا ینام علیہ بعد لعدم اشتغالہ بدعوتہ  
العلیہ (سجدہ کرنے والے پر بھی بوجہ غرض کے  
ملاحظہ فرمائیے کہ اسے اور عقیدہ سمجھیں گے۔)

غیر اللہ کو سجدہ کرنا کوئی قابلِ طعن بات نہیں ہے  
(خدا تعالیٰ کا فیصلہ)

(ابو داؤد الزہری و ترمذی ص ۱۳۶، سطر ۱۲، ص ۱۳۷، سطر ۱۲)

نوٹ :- یہ ہے دیوبندیوں کی توحید پرستی کا نوز کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنے والے پر تو طعن ہی نہ کرو۔ مگر جو لاو شریعت کرنے والے لوگوں سے مقابلہ کرنا بجا و اگر ہے۔  
حوالہ: مختصر میلاد ج ۱ ص ۱۰۱ (مختصر)

(الجواب ۱۱)۔۔۔ یہ مجلس بدعت ہے ضلالت ہے (۱) مختصر لمفطہ فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۴۵، سطر ۱۱

(۲) بدعات میں یہ اثر ہے کہ اس سے عظمت پیدا ہوتی ہے (افاننا ابیہ ص ۶ ص ۸۲، سطر ۱۲)

(۱۳) اب امتاعت ہے اپنی قوت اور وسعت کے موافق مقابلہ کیجئے بلکہ اب تو اس کو بجا دیجیے۔۔۔ نشاء اللہ تعالیٰ  
ہوئے برکت ہوگی (افاننا ابیہ ص ۶ ص ۱۰۱، سطر ۱۳)

**نوٹ :-** دیکھیے جناب! غیر اللہ کو سجدہ کرنے والے پر تو بلا مسرت تک نہیں ملے گی بلکہ وہ منہ لوٹوں، گیارہویں دینے والوں سے مقابلہ جادو سے اور تھانویٰ کی دعا کے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ میرے خیال میں تو یہ الٹی ہی ہوگئی ہوگی۔ کیونکہ جب سے دیوبندی نے جہنم لیا ہے علمائے حق کے مضافات میں دیوبندی ہر جگہ رسوائیاں برداشت کرتے پھرتے ہیں۔

## مسئلہ تقدیر سے مکمل انکار

**ہر چیز پر جو محفوظ ہیں لکھی ہوئی نہیں** | مکتبہ فی کتاب عیدین - یہ عیدہ جملہ ہے۔ تاہم کے ساتھ متعلق نہیں تاکہ یہ لازم نہ آئے کہ تمام باتیں اول کتاب میں لکھی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ اصل سنت و جماعت کا مذہب ہے، بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام اعمال کلمہ ہے ہیں فرشتے، حاصل مقام ہے کہ اصل سنت و جماعت قائل ہیں کہ سب کچھ پہلے لکھا ہوا ہے اور اسی کے مطابق دنیا میں امور ہو رہے ہیں لہذا اس مذہب پر اعتراضات قویہ معتزلہ کے استہزیائیں۔۔۔۔۔ اس کے واسطے بہت جیلے گئے ہیں لیکن کوئی معتزلہ جو اب مذہب میں سے تسلی اور یقین آجائے۔ دوسرا یہ ہے کہ اس تقدیر پر خدا کا ارادہ الہی قویہ اور معتزلہ کہتے ہیں کہ پہلے ذرہ بندہ لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ جو بجا بٹھا لکھا تھا، سب چیز موجود کا عالم ہے اور جس پر بجا ارادہ رکھتا ہے اس کا بھی عالم ہے اور جس چیز کا بھی ارادہ بھی نہیں کیا اس کا عالم نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولعلہ الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (المنہاج ص ۵۸، سطر ۲ تا ۴)

**نوٹ :-** یہ ہے دیوبندی علمیت کا کرشمہ کہ اصل سنت و جماعت کے مذہب کو یہ تسلی بخش اور قابل اعتراض قرار دے کر اس سے دیوبندیوں کا امام صاحب اقتدار کر کے اور اس مسئلہ تقدیر کا مکمل منکر ہو کر معتزلہ کا مذہب اختیار کر چکا ہے۔ کیا دیوبندیوں اور معتزلیوں میں کوئی فرق ہے؟ امکان کذب کے مسئلے میں بھی دیوبندیوں کا مذہب معتزلہ ہے اور تقدیر کے مسئلے میں بھی یہ لوگ پہلے معتزلی ہیں۔

**خدا تعالیٰ کی شکل** | (۱) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو خاص شکل میں دیکھا ہے (القضاۃ صفحہ ۱۸۷) (۲) اللہ تعالیٰ کی رؤیت جس کو ہوئی انسان کی صورت میں ہوئی۔ (ردود ص ۹۳) یوں تو کہیں گے کہ خلق عین حق ہے۔ یوں نہ کہیں گے کہ حق عین خلق ہے۔ (الاجتہاد ص ۱۲۷) (القضاۃ ص ۱۸۷)

**نوٹ :-** دیوبندی صاحبان فرادوں کی بڑی محمدیہ صاحب مرحوم کا شعر بھی کیا آپ کے تھانوی صاحب کے زیادہ خطرناک ہے؟ اب اس راسخ کے متعلق بھی ان دشمنانِ توحید کے چند عقاید ملاحظہ ہوں۔

## توہین رسالت بارگاہِ نبوت سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

دیوبندی اپنے آپ کو اتباعِ شریعت کا ٹھیکیدار اور ہرگز کے راہبانہ شکیں بنا کر صوفی فاضل کی طرح دنیا کو تھکتے پھرتے ہیں اور تہذیبِ مکر کے ہمارے بچھڑے بیٹے سب سے سادھے اہل سنت و جماعت مسلمانوں کو اپنے مذہب کا شکار کرنے کے لیے دیوبندی مذہب کی کتابوں سے ناواقف عوام و خواص کے سامنے دیوبندی مولویوں کو عاشقِ رسولی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی کتابیں دیکھ کر آپ کو ان کی اس دغا بازی پر اذہت عجیب ہو گا کہ یہ کہتے ہیں کہ میں اور کتابوں میں لکھتے ہیں اور اگر آپ بخود اسامی ان کی کتابوں کے قریب ہو جائیں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ تمام دنیا سے دیوبندیوں سے بڑھ کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی دشمن و گناہ نہیں ہے چند غوسے ملاحظہ فرمائیں۔

الحاصل بخود کرنا چاہیے کہ شیطان، ملک الموت کا حال و بچہ کر علم مجیظ زمین کا خضر عالم کے خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض تیس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کوئی سائبان کا حصہ ہے شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعتِ نفس سے ثابت ہوئی۔

خضر عالم کی وسعتِ علم کی کوئی نفسِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔

(۱) ایمانِ قاطعہ مستند ضلیل احمد صد در سہ دیوبندی مبارچہ امام چہارم دیوبندی مذہب

و مصدقہ شہادۃ شریعت امام سوم دیوبندی مذہب مطبوعہ دیوبند ص ۵۱، مسطر ۱۱

نوٹ :- (۱) یہ دیوبندی صاحبان شیطان کی وسعتِ علمی پر ایمان لائے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعتِ علمی سے قطعاً منکر ہو گئے۔

(۲) دیوبندی شیطان کا علم حیطۃ قرآن سے ثابت مانتے ہیں مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعتِ علم کے لیے کوئی دلیل بھی نہیں مانتے۔

(۳) دیوبندی شیطان کے لیے دنیا کے ہر ذرے کا علم ہوتا ہے مگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے آقا علی بھی شریک کہتے ہیں کیا شریک کے معنی ہیں کہ شیطان کے لیے ماننا تو شریک نہ چھوڑ حضور کے لیے ماننا جانتے تو شریک ہو جائے

کیا یہ دیوبندی اپنے "حضرت" کی سرسراہٹ نہیں کر رہے اور اسے کس پر دیوبندیوں کو اپنے شیطان کے علم کے لیے تو نفسِ طعنی اور حدیثِ مل جائے ادھر جس حدیث کی شان میں سارا قرآن نازل ہوا اس عجیب کے لیے ایک آیت بھی نظر نہ آئے۔

معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ملک الموت سے بھی کم ہے

ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہر زمانہ میں ہوتا کہ علی آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو جائے یا نہ ہو

(ریاض قاطعہ ۵۲ ص ۱۸۱)

خوف۔ مسلم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ ملک الموت کا علم بھی حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہے اور شیطان سے بھی اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کم ہے سب دیوبندیوں کے ان ناپاک نظریوں کے متعلق کتبِ متقدمین اسلام کا فیصلہ سن لیجئے۔

امام اہل سنت علامہ شہاب الدین غفاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فان من قال قلنا اعلم عنہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصنہ ؛ فی قولہ ؛ والعلم فیہ حکم الساب من غیر فرق بینہما (الخ)

(نہج الرایض شرف شفا قاضی بن مسعود امام شہاب الدین غفاری مطبعہ عمر ص ۳۵، ۳۶ سطر ۱۰)

(اباب الاول فی بیان ما ہو فی حقیقہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم حسب)

ترجمہ۔ جس شخص نے خدا کی کسی بھی مخلوق کا حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم مانا تو بیشک اس شخص نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگا دیا اور حضور کی تعظیم کی اور کسی بھی مخلوق سے آپ کا علم کم نہ مانے والے شخص اور آپ کو گالی دینے والے شخص میں کوئی فرق نہیں ہے۔ الخ۔

تو معلوم ہو کہ دیوبندیوں کے امام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ملک الموت وغیرہ سے کم بنا کر یقیناً حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور گالی دی ہے۔ ولا فرق بین المسلم والکافر فی وجوب قتله یا لا

(نہج الرایض ص ۳۴، ۳۵ سطر ۱۱)

رحمہ العلماء علی ان شاتمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتقص لہ کما ضررت ذائقہ

علیہ جائز بحذاب اللہ لہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی عذابہ واکفرہ فقد کفرت بالرضی بالکفر کفرت

(نہج الرایض ص ۳۸، ۳۹ سطر ۱۲، اباب المکرر)

تیسرے :- تمام اہمت محمدیہ کے علمائے داس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کی تعظیم کرے وہ بے شک کافر مرتد ہے۔ عذاب الہی کا مستحق ہے اور اس کا قتل واجب ہے اور جو شخص اس کو کافر کہے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کیوں کہ کفر سے واقعی ہونا بھی کفر ہے۔ اور خود دیوبندی بھی اہل ہندو ۲۵ برس امر کا آواز کر چکے ہیں کہ صاحب سلیم الایاض کا یہ حکم درست ہے۔

معلوم ہوا کہ جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت وغیرہ سے کم کیا اس نے اتفاقاً حق جہنم امت محمدیہ پر آپ کی تعیناً تعقیص کی ہے اور اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی ہے وہ بقتل ملایہ خفا جی و خضی عیاض یقیناً کافر ہے اور اس کے نتیجہ میں خود قبضہ فرما لیں کہ وہ کیا ہیں۔ وھذا کلمۃ اجماع من العلماء وائمة المحدثین من لدن الصحابة ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

(نیم الایاض ج ۳ ص ۳۳، ۳۴)

شیطان کو تو پاک چیزوں کا بھی علم ہے تو اس کا علم بھی ناپاک ہوگا۔ تو اگر وہ ناپاک علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کیا جاوے تو اس میں حضور کی توہین ہو جائے گی۔

### دیوبندی عذر

لہذا حضور کا علم شیطان کے علم سے کم ہی کہا جاوے گا۔

علم کسی چیز کا بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ علم ہر حال ایک پاک صفت ہے وہ کبھی بھی غلط نہیں ہو سکتا۔ دیکھو جادو و جسد، ریا حرام و شرک میں شرکان کا بھی علم پاک ہے بلکہ اس کا کھن

### اسلامی جواب

فرض بھی ہو جاتا ہے۔ روح القدس میں ہے۔ ہمارا اخلاص والعجب والحمد والوداد فخر من عین دینی ا ص ۳۴ مقدمہ اور درالمنار کے قول السحر کے انکشاف سے نقل ہے فخر من السد فم سحر اهل الحدیب (شامی ج ۱ ص ۳۴ مقدمہ نیز سرد حرام ہے مگر اس کی تعلیم کے متعلق آپ کے فتاویٰ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ لا کر یہ منہ و کمر دیا کیجئے کہ اس حساب سے سوزش کا نام لینا جائز نہیں، دیکھو۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۵۵۲) تو یہ تعلیم دینے والا ایسا ناپاک ہو گیا ہو حالانکہ حق تعالیٰ صاحب توسد کا علم پرستہ پڑھانے کو جائز سمجھتے ہیں۔ نیز دیکھو کتب فقہ میں حلال و حرام چیزوں کا بیان ہوتا ہے جسے مولوی صاحبان پرستہ ہیں اس کے فقہ میں کلمات کفر کا بیان بھی ہوتا ہے۔ مولوی صاحبان پرستہ توحید سے ان کا علم حاصل کرتے ہیں تو کیا یہ علم بھی رتبہ ہے؟ مگر نہیں۔ در مذہب دیوبندی مولوی بھی بکا ذات ہوتے ہیں۔ تو ثابت ہو گیا کہ علم کسی چیز کا بھی برا نہیں۔ پرستہ فعل کا گرا برا ہوتا ہے۔ در مذہب ان جن چیزوں کا علم شیطان کرے اور جس کو تمہید سمجھ رہے ہو کیا خدا تعالیٰ کو ان کا علم ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی بھی توہین ہو جائے گی۔ اے صاحب خدا

مولوی عبدالحمید صاحب لکھتے ہیں۔ فاضل التفات شہاب العینۃ لفتح البصیر الخشیعہ العلم والحق والشہو الخ الخ (مطبوعہ دار الفکر ص ۱۶۲-۱۶۳)

تعالیٰ کی اس علم سے تو میں نہیں ہوتا تو نہ اب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توحید نہیں ہوتی۔ یہ شخص دیوبندیوں کی مراد کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پاک روکنے کے لیے ایسے ہی اصل مہلتے بناتے ہیں اور دیوبندیوں نے شیطان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ عالم اس لیے مانا اور اس کی حمایت کی ہے کہ ان کے لیے شیطان بھی صاحب کبریت بزرگ ہے چنانچہ نقادوں کی صاحب کبریت ہے اگر تم شیطان ہو تو کیا ہوا فی حقیقت وہ بھی قطعاً نہیں ہوتی۔

(اخلافت الیوم برز مہم ۵۴۲)

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر قبول  
**معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم**  
**یا گلوں اور حیوانوں ایسا ہی ہے**  
 میں تو اس میں حضور کی ہی تکمیل ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو و بلکہ ہر کسی و جنوں و ملک و جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔  
 (حفظہ الامان مستند شریف علی نقادوں و ملحدوں دیوبند ص ۸۸ سطر ۱۵)

خوف :- (۱) مولوی اشرف علی صاحب نے اولاً یہ کہہ کر آپ کی ذات مقدسہ پر اہل تصوف کی کہے کہ نقادوں صاحب کے پیش نظر صرف علم غیب محمدی کی ہی بحث ہے مطلق علم غیب کا یہاں کوئی ذکر نہیں ہے۔ اور پھر نقادوں صاحب کا یہ کہنا کہ ایسا علم غیب تو ہر کسی و جنوں کو بھی حاصل ہے۔ اس سے اس نے حضور کے علم مبارک کو جانیں جنوں کے علم سے تشبیہ دی ہے اور مولوی حسین احمد صاحب صدر دیوبند نے الشباب اثنائے ص ۱۱۲ پر تسلیم کیا ہے کہ نقادوں کی عبارت میں لفظ ایسا تشبیہ کے لیے ہی ہے اور برہمنان جانتے ہیں کہ حضور کے علم کو مری چیزوں کے علم سے تشبیہ دینا صریح کفر ہے۔

(۲) دیوبندیوں کے امام اکابرین دہلوی نے تنویر الایمان میں فیصلہ کیا کہ جو شخص ایک ذرہ کا علم غیب ہی بخراں لے گا وہ مشرک ہے اور نقادوں صاحب یا گلوں کے لیے بھی علم غیب مانتے ہیں۔ تو پتہ ہی امام کے ختم سے مشرک ہوئے۔

ع۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چرائے سے

بعض علم غیب سے مطلق غیب مراد ہو سکتا ہے تو تاویل ہو سکتی ہے اس لیے یہ عبارت کفر نہیں۔  
 (فیحد کن مناظرہ مشکوٰۃ منہج ص ۱۴۵)

یہ دیوبندیوں کی محض فریب کاری ہے اس جہاد میں کسی جگہ بھی مطلق بعض علم غیب کا ذکر نہیں بلکہ یہ سب بحث علم غیب محمدی کے متعلق ہو رہی ہے اس لیے اس میں قطعاً کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ اور ایسی داریاست تاویلیں ہو سکیں تو مجھ پر ناظر کوئی کفر نہیں کفر نہ ہے گا اور نقادوں صاحب کے قول آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانے سے حضور کے علم کا ذکر ہے۔ اور پھر اس کا کہنا کہ اس غیب سے

مرا بعض غیب ہے۔ یہ (اس) کی غیر مجبی صریح حضور کے علم کی طرف مراجع سے اور پھر اس کا بیان اس میں حضور کی ایک تفسیر سے ہے۔ یہ (اس) ابھی پہلے اس کی طرح حضور کی طرف مراجع سے اور پھر عدم تفسیر کے واضح جملہ سے تو بالکل صاف ہے کہ تقاضا ہی صاحب حضور کا ہی بعض علم غیب یا کمال وغیرہ کے لیے ہوتا ہے۔ کیا نہیں خاصہ عدم خاصہ کا ہی پتہ نہیں۔ نیز اگر کوئی شخص کہے کہ ظلال دیوبندی مولوی صاحب کا منہ کیسا خوبصورت ہے، دوسرے کہ اس میں مولوی صاحب کی ایک تفسیر ہے۔ ایسا منہ تو سورا کا بھی ہے اور پھر تاویل کر کے کہ میری مراد تو یہ تھی کہ منہ پر بھی منہ سے کھانا ہے اور یہ دیوبندی مولوی بھی تو کیا تاویل آپ ان لیں گے؟ نیز اگر ایسی کفریہ عبارت کی تاویل پر بھی مکی، تو بھی تاویل سے کفریہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہی امام دیوبند بتا رہی تھی ہے۔

انہیں مذکورہ کے خلاف جواب دے جو اسی میں صحابہ رضوان اللہ عنہم کو کلام تھا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ قطعی راستے تھے کہ ان کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے۔ یہ یوں کہ تاویل کے ساتھ کہ اسلام کے منکر تھے۔ کیونکہ ضروریات دین میں تاویل واضح کفر نہیں۔

واقعات دیوبند تقاضی ج ۴ ص ۶۰ (مسطر ۲)

اب تو دیوبندیوں کا یہ تاویل مبالغہ بھی کام نہ کر سکا۔ کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے بڑھ کر اور کون کی چیز ضروریات دین سے ہو سکتی ہے۔ تو انہیں ہر ایک کی یہ عبارت یقیناً کفر ہے۔

لاحظہ۔ بندہ کا ایک دیوبندی سے مناظرہ ہو رہا تھا اور تقاضی صاحب کی اسی کفریہ عبارت پر بحث ہو رہی تھی وہ دیوبندی باریا رہنہ گرد باغیا کہ اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں رہنہ سے کہا۔ اگر اس عبارت میں حضور کی توہین نہیں تو میں آپ کے تقاضی صاحب کے متعلق کفر دیتا ہوں۔ مثلاً اگر کوئی بولے کہ۔

”مولوی اشرف علی صاحب کی ذات پر عالم ہونے کا حکم کیا جاتا اگر بتول دیوبند صبح ہو تو دریافت طلب اس پر ہے کہ اس علم سے مرا بعض علم ہے بالکل علم رکھی علم تو ہو نہیں سکتا اگر بعض علم تو اس میں مولوی اشرف علی صاحب کی ہی ایک تفسیر ہے۔ ایسا علم پاگلوں اور جن جو امانت کے نشہ و کریم حاصل ہے۔ تو پتہ چاہیے کہ کسے وغیرہ کو بھی حاصل کہو۔ البتہ تاویل کیا یہ عبارت نہیں قبول ہے۔ اگر مولوی اشرف علی صاحب کی اس میں کوئی توہین نہیں تو میں اس عبارت پر خط کر دوں گا کہ واقعی یہ عبارت تقاضی صاحب کی شان کے لائق ہے اور اگر اس عبارت میں قرآن ہے تقاضی صاحب کی سے ادنی سمجھتے ہو تو پتہ چاہئے کہ تار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی عبارت سے توہین کیسے ہوئی کہ ہمارے بارہا کتب پر بھی دیوبندی مناظرے اس عبارت پر نہ خط کیے۔ مگر افسوس کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزت تھا تو اس صاحب کے بار بھی نہ دی ای عبارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے توہین نہیں انداز میں عبارت کی مثل سے تقاضی صاحب کی توہین ہوتی ہے تو اس مناظرہ میں ہماری اس گرفت پر اس دیوبندی کو ایسی ذات ہوئی کہ



اس کے حواس اڑ گئے اور بچھ پروانچ ہو گیا کہ واقعی دیوبندیوں کا اپنے مولوی اشرف علی پر ایمان ہے مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا کچھ بھی ایمان نہیں۔ دیوبندی صاحبان بتائیں کہ حضور کے علم غیب کی نشان دہی میں تو خود قرآن شاہد ہے۔ اور آیات عالمہ العجب فلاد یظہروا الخائضہ وغیرہ حضور کے لیے علم غیب ثابت کر رہی ہے۔ مگر انگوٹھ کے علم غیب کا ثبوت قرآن یا کس حدیث ہے۔

بعض علم غیب کی حیثیت سے بھی (معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
اور دوسری مخلوق میں کوئی فرق نہیں

امام دیوبند اشرف علی ٹکھنہ ہے پھر علم غیب کو نجد کمالات نبویہ سے کیوں شاکر کیا جاتا ہے جس امر میں برسر  
بلکہ انسان کی کوئی خصوصیت نہ ہو، وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور التزام نہ کیا جادے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق  
بیان کرنا ضروری ہے (حفظہ ایمان مصنفہ نقوی ص ۱۸ سطر ۴)

خاتم النبیین کے معنی مخصوص ختم نبوت نہانی کے حصر کا انکار

۱۔ سو عام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا یا نہ ہونا معنی ہے کہ آپ کا زمانہ نبیائے  
سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ خفیت  
نہیں پھر مقام درجہ میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمان اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔

(تقدیر الناس مصنفہ محمد قاسم بانی دیوبند لام دوم دیوبندی مذہب مطبوعہ دیوبند ص ۲۲ سطر ۱۶)

(تازہ مطبوعہ دیوبند ص ۲۲ سطر ۱)

۲۔ اور یہ کوئی نئی خفیت نہیں کہ آپ کا زمانہ نبیائے سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ

(امامہ ص ۲۲) (میان بالذات کی بھی قید نہیں، مرتب)

حقیقت:۔ آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا معنی حضور کریم نے لاینبت بعدی فی رسلہ یا رسلک  
مشریعت اور کوڑھنے والے طالب علم بھی جانتے ہیں کہ بعد ظرف زمان ہے تو خاتم النبیین کے معنی حضور کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم ہی خدا سے ہیں کہ لاینب بعدی یعنی میرا زمانہ تمام انبیاء علیہم السلام کے زمانہ کے بعد ہے اور یہ معنی فرما  
کر ہی حضور اسی خفیت بیان فرما رہے ہیں کہ چونکہ تجھے تاخر زمانی حاصل ہے اس لیے باہر حیثیت سے مجھ دوسرے انبیاء  
پروفیت حاصل ہے مگر یقیناً حضور واقعی زمانی نہانی ہر طرح خاتم النبیین ہیں اور حضور کی ختم نبوت ذاتی پر سبیل گزروں دوسرے

دلائل بھی موجود ہیں مگر اس آیت سے حضور کی ختم نبوت زمانی اور ہی حضور کریم سے سمجھا اور لابی بعدی کے اٹار سے بھی بیان فرمایا مگر بانی دیوبند حضور کے اس فردہ یعنی کو کو جمال کا خیال بناتا ہے اور اس آیت سے صرف ختم نبوت زمانی کے حضور کا انکار کر کے ختم نبوت زمانی مراد لینے والوں کو اہل فہم سے نکالتا ہے تو خود بائند اس کے نزدیک حضور بھی اہل فہم نہیں تھے اور لابی بعدی کے لفظ سے حضور نے جو اپنی غفلت بیان فرمائی اس کا دراج بنانا ہے۔ اور یہ کہ صحیح جو کتاب ہے، کہہ کر حضور کے ارشاد لابی بعدی کو غلط ثابت کرتا ہوا مرزا نے کیا خیال رکھ چکا ہے اور آخر کہ وہ اسے کہ خود بائند آیت و مکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے لابی بعدی کا ختم نبوت زمانی معنی کر سنے میں حصول غلطی کھائے اور یہ دیوبندی حضور سے مبر سے گئے یہ ہرگز کہنے سے کہ جو حضور سے شک ذاتی و زمانی ہر طرح خاتم النبیین ہیں مگر بارشاد بخوبی لابی بعدی آیت خاتم النبیین صرف معنی ختم نبوت زمانی میں محصور ہے۔ اس کا انکار کرنا کہہ سبب۔ لہذا مولوی منظور صاحب تعلیم کا کوئی فریب کام نہیں دے سکتا کیونکہ دیوبندیوں کے معنی مولوی محمد شفیع صاحب نے بھی اس آیت کا ختم نبوت زمانی میں محصور زمانے والے کو کافر لکھا ہے۔ دیکھو اسی کتاب کی بحث دیوبندیوں کے کفریات،

(معاذ اللہ) حضور کے بعد کوئی نبیانی پیدا ہو تو ختم نبوت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کی اور زمین بھی با فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی جو برکریا جاوے۔

(تہذیب ان سس ص ۴۴، مطر ۱۶)

نوٹ۔ یہ معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور کا خاتم النبیین ہونا اس معنی ہے کہ آپ افضل النبیین ہیں اس لیے بقول دیوبند اگر حضور کے ساتھ بھی کوئی نبی اللہ موجود ہوں، یا حضور کے بعد اگر کوئی اللہ کے نبی پیدا ہوں تو آپ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ دیوبندیوں کا یہی نقطہ مرزا آیت کی بنیاد ہے اور مرزا غلام احمد نے بالی و بونڈکی اسی کتاب سے مستفیض ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور مرزا لابی بھی حضور کو اسی معنی سے خاتم النبیین کہتے ہیں مگر آپ افضل نبی ہیں اسی لیے وہ کہتے ہیں، کہ مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے آپ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں چاہئے مرزا غلام احمد لکھتا ہے۔

خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر روزی طور الخ۔ (مکتبہ توحید و اعتقاد ص ۳۳، مطر ۱۶)

تو معلوم ہوا کہ خاتم النبیین کا جو نقطہ مرزا لابیوں کا ہے، وہی دیوبندیوں کا ہے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ وہ کہے۔

دیوبندی استاذ ہیں اور مرزا کی شاگرد اور دونوں پارٹیوں کا یہ عقیدہ سراسر گمراہی ہے۔

مرزا محمد قاسم صاحب نے بالفرض کے طور پر کہا ہے اور فرض کرنا محال کا بھی ممکن ہے۔ اس لیے

### دیوبندی عقیدہ

یہ عبارت کھڑی نہیں ہے۔

حضرت علی علیہ السلام کے بعد کسی نے نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے اور ممکنہ کا فرض کرنا بھی جائز

### اسلامی جواب

نہیں ہوتا۔ چنانچہ بخاری صاحب لکھتے ہیں:-

”اور ایک بات کی افواہ ممکن ہے۔ اس کا فرض محال ہے۔ اس پر احکام و اقدیر متب نہیں ہوتے۔“

(ابو داؤد الزناد بخاری ص ۱۰۰)

اور اگر محال کو فرض بھی کر لو، تب بھی اس پر احکام و اقدیر متب نہیں ہو سکتے، اور اس محال شری پر ہم خدا کو حکم لگا دیتے ہیں کہ خدا اور رسول سے کھلی بغاوت ہے۔ چنانچہ آپ کے بخاری صاحب کو مذکورہ عبارت میں اس امر کا خود اعتراف ہے کہ احکام و اقدیر متب نہیں ہوتے، حالانکہ مولوی محمد قاسم صاحب نے تو حاکمیت مجددی میں کچھ فرق نہیں آنے کے لیے اپنے فرض پر حکم واقعی مرتب کر دیا ہے۔ اور اگر ختم نبوت میں فرق نہیں آتا تو مرزاؤں سے جھگڑنے کا سارا قصہ ہی فاصل ہوا۔ بناؤ کہ اگر کوئی بے دین یوں کہے کہ ”اگر بالفرض اللہ تعالیٰ کے سامنے کو اور اللہ تعالیٰ بھی جو توہین اللہ تعالیٰ کی تو حید میں کوئی فرق نہیں آتا، کیا یہ عبارت درست ہے یعنی ہمارا اعتراض اس عبارت کے حصہ“ پھر بھی حاکمیت مجددی میں کچھ فرق نہ آئے گا“ پر ہے۔ کہ یہ حصہ کھڑے ہے۔ خواہ بالفرض ہو یا قیام الخاق۔

تخذیر الناس کی عبارت میں لفظ نبی سے مراد جوئے نبی ہیں کہ حضور کے بعد جوئے نبی

### دیوبندی دھوکہ

پیدا ہوں، تو آپ کی ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ (ابو جہل و دیوبندیوں کا ایک دھوکہ

ہے جو ان پڑھ لوگوں کو دیتے ہیں)۔

### اسلامی رد

جس نے نبی کو نبی کہنا ہی کفر ہے کیا دیوبندی مرزا غلام احمد کو نبی کہنا جائز سمجھتے ہیں؟

چوہدری اور چہرہ فریب کاری نبی کا لفظ ہمیشہ سچے نبی پر بولا جاتا ہے جس کو نبی یا کذاب کہا جاتا ہے۔

### دیوبندیوں کا آخری حصہ

دیوبندی جب اپنے مولویوں کو ان ناپاک اور توہین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہرگز کفریہ عبارتوں کو صحیح ثابت کرنے سے ہر طرح عاجز ہو جاتے ہیں تو پھر وہ آخری رنگ رانہ چال چلتے ہیں کہ ملتا ہے دیوبند نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے اور اگر کسی شخص میں نافرمانی تھا کہنے ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو بھی اس کو کہہ دینا چاہیے تو اگر محمد قاسم خان قزوینی اشرف ملی بخاری، رشید احمد دہلوی اور دیگر نے حضور کریم کی کسی جگہ توہین بھی کر دی۔ تو کیا ہوا؟

اسلامی جواب (چوہدریوں کی کوئی کہہ دینا کہلائے گا۔ مرزا غلام احمد تو تم سے بھی بڑھ کر اسلامی خدمت کا مدعی ہے۔ آپ تو شرف



جانباً قرآن میں ذکر محمدی اور فضائل محمدی کا بیان ہے تو دیوبندیوں کو قرآن پڑھنا چھوڑ دینا چاہیے اور اپنے عقائد میں گدھے، بیل یا گائے وغیرہ باندھ رکھنا چاہئیں۔

نکاح فتنہ راجی اپنی، پرستہ اپنی اپنی

نماز خاص اللہ کی عبادت ہے تو اس میں اگر حضور کا خیال آجائے تو نماز میں فرق آتا

دیوبندی عذر ہے۔

اسلامی جواب یہ تو کلمہ حق اور سیدہ الباطل والا قصہ ہے، نماز شیک عبادت الہیہ سے ملکر جب تک ذکر محمدی کی ہر ذلک جائے اور اسلام علیک ایہا النبی نہ پڑھ لیا جائے تو نماز بزرگ مقبول ہی نہیں ہوتی، تو ہمیں چاہیے کہ سلام بھی چھوڑ دو۔

دیوبندی سوال یہ سلام ہم دل سے نہیں پڑھتے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو حضور کو معراج میں سلام دیا تھا اس کا نقل کرتے ہیں۔

اسلامی جواب تمہارا یہ اسلام علیہ السلام علیہ النبی دل سے نہ پڑھنا تصریحات اکابرین اسلام کے خلاف ہے کیونکہ فقہ اسلام کی تمام منہیات میں فرما کر ہیں کہ بارگاہ نبوت میں یہ سلام دل سے کہنا چاہیے نہ کہ حکایت، چنانچہ فاضل عالمگیری و دیگر علماء میں صاف موجود ہے

وليقصد بالفاظ المنشهد معانيها مبدءا له على وجه الافشاد كانه يجب ادله تعالى وسيله على نفسه وأولياؤه لا الخياص عن ذلك الخ رد المحتار ج ۲ ص ۴۵۸، مطبوعہ  
یعنی انبیاء میں یہ الفاظ دل سے پیدا کر کے اپنی طرف سے سلام دینا چاہیے اور وہ مقدمہ صراح کی حکایت و خبر کے طور پر نہیں کہنا چاہیے۔

اسی قول کے تحت علامہ شامی فرماتے ہیں۔

أي لا يقصد الخياص والحكاية عما وقع في المعراج الخ

رد فائدہ شامی ج ۱ ص ۴۵۸، مطبوعہ مصر

یعنی معراج کی حکایت نہ کرے، بلکہ خود اپنے سلام کی نیت کرے تو دیوبندیوں کا دل سے سلام تو نیت بارگاہ نبوت سے مکمل بیزاری ہے اور کتب اسلام سے صاف غداوی ہے۔

دیوبندی فریب نمازیں اگر رسول پاک کا خیال آجائے تو بوجہ الغت کے ہمارے حضور قلب میں فرق آتا ہے۔

اسلامی تازیانہ اچھا جی اب تم صوفی بن گئے، اچھا دیکھو، تمہارا سب سے بڑا بننا ہے، چنانچہ امامت اشتراک علی

مقتدا بنی صاحب اپنا ایک نماز گاہ واقعہ لکھتا ہے کہ  
 ”یہ جگہ کیستی میں پیدا ہوا تھا کہ جسے گھر سے آدمی دوڑا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر  
 سے گر گئی ہیں۔ میں نے یہ خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔“

(اشرف المعولات ص ۱۴، سطر ۱۱)

تو اب بناؤ کہ تمنا سے سب سے بڑے تصوف تھاوی صاحب تو اپنی بوڑھی بیوی کا خیال آتے ہی سر سے  
 نمازی توڑ دی تو نہ ان کے تصوف میں کوئی فرق آئے اور نہ ان کا حضور علیہ خراب ہوا اور نہ ان پر کوئی طعن کر دے۔  
 اور اگر کوئی عاشق مصطفیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دل میں حاضر کر کے حضور علیہ السلام کو السلام علیک ایہا  
 النبی عرض کرے تو اس پر شرک کے خنوسے لگا دو اور اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازی اور مسرہ  
 رحمت خیال مبارک کو گائے، بیل اور گھوڑے کے خیال سے بھی کچھ دیر بٹاؤ۔ یاد رکھو۔ کہ  
 ان السنین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہما اللہ فی السنین والآخرہ کی وجہ سے

### علامہ اقبال کی طرف سے دیوبندیت کے اس ناپاک نظریہ کے تردید

دیوبندی کہتے ہیں کہ نوحہ باللہ نمازیں حضور کا خیال بنا کر خوب کرتا ہے اور یہ کر نوحہ باللہ نمازیں آپ کا خیال  
 بیل اور گھوڑے کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ بلکہ منکر اسلام ڈاکٹر اقبال صاحب فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ

شوق نیرا اگر نہ ہو میری نماز کا، ام  
 میرا قیام بھی مجاہد میرا بعد بھی حجاب  
 ۱۵۳۰ (بال جبریل)

(معادۃ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھائی ہیں  
 (۱) وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز  
 اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑی دی

وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم ان کی فرمائنداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہوئے۔

(۲) جو بیشک کسی تعریف ہو سوسوی کر و سواس میں بھی احتساب کر دے۔

ترغیب، الاغان، مغیرہ دہلی ص ۶۸، ۷۱، سطر ۱۲)

خوف: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفات کمالیہ و خاصہ نبوت و اوصاف جبرہ کو چھوڑ کر صرف بڑا  
 بھائی بنانا حضور کی عزت کی گستاخی ہے۔ جسے بھائی کی وفات کے بعد تو اس کی بیوی سے نکاح بھی درست ہو سکتا ہے  
 مگر جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں تمام امت کے لیے حرام ہیں۔ تو حضور کو بڑا بھائی کہنا کس قدر بارگاہ  
 نبوت کی توہین ہے۔



مخلف ہو گا وہ الایمان صفات سے ہی یا کمر نالازم ہے۔

۱۔ اذ خدا خواہیم توہین اوسب

ہر سال ہم یہ کہتے سے باز نہیں رہ سکتے کہ اللہ کے نبی کی قوت باہ کا حساب لگانا مذاقاً ہیسم پر بھی جائز نہیں ہے۔

ترجمہ بات سوددی ص ۳۲۶ مطبوعہ چٹاگٹ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دیوبندیوں کا اخلاقی حملہ

یہ یسین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

معاذ اللہ چار سے بھی زیادہ ذلیل

ترجمہ الامان ص ۱۰۶ مطبوعہ دہلی

خوفت بہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑی مخلوق حضرات انبیاء علیہم السلام میں اور پھر سب سے اعلیٰ و اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اسماعیل کا بڑی مخلوق کو چار سے بھی زیادہ ذلیل بنانا کس قدر ناپاک جرات ہے۔ (خدا کی پناہ)

حضرت شیخ شهاب الدین سرور دی فرماتے ہیں لا یکمل الایمان الا بصراحت

دیوبندی فریب

یكون الانسان عندہ كالاباع یعنی کسی شخص کا ایمان مکمل تب ہوگا جسے لوگ اس کے نزدیک اونٹ کی منگیوں کی طرح بول اور حضرت محبوب الاولیاء سے بھی شیخ صاحب کی اسی عبارت کی مثل الفاظ و الفاظ او میں منقول ہیں اور شیخ صاحب کے الفاظ ان میں جس کا معنی لوگ ہے یا ایسے کرام بھی داخل ہیں تو شیخ صاحب نے یہ منگیوں کی طرح فرمایا ہے۔ اگر اسی طرح اسماعیل صاحب نے بھی توہین الایمان میں محمد یا توہین الایمان ایک سا ہی ہے۔

تم لوگ اپنی توہین الایمان اور اسماعیل کے کفریات کو درست کرنے کے لیے حضرات

اسلامی جواب

اولیاء سے کرام پر افتراء دینا نہ سنے اور جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے ہو حضرت شیخ صاحب کے مقدس ارشاد پر اسماعیل کے کفر کو مقدار اقیاس کرنا چند وجوہ سے بالکل باطل ہے۔

۱۔ حضرت شیخ صاحب دعتہ اللہ علیہ کے لفظ "اناس" جس کے معنی لوگ ہیں اس سے عام انس مراد ہیں حضرات انبیاء کرام اور نبی الامین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہو سکتے ہیں اور اس پر شیخ صاحب کے جملہ لایکمل الایمان کا ترجمہ بیاں و جرح شامد ہے کہ شیخ صاحب نے ایمان کے دو درجے مقرر فرمائے ہیں مطلق ایمان اور کامل ایمان اور اس عبارت میں ایمان کامل کو سننے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔ اور ایمان کامل ہی تب ہوگا کہ پہلے اصل ایمان تو ہو اور اصل ایمان ہی تب آئے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ



عقیدہ وسلم اور خدا کے سب سے پیغمبروں پر ایمان ہو تو حضرات انبیائے کرام لفظ ایمان میں آگئے اور الناس میں دوسرے  
عوام لوگ مراد ہیں۔

حضرت شیخ کو فرما رہے ہیں کہ وہ مومن جو خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب انبیائے کرام پر اجماعت باطنہ و علانیہ کندہ و کتبہ و سلسلہ کا انفراد کر کے ایمان لاچکا ہے۔ اس کا ایمان مکمل تب ہوگا کہ انبیاء کے علاوہ دوسرے لوگوں کو انبیاء کرام کے مقابلہ میں ابا و عی طرح قلیل جاسے۔ یہ کہہ کر حضرت انبیاء کرام کی شان باقی سب لوگوں سے زیادہ ہے شیخ صاحب تو قیامت کرام پر ہی مکمل ایمان لائے تو فرما رہے ہیں اور تم سے اگلے دوسری کر کے اپنی عاقبت خراب کر لی۔ تو بخود تعالیٰ حضرت شیخ صاحب کو صاحب کی عبادت بالکل بے غبار رہی اور کما عین صاحب را ہی طرح کھڑکی مادی۔

[illegible]

(۳) "انسان" میں الفت لازم ہے۔ استغراق کا نہیں اور اگر استغراق ہو تو غریب سے حقیقی نہیں اور اس میں ایسا ہے کہ امر پر گروہ داخل نہیں ہیں اور اگر گروہ بندی ضروری ہے اسے استغراق حقیقی بنائیں گے تو پیچیدہ بتائیں گے۔ ان کے شیخ احمد محمود الحسن صدیق بوند نے بشیڈ احمد کوئی کے لیے یہ الفاظ کہیں ہیں۔

”مخدوم لكل مطامع العالم“

اسرار نامہ شریعہ مصنفہ محمود حسن صاحب اسطر (۲)

تو کیا یہاں بھی اچکل اور ادا عالم میں انفرادی حقیقی مراد کے کمر بوی رشید احمد کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلال و  
 اور حرم و مراد حضور کو معاذ اللہ رشید احمد صاحب کا خاوم اور مطیع کہو گئے۔ ہاں جو اب تک یہ مفہوم وجود و ایسا  
 نبرد و لستوں کے نزدیک اشرف علی و فیروز کو کامل الانسان تھے تو پھر کیا اشرف علی کے ایمان میں اور اسی حضرت رسول اللہ

علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹگیوں کی طرح ستھے (استغفر اللہ من ذلک) جس طرح شیخ صاحب کے کلام میں استغراق حقیقی مراد نہیں، اسی طرح اسماعیل صاحب کے کلام میں بھی استغراق حقیقی مراد نہیں۔

سوال

اسماعیل صاحب کی عبارت کو اس طرح بھی تفسیر صاحب کی عبارت پر قیاس کرنا بالکل لغو و باطل محض ہے کیونکہ یہ صاحب کے کلام میں اناس سے استغراق حقیقی مراد

جواب

نہ ہونے پر دو قوی قرینے موجود ہیں۔

اول۔ کہ شیخ صاحب ایمان مکمل کرنے کی ہدایت فرما رہے ہیں، اور ایمان تب ہی ہوگا کہ اول حضرات انبیائے کرام کو مانا جائے تو ان سب میں یقیناً استغراق بوجہ یقینی ہوگا۔

دوم۔ یہ شیخ صاحب کے اس کلام سے اول و آخر کی جگہ بھی انبیائے کرام سے بڑا ہی نکاد کو نہیں اور اسماعیل کے کلام سے یقیناً استغراق حقیقی مراد ہے اور اس نے بڑی مخلوق کا صریح لفظوں کی تصدیق انبیائے کرام کو ذیل کرنے کی جرات کی ہے اور اسماعیل صاحب کے کلام میں استغراق حقیقی مراد ہونے پر تین قوی قرینے موجود ہیں

اول۔ کہ اس کے کلام میں ہر مخلوق کا صریح لفظ موجود ہے۔

دوم۔ یہ کہ وہ انبیائے کرام کے متعلق کسی لوگوں کے عقاید کا ذکر کر رہا ہے۔

سوم۔ یہ کہ اس کی اس عبارت سے اول اور آخر انبیائے کرام کا ہی ذکر ہو رہا ہے چنانچہ اس کی عبارت سے پہلے بھی صاف موجود ہے کہ

”جو کوئی کسی ابتداء اور ایسا اور شہیدوں کی“ الخ (تقریباً ایمان ص ۱۳، سطور ۹)

اور اس تاہم عبارت کے بعد بھی یہی موجود ہے کہ:

”اور جو کوئی کسی نئی حال کو یا جن و فرشتہ“ الخ

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“ الخ (تقریباً ایمان ص ۱۴، سطور ۱۵ و غیرہ)

جس سے صاف یہ ظاہر ہے کہ ساری کتاب میں ہی اس کا وہی سن صرف حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور خصوصاً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور انہیں کے حق میں وہ یہ سب گستاخیاں کر رہا ہے۔

## قرآن پاک نے خارجیوں کی ناک کاٹ دی

مولوی اسماعیل صاحب امام خارجہ نے ہر مخلوق پر ذیل ہونے کا ناپاک لفظ بولا۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے رسول

بندوں کا نشان اور عزت بیان فرماتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرماتا ہے وکان عن اللہ وجہا اور وہ اسوی اللہ کے نزدیک بڑی شان والا ہے۔

منافقین علماء کے پیشوا بن گئی و غیرہ سے بھی حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ذلیل کرنا تھا تو خدا تعالیٰ نے منافقین کی ناک کاٹ کر ڈالیا وذلّٰہ العزّۃ ولسرّوٰۃ ولسمّونین ولسکن المنافقین لایسلمون یعنی اللہ اور اس کا رسول اور مومن سب عزت والے ہیں اللہ تعالیٰ تو اپنی عزت کے ساتھ اپنے مجبوروں کی بھی عزت بیان فرماوے اور دیوبندی سب کو ذلیل کہیں یہ خدا سے متقابل نہیں کر لیا ہے

ہن۔ یعنی میں بھی ایک دن مگر میں میں ملنے والا ہوں۔

**نعوذ باللہ حضور مٹی میں مل چکے**

(تفسیر ایمان ص ۶۹، ۷۰ سطر ۱۵)

خوف۔ یہ اسماعیل صاحب نے ایک تو معاذ اللہ حضور کو مٹی میں ملنے والا کہا اور دوسرا عظیم یہ کہ اپنی اس گناہی کو حضور کی طرف منسوب کر دیا کہ نعوذ باللہ حضور نے فرمایا ہے کہ میں بھی ایک دن مگر مٹی میں ملنے والا ہوں حالانکہ یہ سفید جھوٹ ہے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں بھی اپنے کو مٹی میں ملنے والا نہیں فرمایا نہ کوئی دنیا میں ایسی حدیث ہے نہ دیوبندی قیامت تک دکھا سکے ہیں۔ ہندو ناچریک ٹرکا ایک حصہ بھی ہندو ہیوں سے بچوٹ میں گزر چکا ہے اور بار بار مطالبے کے باوجود آج تک کوئی دیوبندی ایسی حدیث نہیں دکھا سکا کہ میں حضور نے اپنے کو مٹی میں ملنے والا فرمایا جو بلکہ اس کے بالکل برعکس فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الناس ان یتاکل احساد الانبیاء فنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ نہیں کے جسم شریف کو کھائے تو اللہ کا پی (قریش بھی) زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے یہ حدیث شریف صحاح ستہ کی کتاب ابن ماجہ شریف میں موجود ہے کوئی دیوبندی یا واپی انکار کرے تو طاعت آجائے۔

پھر اسماعیل صاحب نے یہ جملہ حضور کی طرف منسوب کر کے حضور پر گند آجھوٹ بولا ہے اور حضور فرماتے ہیں من کذب علی متعمداً اخل بنی اربعۃ مقعدہ من النار یعنی جس شخص نے مجھ پر قصد آجھوٹ لگایا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

”میں کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا محتار نہیں“

(تفسیر ایمان ص ۷۴، ۷۵ سطر ۶)

**(مخاذ اللہ) حضور کسی چیز کے بھی مختار نہیں**

خوف۔ اقول تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کو بیکری خطاب عزت کے اس طرح بولنا کہ محمد و محمد صاحب یہ بندوں اور سکھوں کا طریقہ ہے اور بکھیر دینا بکری کا کاش اور اس طرح کہنا حضور کی سخت بے ادبی ہے اور مجھ حضور کو بالکل بے اختیار ماننا یہ سخت گستاخی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



چھبندی تھے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

ایک صالح فرما عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشورت ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئے آپ تو عربی ہیں، فرمایا کہ جب سے علامتے ذکر دیوبند سے ہمارا واسطہ ہوا ہم کہیں بیان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ دیوبند کا معلوم ہوا۔

معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوبند لوں کے شاگرد ہیں

(براین قاطعہ مصنف امام چہارم دیوبندی مذہب ص ۲۶، سطر ۹)

نوٹ:- دیوبندیوں کی یہ اعتقادی ملاحظہ کیجئے کہ اپنا اور اپنے مدرسے کی شان بیان کرنے اور حضور کے استاد بننے کے شوق میں تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا کس قدر سبب یا گناہ اقام کیا کہ خود باللہ صلوات اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان سیکھنے میں ان ہندوستانی ملاؤں سے فیض حاصل کیا۔ اور آپ کو معاذ اللہ یہ زبان سیکھنا آتی تھی۔ حالانکہ تمام عالم اسلام کا یہ تصدق فیصلہ ہے کہ چچ کہہ خدا سے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا۔ و ما ارسلناک الا کخاتمة للناس جہنوں و تذیل تو حضور کو پہلے ہی خدا تعالیٰ نے و بنا بھیجی تمام زبانوں کا عالم کامل و مکمل بنا کر بھیجا۔ اس معاملہ میں تقریرِ جلالین کے محقق علامہ جلال رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائے ہیں:

وهو صلى الله عليه وسلم كان يخاطب كل قوم بلغة هروان لعربية  
انه تكلم باللغة التوكية لانه لعريق انه خاطب احدا من اهلها ولو خالجه  
لكنه بها۔ (جل ج ۲ ص ۵۱۴، سطر ۹، مرقی)

یعنی حضور ہر قوم کو ہر قوم کی ہر زبان سے خطاب فرماتے تھے۔

اور علامہ فضاجی فرماتے ہیں:

انه صلى الله عليه وسلم لما ارسله الله لجميع الناس علمه جميع اللغات

(نیم براین شرح شفا ج ۱ ص ۲۴، سطر ۸)

خدا تعالیٰ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا رسول فرماوئے اور دیوبندی آپ کو رسولِ دیوبند ثابت کرنے کی کوشش کریں، خدا تعالیٰ و علمائے مالم تکن قہلو فرما کہ حضور کے علم کو اپنی طرف منسوب فرمائے اور دیوبندی اپنی طرف منسوب کریں۔ یہ ہے دیوبندیوں کا ایمان، یعنی مدرسہ دیوبند کا رتبہ برابر ہے کہ حضور بھی یہاں سے فیض حاصل کر کے گئے۔ (معاذ اللہ)

(معاذ اللہ) حضور ہی رحمۃ اللعالمین نہیں | استفادہ کیا فرماتے ہیں علامتے دین کر رحمۃ اللعالمین مخصوص

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

الجواب: النظر رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں۔

رفقاء، شیعہ، مصلحہ گنگوہی نام سوم دیوبندی مذہب ۲۷ ص ۱۹ سطر ۱۱

۱۱ حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی صاحب کی وفات کی خبر ملی۔ کئی روز حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو دست

صاحب بھی رحمۃ اللعالمین ہیں ۱۱

اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہوئی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ اللعالمین فرماتے تھے

راغبات الیوم یفتاوی ص ۱۰۵ سطر ۷ وغیرہ

(۶) آج نماز جمعہ پر خیر جان کا کس کرول جن میں پر ہے حدوث ملی کہ رحمۃ اللعالمین (مفت محمد حسن دیوبندی لاہور)

دینا سے سبب آخرت فرماتے۔ (تکررہ جن بوالہبائہ بھلی دیوبند و ملت مرقدہ کی بریل فروری ۱۹۳۳ء)

نوٹ: سبب اصل مرض کا یہ تھا کہ گروہ صرف حضور کے رحمۃ اللعالمین ہونے کا انکار حاجی صاحب اور دوسرے سبب دیوبندی ٹکڑوں کو رحمۃ اللعالمین ثابت کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

(۷) بر زمین ہیں اس زمین کے انبیاء کا خاتم ہے۔

(معاذ اللہ) خاتم النبیین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نہیں (تقدیر اناس مصلحہ بانی دیوبند ص ۳۰ سطر ۷)

(۲) بر زمین کی حکومت نبوت اس زمین کے خاتم برحق ہو جاتی ہے۔ پر ہے برتیم فابا و شاہ باوجودیکہ بادشاہ سب کا

ہفت اقلیم کا حکم ہے۔ ایسے ہی بر زمین کا خاتم اگرچہ خاتم ہے، پر چاہے خاتم النبیین کا کیا ہے

(تقدیر اناس مصلحہ بانی دیوبند ص ۳۰ سطر ۷)

(۳) دوبارہ وصف نبوت فقط اسی زمین کے انبیاء علیہم السلام جاسے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی

طرح مستبعد و مستفیض نہیں جیسے آفتاب سے تو کوکب یا تیرہ لکھ اور انہوں کے خاتم النبیین بھی آپ سے اسی

(تقدیر اناس ص ۳۱ سطر ۷)

نوٹ:۔ یہ ہر سرحد میں مولوی قاسم نانوتوی کی ہیں۔ جو بانی دیوبند امام دوم دیوبندی مذہب ہے۔ اور جس کی تقریر مٹی و پرستہ ملی بطور تبرک صبح و شام چاہتے اور یہ کتاب تقدیر اناس و کتاب ہے کہ جن کا دیوبندی

ہر وقت بطور امان ذلیلہ رکھتے ہیں۔ دیوبندیوں کے امام نے زمین کے سات حصے بنا کر جسے میں حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نبی خاتم النبیین ثابت کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ایک وقت میں چھ خاتم النبیین ہونے کا اقرار کیا ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مگر دیوبندی

صفت آپ کے ساتھ خاص نہیں سمجھتے۔ قرآن مجید نے جنتہ للعالمین اور خاتم النبیین کی دو خاص صفات سے اپنے محبوب علیہ السلام ہی کو نوازا ہے۔ مگر دیوبندیوں نے حضور کے جنتہ للعالمین ہونے کا انکار اس طبع میں کیا کہ اپنے دیوبندیوں کو بھی جنتہ للعالمین اور حضور کے برابر ثابت کر سکیں۔ تو شاید حضور کے ساتھ خاتم النبیین کے خاص ہونے کا بھی انکار اس لیے کرتے ہیں کہ مولیٰ اشرف علی صاحبہا نوری کو خاتم النبیین مانستے ہوں گے۔ کیونکہ دیوبندی اشرف علی کو بنی اللہ و رسول اللہ کہتے ہیں۔ چنانچہ ان کا کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور وہ اللہ علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی ہے جس کے پیشوا رجالہ جانت دیوبندیوں کی تحریروں سے (دیوبندی مولویوں کے دعوے) کی بحث میں وسیعہ جائیں گے، وہاں ملاحظہ ہوں۔

مولوی محمد قاسم مالوٹوی ختم نبوت زمانی فضول ہی جانتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:

”ایک مراد ہو تو شان شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جاہلیت مرتی ہے زمانائی“

(تذریع الانس ص ۸، سطر ۱)

یعنی ختم نبوت کا معنی مولوی محمد قاسم صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ آپ کا مرتبہ ہر شی سے بڑھ کر ہے اور ہر شی آپ سے مستغنی ہے۔ یہی معنی ختم نبوت کا مرثائی بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ مرثا کا دیا فی لکھتا ہے:

”وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے“ (کشتی نوح ص ۱۳۳، سطر ۵)

تو ختم نبوت کے نظریہ میں دیوبندی اور مرثائی بالکل متحد اور مسلمانوں کے نظریہ کے مخالف ہیں۔ اور ان کی باہمی جنگ زراعت زکی اور پیٹ پرستی کی معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ دیوبندی دمودوی اقتصاد و بالکل متحد ہیں اور بزرگانِ اسلام اور اولیائے کرام اور سب مسلمانوں کو بدعتی مشرک اور کافر کہتے ہیں۔ ایک جان میں اور ان کی باہمی جنگ کفر زانی محض چند سازشی اور قربانی کی کھالوں کے پیچھے ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثانی تھا

(صدر دیوبند کا بیانا ہے)

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعلیٰ مہل مشاہد

اتصاف عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ مصنفہ محمد حسن صدر دیوبند ص ۱۶، سطر ۳)

نوٹ :- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک مشعل و عمارت، یعنی تم کے کون میراثی ہو سکتا ہے۔ اور دیوبندی اس محبوب و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاثانی ذات پاک کا اپنے مولوی گنگوہی صاحب کو ثانی ثابت کرتے ہیں۔

یہ مرتبہ مولوی شوہر حسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب کی موت کے بعد اس کی شان میں لکھا ہے یہ معلوم ہوا کہ جب صدر دیوبند کا یہ لٹیرہ سب تو دیوبندی جملہ اضرار سے کیا نہ سمجھتے ہیں گئے اور صدر دیوبند صاف کہتا ہے کہ

وفاتِ شہر و عالم کا نقشہ آپ کی رحلت  
مختی مہستی گز نظیرِ حق محبوبِ سبحانی

کسی کو معلوم نہیں کہ نبی کو نہ ولی کو نہ پناہ حال نہ دوسرے کا۔

رتقوتہ الایمان حصہ (۳)

معاذ اللہ نبیوں کو اپنی آخرت کا کچھ تہ نہیں

چوتھی بات یہ فرمائی کہ حبیب ہم جنت میں جائیں گے۔ اور یہ ایسے طور پر فرمائی جیسے یقین ہو کہ جنت میں ضرور جائیں گے۔

مگر دیوبندیوں کو اپنی آخرت کا مکمل نتیجہ ہے

(ارواح ثلاثه تها تومي ص ۳۵، سطر ۳)

تاجدار و عالم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی ہمت و تہنیت کا نہایت خطرناک دیوبندی اقدام

مہلی سے برخوردار داری خاتون سلیمان کا کاروبھی میر سے نام آیا،  
جس میں برخوردار داری سننے اپنا ایک خواب درج کر کے خواست  
کی ہے کہ حضرت والا کی خدمت مبارک میں عرض کر کے

(محاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی اشرف علی کی ایک یوبندیہ مریدنی سے بخل گیر ہوئے

تیسرے سنگ اور لہذا ذیل میں بھی نقل کی جاتی ہے۔ وہ وہ ہے۔

ایک جنگل ہے اس میں ہیں ایک تخت ہے کچھ اور کچھ پاسا۔ اس پر زینہ ہے ایک بیس اور دو تین آکڑے ہیں۔ سب کچھ سرے میں حضرت رسول اللہ کے انتظام میں ۱۱ تختیں ایسا معلوم ہو کر جیسے کچھ جگہ کی ہندو مٹی پر ہیں حضرت تشریف لائے اور یہ پڑھا کہ میرے سے بغلی گرو کے اور کچھ کو جو بد ور سے بچنے دیا۔ جس سے سارا تختہ مالا گیا۔۔۔ مہا لائند۔

قدوٹ، بیگانگی، عورت کی طرف قصداً نظر کر کے سے شرمسار کی عبادتیں صنایع ہو جاتیں ہیں اور عجب صنایع، صنایع اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اهلہ الناطق یعنی نظر کرنے والے پر خدا کی لعنت، تو وہ مجبور خدا جن کی منفرد تعلیم نے لاکھوں سالوں کو شرم و جہل کے زور سے آراستہ فرمایا وہ مجبور جس سے ہر انسان کو اپنی بے گانی کی خبر کے سبب سکھائے، وہ مجبور خدا جن کی ایک نظر کر کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کامل ایمان والا ایمان کے لعنت سے

یہ بیخواب مولوی شہر صف علی کی مرید فی کا ہے۔ اس نے رشید احمد کو بیان کیا۔ اس نے تقاضی کی طرف بھیجا۔ تقاضی نے فخر نشان کر دیا۔



منا زفر یا دایا رس ذات پاک پر یہ تباہک الزام کہ معاذ اللہ آپ متناہوی صاحب کی ایک مرید بنی سے بغل گیر ہوئے اور اس کے سینے سے لگے۔ دالی اللہ اشک ہا اور اس خواب کو متناہوی صاحب نے اپنا نشان ظاہر کرنے کے لیے اپنی کتاب اصدق البریہ میں درج کر کے کس قدر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توبین کا اقدام کیا، اگر کسی دیوبندی کو یہی مسئلہ پیش ہو واقعہ ہوتا تو کوئی کہہ نہیں سکتا تھا۔ ممکن ہے کہ شیطان اس مولوی کی صورت میں ظاہر ہو کر ایسی نازیبا اور اخلاق سوز حرکات کا مظاہرہ کر رہا ہو۔ مگر یہ تو اس ذات پاک پر الزام لگایا ہے کہ جو فرماتے ہیں من راف فعدہما الحق فان الشیطان لا یمتثل فیہ یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا اور شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا اور جو متناہوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”واقعہ شیطان حضور کی شکل میں نہیں آ سکتا“ (افاضات الموصیۃ ص ۹۲ اسطر ۱۰)

ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر امر اور ہر امر سے اور متناہوی صاحب کی متعلقہ نصیحت چھوٹ گھر ہے۔ جس سے زیادہ کچھ بھی عرض نہیں کر سکتے کہ اب جھوٹ گھر نے دالی اور اس کو اصدق البریہ یا یعنی بہت ہی سچا بتا کر اپنی کتاب میں شامل کرنے والے نشان نبوت میں گتاشی کی سبب امیر الیہان نے واقعی سچ کہا تھا کہ یہ لوگ یا دگار ریشیلا رسول ہیں

خامہ انگشت بدخان ہے اُسے کیا کیجیے

ناطقہ مرمر بگیاں ہے اُسے کیا کیجیے

واضح رہے کہ اصدق البریہ یا متناہوی صاحب کی مزید کتاب ہے جس کا خطبہ انہوں نے بنو اد النواور کے ص ۲۰ پر پڑنے شان سے لکھا ہے۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورت (معاذ اللہ) دیوبندیوں نے حاضر علی الصلوٰۃ والسلام کو گھر سے بچا دیا۔ جسے ہم لگا کر ایک تحریروں اور آپ کے ساتھ بہت سے بڑے لوگ بھی تھے۔ تو میں نے بیت اللہ کے پاس دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور صلوٰۃ وسلام پڑھا، تو آپ نے مجھ سے معاف فرمایا اور اذکار دکھائے اور اب استاذہ جیستہ خامہ سکتہ واعتصمتہ عن السقوط اور میں نے حضور علی الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ آپ گھر سے ہیں تو میں نے آپ کو قہم کر گرنے سے بچا یا۔

میشراۃ اللہ لکھنؤ مصنفہ مولوی حسین علی امام شتر دیوبندی مذہب غلیظہ رشید احمد گھڑی ص ۵۵ (۱) خوف بہ خدا انکالی قربا ہے وہاں اس سلفات الامرحۃ للعالمین تو معلوم ہو کہ تمام جہانوں کو حضور ہی رحمت

تھا ہے ہونے سے ملا دیوبندی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گرنے سے ہم قحاصے ہوئے ہیں مگر ہم ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرجا تے نیز قیامت کے دن جب لوگ بی صراط سے گزرنے لگیں گے تو بہت سے گرنے والوں کے حق میں حضور دعا فرمائیں گے، مثلاً: یا علیٰ ابنِ ابي طالب! اسے گرنے سے بچا لے تو آپ کی دعا مبارک تمام ملے گی، اور وہ آرام سے بی بی صراط سے گزر جائیں گے، (مسلم شریعت، مخلوقات تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دوزخ کی بی بی صراط سے بچے اور دیوبندی کہیں کہ آپ کو گرنے سے ہم نے بچا لیا حالانکہ اہل ابنِ سیرین فرماتے ہیں ومن ما مستغیر الحال فلتخیر فی تلك الروایا فانها انقص فی دین الرای (تعبیر الروایا ص ۷)

سوال :- بعض تمیلا کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور مجید الوعد ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے روختے پختہ بنے ہوئے ہیں، یہ کیسے درست اور جائز ہے، بالشریح والافصیل جواب تحریر فرمائیے فقط۔

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضہ مبارک بھی حرام بنا ہوا ہے (دارالعلوم دیوبند کا فیصلہ)

(الجواب :- قبر پر گنبد اور فرش سینہ نامہ ناجائز اور حرام ہے بنائے والے اور جو اس فعل سے راضی ہیں گنبد گناہیں۔ الخ (مذہب لا الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند) (فتاویٰ دیوبند ج ۱ ص ۴۸ مطبوعہ دیوبند) حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نورانی گنبد مبارک رک رکوں سے جلوہ گر ہے، اور قبرا اُسے دیوبند وہ حرام ہوا تو گویا دیوبندیوں کے عقیدہ میں ہزاروں سالوں سے حضور پر حرام کا ہی سایہ ہے (معاذ اللہ) اور خود باللہ! حضور کریم بھی اس حرام کو اپنی ذات سے دور کرنے میں کچھ نہ کر سکے جس ذات پر حقوں کا سایہ ہو یہ دیوبندی اس محبوب پر حرام فعل کا سایہ بناتے ہیں اور جتنے مسلمان روضہ مبارک کی زیارت سے مشرف ہو کر خوش ہوتے ہیں۔ دیوبندی فتوے سے وہ تمام دنیا کے مسلمان گنہگار ہوئے اللہ معلوم ہوا کہ اگر دیوبندیوں کا پس چل جائے تو روضہ انور کے در سے دسے اڑا دیں کہہ نہ یہ اُسے حرام کہتے ہیں۔ یہ ہے ان نام نہاد مولویوں کی حضور کے متعلق خطرات کا در تپاک سازش اور جب حضور کے روضہ انور کی عزت بھی ان کے دل میں ذرہ برابر نہیں تو ابیاد اللہ کے روضوں پر اگر ذرہ برابر بھی دیوبندیوں کو دشمنی حاصل ہو جائے تو نہ جانے یہ لوگ آگ لگانے سے بھی دریغ نہ کریں گے ہمارے سمجھتے ہیں کہ سجادہ نشینان حضرت کو ان تعین بازو دیوبندیوں کی منافقانہ خوشامدوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ یہ

مہمند یوں نے مدینہ طیبہ کے اصحاب والہبیت کو دہشتے گرائے تو دیوبندیوں نے بڑی خوشی منائی اور تجدد کی مدد کی تھی، دیکھ کر آپ (عطا اللہ شاہ مصنفہ شورش لاہوری ص ۴۸)

لوگ دواوں میں سوخ حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کے جائز اور ناجائز برساتے سے بھی گریز نہیں کیا کرتے۔ مگر سائب کا کچھ آخر سائب ہی ہوتا ہے۔

۴ فی روید از تخم بد باریک

۱۱۱) آپ کا قدم مبارک اور نکت اور چرو شریف اعلیٰ اور تن شریف حضرت مولانا اشرف علی جیسا ہی تھے۔

(اصدق الروایا ص ۵، سطر ۵)

(معاذ اللہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لبس اشرف علی جیسے ہی تھے)

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔ (اصدق الروایا ص ۷۵، سطر ۱۵)

(۳) شکل ایسی ہی ہے، جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی۔ (اصدق الروایا ص ۳۴، سطر ۱۹)

نوٹ: حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ہمارا ایت شیدا احسن مودعہ رسول اللہ (شکرۃ شریفہ) یعنی میں نے حضور سے بڑھ کر حدیث کی کوئی دیکھا، وہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے حسن کے سامنے چاند و سورج شرم کھائیں ان کو اشرف علی جیسا بنا اور تھانوی صاحب کو حضور کے رازِ نبوت کرنے کے لیے اس قدر بے اقتدا کا مظاہرہ کرنا یہ دارالعلوم دیوبند کا ہی ناپاک فیض ہے۔

طاغوت کا معنی کلمہ عبد من دون اللہ فجو المطاغوت اس معنی جو عیب طاغوت جن اولیاء اور ملائم اور رسول کو بولنا جائز ہو گا۔ یا مراد خاص شیطان ہے۔

(نعم بماحلہ) حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طاغوت کہہ سکتے ہیں

(ملئۃ الجوانح نامہ ششم دیوبندی مذہب، ص ۳۴، سطر ۹)

اور خود امام دیوبند لکھتا ہے کہ طاغوت شیطان کو ہی کہتے ہیں۔ "طاغوت بمعنی شیطان فرمایا ہے؟"

(برادر الزادہ تھانوی ص ۲۹، سطر ۱۲)

مطلب یہ ہے کہ بعض صفات میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشترک ہیں۔

(معاذ اللہ، دیوبندی علماء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر ہیں)

(اقاغات الیومیۃ تھانوی ج ۴، ص ۶۴، سطر ۲)

ایسا اپنی اہمیت سے گرفتار ہوتے ہیں تو علم ہی میں متاثر ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔

دیوبندی مولوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ بھی جاتے ہیں

(تجدیران سن مصنفہ باقی دیوبند ص ۴، سطر ۴)

نوٹ: یہی تو اصلی مقصد تھا کہ دیوبندیوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ثابت کیا جائے جسے باکا خظا بر کر ہی دیا گیا کہ دیوبندی علم اور عقل پر ترجیح میں شیوں سے بڑھ سکتے ہیں پھر نبوت کیا رہی؟  
 (معاذ اللہ) حضور سے علم میں بھی بڑھ سکتے ہیں

واقعات الیومیت ۶ ص ۳۶۹، سطر ۱)

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کا فریضے بھی حضور علیہ  
 (معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ چھ گوہر دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں

(برائین قادیانہ صفحہ نمبر ۱۰۱ ذیل احمد صدر مکتبہ سہارنپور، ص ۱۵ (مسطرا)

اور کافر دیوار کے پیچھے کی چیز کا بھی علم حاصل کر سکتا ہے  
 اور کشف ہے کہ لوگ اس کو بڑی چیز سمجھتے ہیں کہ جو چیز مہربان دیوار کے پری طرف جا کر دیکھ سکیں  
 ہیں وہ اس نے میان نہیں دیکھی، بیات تو کافر کو بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

(واقعات الیومیت، حق نوی، ص ۱۱۴، سطر ۱۱ وغیرہ)

نوٹ: دیوبندیوں کے ان بد و نظریوں کو ملاحظہ کیجئے اس سے عاف معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک ایک کافر تو اپنی قلبی حسنائی کر کے اس قدر کشف حاصل کر سکتا ہے کہ اس کے سامنے دیوار حجاب نہ رہے اور دیوار کے پیچھے کی چیز معلوم کرے۔ مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیوار سے اس کا فزنی تقبی صفائی بھی حاصل نہیں کہ دیوار کے پیچھے کی چیز کا علم حاصل کر سکیں یعنی بالکل حجابات میں گھرے ہوئے اور مہر قم کے کشفات سے محروم ہیں۔

یہ تو ہے دیوبندی مولویوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت مندی کا نمونہ۔ پھر ظلم یہ کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پر کذب و افتراء باندھتے ہیں۔ دیوبند و سہارن پور کے شیخ الحدیث نے ذرہ برابر دین نہیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ دیوبند کے شیخ الحدیث شیخ المفسرین بھی جو تھے ہیں۔ دیکھئے اسی دیوار کے پیچھے نہ جاتے والی روایت کے متعلق شیخ صاحب مدارج النبوت میں یوں فرماتے ہیں۔

”من بندہ اسمعی و ام احمد و پس دیوار است چو ایش آشت کہ اس سخن اصلی خار و روایت بدل  
 بیج نہندہ“

یعنی حضور کے متعلق جو مشہور کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے دیوار کے نیچے کا علم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت کی کچھ بھی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

(دارالنبوت مہنت شیخ عبدالحق ج ۱، ص ۷۷)

اور علامہ علی قادری اپنے رسالہ المعنویات فی الحدیث المعنویات میں صاف لکھ رہے ہیں کہ یہ روایت یس

عبدیث۔ (المعنویات فی الحدیث المعنویات ص ۲۳ مطبوعہ مجیدی)

دیکھیے شیخ صاحب تو اس روایت کو بے اصل اور غیر صحیح فرمایاں۔ مگر صدرہ پوہند نے کس دہہ ولہری سے جھوٹ برل کر کسہو یا شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے نیچے کا علم نہیں، جس روایت کو شیخ صاحب رد کریں۔ اس کو شیخ صاحب کی روایت بتانا اور نایابا المذنب امنوا لا تقربوا الصلوات فصل کر کے دانستہ سکائی جھوٹو بنا اور شیخ صاحب کی کتاب سے پہلے الفاظ نقل کر کے "یعنی بے دانا بنین حق" یا "اس سخن اصلہ نہ درو روایت ہذا صحیح شدہ" کی تنقید و جواب کو جھوٹو بنا یا جس قدر شرمناک خیانت کا اقدار سے اور خلیل احمد صاحب نے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر برا فرض اس لیے باندھا کہ شیخ صاحب چونکہ بچے عاشق رسول ہیں۔ تو ان کو بھی اپنے ساتھ حضور پر مبنی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی میں شریک کر لیا جسے شاید ہماری بات کا اعتبار ہو جائے مگر انوسس کہ آخر چوری ظاہر ہو گئی۔ اور پوہندیوں کا یہ افتراء تو چھوڑا ہے کہ حدیث کو کوئی مسلمان کسی مرثیہ کی کوئی عبارت نہ کرنے کے لیے اپنی کتاب میں نقل کرے اور کوئی کہہ کے الفاظ چھوڑ کر یہ لکھ دے کہ دیکھو احادیث اعتقاد کے الفاظ تو فلاں کی کتاب میں بھی موجود ہیں، اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے میں پوہند کے ہرے ہرے شیخ، محدث و حکم الاجت جھوٹ بولنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

مانا گیا کہ شیخ صاحب نے دارالنبوت میں اس روایت کو یہ صحیح اور بے اصل بتلایا ہے۔ مگر اشتہار اللغات میں تو شیخ صاحب نے اس روایت کو بلا تنقید نقل کیا ہے۔ لہذا مولوی خلیل احمد کا یہ کہنا کہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔ درست ہے۔

(مؤیدکن مناظر ص ۱۳۰)

یہ چالائی اور پھر ہمارے سامنے تقریری جیلد سازی و فریب کاری بھی قطعاً ہے یہاں ہے اسلامی جواب | کیونکہ شیخ صاحب نے اشتہار اللغات میں بھی اس روایت کے مفہوم کلی کو مطلقاً نہیں کیا چنانچہ اشتہار اللغات میں بھی یہ روایت نقل کرنے کے بعد شیخ صاحب نے صاف لکھ دیا ہے کہ

"یعنی بے دانا بنین حق سبحانہ"

اؤ تو مولوی خلیل احمد صاحب کا یہ کہنا کہ شیخ صاحب روایت کرتے ہیں یہ کہتا ارادہ خیانت ہے۔ کیونکہ

روایت نقل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ خیانت اول ہے۔ اور پھر اگر مولوی خلیل احمد صاحب نے  
اشعۃ اللمعات سے یہ شیخ صاحب کی یہ عبارت نقل کیلئے تو پھر بھی اس نے یہ صاحب کے یہ مبتدی الفاظ  
یعنی "سبے دانا ندین حق سبحانہ" کو چھوڑ کر صرف پہلے الفاظ نقل کر کے انہی خیانت کی ہے۔ نیز دیوبندی اصول (جس کی  
مفصل آئندہ آ رہی ہے) کے مطابق تو دیوبندی صرف اشعۃ اللمعات پیش ہی نہیں کر سکتے۔ ان کے نزدیک سب  
عبارات ملا کر حکم کتاب ہے اسی اشعۃ اللمعات میں شیخ صاحب علم غیب محمدی کے متعلق تحت حدیث خلعت  
ما فی السملط والحرع فرماتے ہیں:

پس و انتم سرچہ و آسمان و ہر دو زمین بود، عبارت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی احاطہ اس  
(اشعۃ اللمعات ص ۳۳۳ سطر ۱۷)

تو قانون دیوبندی شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تمام علوم جزوی و  
کلی کا احاطہ کرتے ہیں وہ ایک دیوار کی پچھلی چہرے کے علم سے محاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح بے خبر  
افتقاد کر سکتے ہیں۔ تو بعد خلیفہ ثانی دیوبندی اصول سے ہی دیوبندیہ کے آخر کار کی فریب کاری فاش ہو گئی۔  
تفصیل اس امر کی جسے کہ شیخ صاحب اشعۃ اللمعات میں اس روایت کو بالضرر مطلقاً شیخ ہی تسلیم کر لیتے  
اور یقینی سی دانا ندین حق سبحانہ کے الفاظ تحریر فرما کر اپنی عقیدہ یہی فرماتے تو دیوبندی اصول کے مطابق باوجود نیمہ یا اصول  
ہمارے نزدیک خطا غلط ہے۔ مگر دیوبندیوں کے مسلک اصول کے مطابق تو پھر بھی چونکہ اشعۃ اللمعات اور مدارج ہر دو  
کتابیں شیخ صاحب کی تصنیف ہیں اور مدارج النبوت میں شیخ صاحب نے واضح الفاظ میں اس روایت کے متعلق  
فرمایا ہے کہ

"جو اہل سنت کو اس سخن اعلیٰ مدارج و روایت ہمارا صحیح نشدہ" اور اعلیٰ قاری المصنوع فی الحیرت الموضوع  
میں صاف کہہ رہے ہیں ما اعلیٰ خلف جدد امری ہذا قال ابن حجر لیس بحدیث (المصنوع ص ۱۷۲)  
تو صرف اشعۃ اللمعات کی آڑ سے کہ مدارج النبوت میں شیخ صاحب کے اس فیصلہ کو چھوڑ کر اس روایت کا شیخ  
صاحب پر ہستان یا نہضت جس کو نقل کر کے خود شیخ صاحب جواب دے رہے ہیں، دیوبندیوں کے اصول کے مطابق  
تو پھر بھی مولوی خلیل احمد صاحب کی خیانت ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دیوبندیوں کا یہ اصول ہے کہ اگر کوئی کہ مصنف اپنی  
کسی ایک عبارت میں کوئی قابل اعتراض بات اپنے عقیدہ کے خلاف کر دے اور پھر کسی دوسری عبارت میں اس قابل اعتراض  
بات کے متعلق تردید کرے کہ اپنے عقیدہ کی اس سے بریت ظاہر کر دے تو دوسرے مقام کی عبارت پہلی عبارت کی تردید  
کبھی چاہے گی یعنی اب ان کے نزدیک مصنف کی مختلف عبارات کا ایک ہی حکم تصور کیا جائے گا نیز دیوبندیہ کے  
امام مولوی محمد فاضل صاحب باقی دیوبند نے اپنی کتاب تذکرۃ الاناس میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ذاتی کے

مختلف مذاہبیت خیر الخفا لکھ کر ختم نبوت زمانی کا انکار کیا تو عالم اسلام کے رہائشی نے نا تو نوی صاحب کی ان کثرت عبادات مندرجہ تہذیرانہ مس پرکش کا فتوے لکھا یا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت زمانی کا انکار کفر ہے تو اہل بھل اپنی کتاب "فیصلہ کن مناظرہ میں" جس کو ختم آنحضرت سے ہیں، جب انہیں تہذیرانہ مس میں نا تو نوی صاحب کی صفائی کے لیے کوئی دلائل و دلیل دستیاب نہ ہوئی۔ تو نا تو نوی صاحب کی دوسری کتاب میں "قیلہ نا" اور "ظہر علیہ" کی جہاتیں متعلقہ ختم نبوت کو نا تو نوی صاحب کی کتاب تہذیرانہ مس کی صفائی میں پیش کر سکتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مذہب تہذیرانہ مس ہی پر ختم نہیں، حضرت مرحوم کی دوسری تصانیف میں بھی بکثرت اس قسم کی تصریحات موجود ہیں۔

وفصلہ کن مناظرہ ص ۴۲، سطر ۴

دیوبندیوں کے مشہور پیشہ ور علماء کبھی بھی یہ عبادت واجب کرتی ہے کہ بقل دیوبندی ایک مصنف کی تمام عبادات کا ایک ہی حکم ہوگا۔ اس کے بعد بھل صاحب نا تو نوی صاحب کی مختلف تصانیف کی عبادات پیش کرنے کے بعد نا تو نوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

حضرت قاسم العلوم صاحب کی سبیل و شمس عبادتیں ہوئیں۔ کیا ان تصنیفات کے ہوتے ہوئے کوئی صاحب دیانت اور صاحب عقل کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص ختم نبوت زمانی کا منکر ہے۔ (وفصلہ کن مناظرہ ص ۳۴، سطر ۲)

اس سے معلوم ہو گیا کہ دیوبندیوں کے اس غلط اصول کے مطابق کوئی مصنف کتنا ہی برا جرم نہ کرے مگر اس کی دوسری تصانیف و عبادات مصنف کا عقیدہ اس کلمہ و جرم کے خلاف ثابت کر دیں تو کوئی صاحب عقل و دیانت دیوبندی اس مصنف پر وہ جرم عاید نہیں کر سکتا تو اب یہی بھی علم محمدی کے متعلق حضرت شیخ "ہدایہ النبی" محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے حضرت شیخ صاحب فرماتے ہیں۔

۱۔ عبادت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی و احاطہ آن (اشعۃ الالاسات ج ۱ ص ۳۳۳، سطر ۱۵) یعنی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جزوی و کلی علوم پر احاطہ حاصل ہے۔ اس سے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کل علم کے منہر کی دیوبندیت بھی فنا ہو گئی۔ کلی کے نقطے گھبراتے و اسے غور فرمائیں۔

۲۔ "برجہ و دیانت است از زبان آدم تا اذان نوحہ اولیٰ و سوائے منکث تا ساقط نامہ احالہ از اذالہ و از خلو کلمہ" (مدارنہ البتوت ج ۱ ص ۳۴، سطر ۱) یعنی توجہ و دیانت ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک سب علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع کر دیا گیا ہے حضور نے ہر ایک چیز کے اول سے آخر تک کے حالات معلوم فرمائے۔

۳۔ وهو دجل تحوٰ علیہ و دی صلی اللہ علیہ وسلم وانا است برجزہ ان

(مدارنہ البتوت ج ۱ ص ۴، سطر آخر)

یہی آیت شریفہ ہو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو کل شئی علیم میں اہل آخر ظاہر باطن اور مجہول شئی علیہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ تو کلام سنبھلی کے مسئلہ دیوبندی اصول کے مطابق ہم بھی بطور الزام کہہ سکتے ہیں کہ تم اپنے ہی قانون سے مارے گئے۔

”حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ اداس قسم کی دوسری بے شمار عبارات کے ہوتے ہوئے کیا کوئی بھی صاحب دیانت اور صاحب عقل رسوائے مولوی خلیل احمد صاحب اور ان کے غافل معاونین کے کہہ سکتا ہے کہ شیخ صاحب دیانت کہتے ہیں کلمہ کو دیوار کے نیچے کا علم نہیں، اور شیخ صاحب حضور کے دیوار کے نیچے کے علم کے مشور ہیں!“

یہ کسی قدر صحت کی حیثیت سے کہ جب انوکھی صاحب براہِ اعتراض جو تائید کر اس کی دوسری عبارات مناظر و مجاہدہ وغیرہ انھما کہ اس کی صفائی میں پیش کر دی جاتی ہیں اور جب شیخ صاحب پر جھوٹ بولا جاتا ہے تو شیخ صاحب کی کتاب مدارج النبوت کو دہرایک کر شدت الطعنات کی گناہم ڈالی جاتی ہے کیا دیانت و تقویٰ کو دیوبند سے بالکل ہی کاٹنے کیلئے کرنا کمال دیا گیا ہے اور کیا دوزخ میں خلیل احمد صاحب کو پیش نہیں ہوتا ہے۔

سو اب مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں  
زمین سے کیا خود پاک و امن باو گناہ کا

## ”کلام سنبھلی کی کتاب“ فیصلہ کن مناظرہ کی فریب کاریوں کا ایک نمونہ

جانب سنبھلی نے اپنے اکابرین کے کفریات کو عین اسلام ثابت کرنے کے لیے اپنی کتاب **خیانت پر خیانت** فیصلہ کن مناظرہ میں ہر مقام پر جن فریب کاریوں سے عوام کا الافانام کو جھوک دینے کی کوشش کی ہے، اگر کوئی بھی صاحبِ علم و بصیرت اسے ملاحظہ کرے گا، تو اسے صاحبِ موصوف کے دیانت و علمیت پر غور و خوض سے ہکا بکا کہ یہ دیوبندی مولوی جاہلِ مطلق ہو کر لوگوں کو کس قدر جھوٹے دیتے ہیں کہ انہوں نے مناظرہ میں مزید جوکر بھی اسے اپنے حق میں فیصلہ کن مناظرہ کا لقب دے دیا گیا، بندھنے اپنی اسی کتاب کے مختلف مقامات پر اس کا ٹکڑا کر دیا ہے۔ یہاں ہم مولوی صاحب کی خیانتوں کا صرف ایک نمونہ پیش کرتے ہیں جس سے باقی کتاب کی صداقت و کذب کا آپ پر از خود ہی راز فاش ہو جائے گا کیونکہ شہرہ ہے کہ

قیس کن ز گفتن من بہار مرا

مولوی خلیل احمد صاحب نے جب شیخ صاحب کے فیصلہ مدارج النبوت سے چشم پوشی کر کے شیخ صاحب کے کلام نقل کرتے ہیں خیانت کا ارتکاب کیا۔ اور علما کے اسلام سے جب دیوبند کے اس شیخ ائمہ اربعین کی دیانت پر اٹھا اٹھتا





کی حیثیت واضح ہو گئی ہے :-

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ نبوت (ایمان)

خوش :- دیوبندی حضرات اگر شیخ صاحب کی کتاب، اشعۃ اللمعات اور مدارین النبوت کو علیحدہ علیحدہ فقہ و کس کے ناموں کی حمد و ثناء کی مختلف عبارات تخریر اناس وغیرہ کو بھی علیحدہ علیحدہ تفسیر فرمائیں۔ اور اپنے نام تو شیخ صاحب کو کفر کے پیر سے میں دھکیل دیں۔ اور اگر اشعۃ اللمعات اور مدارین النبوت کو یقیناً توہین دیوبندیہ کیسب کی سمجھا جائے گا تو مولوی خلیل احمد صاحب کا جھوٹ ثابت ہو جائے گا۔

اُجھا ہے پاؤں یار کا رُفت و راز میں

خود آپ اپنے حال میں مباد آگیا

(معاذ اللہ) روضہ مصطفیٰ کی زیارت کو  
صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس کے  
گھر کی زیارت کو نہاتے ہیں۔ اور راستے میں مالک کا نام پکارتا

اور نام مقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچتا۔۔۔۔۔ وہاں کے گرو و ہمیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی  
باتیں کریں تو ان پر شرک ثابت ہوتا ہے۔  
(تقریباً ایمان ص ۱۱، ۱۲، ۱۳)

خوش :- دیوبندیوں کے اس قوسے سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی نبیؐ کے دربار کو جاتے ہوئے راستے میں  
نام مقول باتیں کہتی یا نہ کہ وہ مشرک ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! شرف المخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ بات  
ہے کہ ایک گوار کے منہ سے انبی بات سننے ہی مارے دہشت کے ہے  
جس ہو گئے۔ (تقریباً ایمان ص ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳)

خوش :- خدا تعالیٰ بل شائد اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے، فصحان قباب  
توسین اواذ فضا وحل الی عبدہ ما اوحل ما ارج البصر ما طلع۔ یعنی شب  
موراج جب خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب سے بلا واسطہ کلام مستطیع تو آپ کی آنکھ بھی نہ چھپکی۔ بارگاہ النبیؐ میں تو  
حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و رفعت ہو۔ مگر دیوبندی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی کے مقابلے میں  
ہے جو اس کہیں۔

اللہ حافظ من شہرا الخوامرج

۱۱) اس شہنشاہ کی تشریف آوری سے کہ ایک آن میں ایک  
حکایت سے چاہے تو کروڑوں نبی، ولی اور جن و  
فرشتہ جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر

(معاذ اللہ) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
آپ ہی جیسے اور نبی پیدا ہو سکتے ہیں

(تقویت الایمان ص ۳۵، سطر ۱)

(۲) پس وجود مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل باشد تحت قدرت الہیہ و ہوا المطلوب۔

مگر وہی صغدا ساعیل ص ۱۱۸، سطر ۱)

نوٹ:- جس طرح دیوبندیوں و بایوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ضرور کسی مثل نبی پیدا  
ہو سکتے ہیں اور اسی طرح مرزا یوں کا بھی یہ عقیدہ ہے چنانچہ مرزا مانی صاحب لکھتا ہے۔

”اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخرا لایا رہ سنے میں کسی طرح فرق نہیں آتا۔“

(دعوت الایمان ص ۳۸، سطر ۳)

مگر دیوبندیوں کی یہ عبارت تو مرزا یوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ مرزا یوں کے بعد جن نبیوں کی آمد  
ماتے ہیں ان کو حضور کے برابر نہیں کہتے۔ بلکہ آپ کے تابع و خادم مانتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

”اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں، مگر وہی جس پر برتری طور سے محمد متک جادہ پناہی لگی، کیونکہ خادم اپنے  
مخدوم سے جدا نہیں۔“

(دکھتہ نوٹ ص ۳۸، سطر ۱)

حالانکہ ہمارے نزدیک مرزا یہ بھی سراسر باطل اور غریب ہے۔ مگر دیوبندی و حضور کو صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
آپ کے بالکل برابر نبی پیدا ہونے کے بھی قائل ہو گئے۔ یہ ہے وہ تقویت الایمان جس کو گنجی صاحب اپنے فتوے  
میں مرزا دیوبندی کا ایمان بتاتے ہیں۔

حالانکہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اگر قبول دیوبندیہ آپ کے بعد  
آپ کے برابر کوئی نبی پیدا ہو سکے گا تو وہ بھی خاتم النبیین ہوگا۔ درنہ برابر کی کا دعویٰ قطعی ہو جائے گا۔ اور جب وہ  
خاتم النبیین ہوگا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہیں گے۔ نیز ختم آن مجید کا جھوٹا ہونا بھی لازم آئے گا۔ اور  
چونکہ حضور خاتم النبیین ہیں، لہذا آپ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال بالذات ہے۔ اور تمام مفت محمدیہ کا یہ عقیدہ ہے

”المحال لا یدخل تحت القدر حق“

(سائر مع سامر ص ۸۰، سطر ۲)

یعنی محال چیزیں قدرت الہیہ کے تحت داخل نہیں۔ مگر انوسس کہ دیوبندیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
مثل نبی کو داخل قدرت الہیہ شمار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک دوسرے خاتم النبیین کا امکان مان

یا لاولی ولائوۃ الیہ السلام العظیم۔

جس کا نام محمد علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں  
(تفہیم الایمان ص ۴۴، سطر ۶)

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کسی چیز کے بھی مالک و مختار نہیں

خوش ہے۔ دیوبندی اپنے مکاتوں کے مختار اپنی دوکانوں کے مختار اپنی اولاد کے مختار اپنے بچے بچھلے  
کے مختار مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شان میں خدا تعالیٰ انا اعطینک الکونین فرمادے یعنی میرے  
جسب ہم نے آپ کو ہر شے عطا فرمادی۔ ان کو کسی چیز کا بھی مختار نہ مانا۔ کس قدر بد اعتقاد ہی ہے پھر کلام کا ارادہ  
طرز بھی دیکھیے نہ حضرت نہ حضور نہ خود نہ خطاب۔

جو چر کا حیا میں بن کر اس کی سنارس کرتا ہے، تو آپ بھی چر  
جو جاتا ہے۔ الخ۔

(معاذ اللہ) تمام انبیائے کرام

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نہیں

(تفہیم الایمان، ص ۴۴، سطر ۶)

خوش ہے۔ مولوی اسماعیل نے یہ عبارت دیکھی کہ تمام انبیائے کرام کی شفاعت کا رو کرتے ہوئے بھی ہے اور کون  
مسلمان نہیں جانتا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت لاهل الکتاب یعنی یہی شفاعت  
جسے بڑے گنہگاروں کے لیے ہوگی۔ تو معاذ اللہ دیوبندیوں کے نزدیک حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قیامت کے  
دن چروں کی حاجت کر کے چربن جائیں گے۔ (النبیاء اللہ)

(معاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جان کے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں۔

(۱) سوانحوں نے بیان کر دیا کہ محمد کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی  
جان تک کا بھی نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ الخ۔ (تفہیم الایمان ص ۴۴، سطر ۹)

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ نفع نہ نقصان کی طاقت اور نہ ہی غیب جانتے کی طاقت، اللہ کی طرف سے  
دی گئی ہے۔ (قرآن کریم، فرقان ۲۵)

نوٹ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ نے بارگاہ انبی میں عرض کیا لا املک، لا نفسی، ولا شیء یعنی میں صرف  
اپنی جان اور اپنے بھائی کا مالک ہوں۔ حضرت موسیٰ تو اپنی جان اور اپنے بھائی کے بھی مالک ہوئے گا ورنہ فرماویں  
اور آنحضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوبندی صرف اپنی ہی جان کے نفع کا مالک نہ سمجھیں۔

انا لله وان الیہ مرجعون

(امعاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 دیوبندی بزرگوں کے پیچھے پیچھے ہیں  
 انہوں نے جواب دیا کہ آپ پر حاجی امدا اللہ صاحب میں پھر حاجی  
 سے سن کر میں نے بھی یہی کہا۔ پھر دریافت فرمایا کہ حاجی جی کے  
 پیچھے کون ہیں؟ حاجی نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہیں۔ ۱۰۔ سدا اللہ۔  
 (امعدنی الرؤیا تھانوی ۱۷۲ ص ۲۶، سطر ۹)

خوف ۱۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذاتِ بابرکات ہے کہ سرِ لوح کی شبِ بیمیت القدس میں  
 جمیع انبیائے کرام علیہم السلام رونق افروز ہیں۔ مگر جب جماعت کا وقت آتا ہے۔ کوئی نبی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے آگے امام حسن کے لیے تشریف نہیں لانا اور پھر یہی ذاتِ بابرکات جو امامِ اولین و آخرین و امامِ الانبیاء ہیں۔  
 سب کے امام بن کر بصری پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ ۵

دراں مسجد امام انیسوار سید

مستبہ پیشانی را پیشوا شد (نابی)

تو اس ذاتِ پُر نور کے متعلق اہمیت دیوبندیوں کی حاجی صاحب کا یہ گستا اور تھانوی صاحب کا اس کو فخرِ بظہر  
 پر امدق الرؤیا یعنی بہت ہی سچا خواب شمار کر کے شائع کیا کہ حضور کریم دیوبندیوں کی پیچھے کیے پیچھے پیچھے ہیں۔  
 اور دیوبندی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیشہ کر کے پیشینہ خرمیجئے ہیں۔  
 بارگاہِ نبوت میں یہ گستاخانہ جرأت ہے۔ ہمارے عقیدہ میں تو یہ جھوٹ گھڑا گیا ہے اور دیوبندیوں کی  
 حاجی نے کذبِ بیانی کی ہے۔ (یہ حاجی مولوی شریف علی کی پوز بھی ہو ہے)۔

(امعاذ اللہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 دیوبندیوں کے پیروں کے باوجود ہیں  
 نیز دیکھا کہ زویدہ شیخ خدا حسین والدہ حافظ احمد حسین صاحبِ دوا میں  
 حجاجِ مقیم مکہ داؤد اللہ شرفا و کریم تبارک و تعالیٰ حضرت ایشاں اپنے  
 مکان میں کھانا پیکار ہی میں۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مرحوم کے  
 پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو اچھا ہے کہ تمہارا اہلِ اہلِ اللہ کے واسطے کھانا پکاؤں۔ (امعاذ اللہ)

شاعرِ مہار ہر تہ شرف علی وغیرہ ص ۲۲، سطر ۱۵۰)

خوش ہے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ذاتِ بابرکات ہے کہ تمام کائنات جن کی خدام کے واسطے اور  
 آپ کی ہی عطا کی ہو مخلوق اپنا خیر سمجھے، خود خدا تعالیٰ آپ کی صفائی فرما دے اور جسدِ باریت عتد دبا فی طہن  
 ویستحقی کما اشاء و خدایں محبوب خدا کی پاک ذات کے متعلق دیوبندیوں کا یہ عقیدہ کہ مہم ذاتِ آپ دیوبندیوں  
 کے باوجود ہیں اور دیوبندیوں کی مدائیں پکارتے رہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 (امعاذ اللہ) مدینہ عالیہ اور کھانہ بھوان میں مناسبتِ مثلی ہے جیسا کہ مدینہ شریف میں رہ کر میں کہیں والا نہیں رہ

لکھا، اللہ کا شکر ہے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ایسا ویسا یہاں پر بھی نہیں رہ سکتا۔

(افاضات ایوبیہ، قادیان، ص ۲۰، سطر ۱)

حق ہے۔ پہلے تو قادیانی صاحب نے رسول اللہ ﷺ کا دعویٰ کیا اور پھر مدینہ طیبہ اور اپنے قتل گاہوں کو برابر قرار دیا۔ اور قتل گاہوں کے متعلق وہ خود لکھتا ہے کہ یہاں سب بے جا ہی رہتے ہیں (دیکھو افاضات ایوبیہ ص ۶۶) تو کیا مافاش اس کے نزدیک مدینہ شریف بھی ایسا ہی تھا۔

ہمارے معزز دوست نواب جمیل علی خان نے بھی یہ سوال لکھ کر بھیجا کہ

حدیث میں قبر کا رت بنانے کی ممانعت تو معلوم ہے تو کیا اس

حدیث کی رو سے حضور کے غمہ شریف کا شیدہ کر دینا بھی واجب ہے

چونکہ واقعی سینہ اعلیٰ القبر کی حدیث میں مخالفت ہے اس لیے ادنیٰ تو میں پتھر جوار بہت سی بی باتیں ہوتی ہیں

جو ہوتی تو ہیں واقعی لیکن ان کا ذکر یہ دینا اور بے ادبی و بدعت بنی ہوئی ہے۔ الخ۔

(افاضات ایوبیہ، ص ۱۹، سطر ۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور جس کے

اثرات بخیر و ہیبت ہی مدت گزرے کہ حدیث میں مذکور ہے کہ

انلا ملک کے ساحل تک دنیا کے ایک بڑے حصے نے محسوس کیے

اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی ماحول مل گیا تھا۔ جس کے

اندہر کیر پڑی زبردست طاقت موجود تھی اگر خدا نخواستہ آپ کو وہ ملک، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتقاد لوگوں کی

پیشہ نظر جاتی تو کیا پھر بھی وہ تاریخ بدل سکتے تھے؟ (استقامت نگاری)

(ترجمہ اسلامی کی عقلانی بنیادیں، صفحہ ۴۴، دیوبندی ص ۱۱، سطر ۳)

خوش ہے۔ بنڈا نے تعلق عالم ہمتہ العالمین کی اس سے بڑھ کر اور کیا تو ہیں جو کہتے ہیں کہ اس کی کامیابی

کا مدار انجی ممانعت کو قرار دیا جائے کہ جن کو زیور اسلام سے آراستہ کر کے کمالات ظاہری و باطنی سے مزین کرنے

والی آپ ہی کی ذات والا صفات تھیں، کیا دیوبندیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو لوگوں کا محتاج نہیں

قرار دے دیا۔

(۱) ایک دفعہ کہ تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت

بلکہ نبوت کے بھی ساتھ ہیں ہو سکتی ہے۔

(دیوبند انوار، قادیان، ص ۱۹، سطر ۱۹)

مسائل اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا گتہ گرانہ واجب ہے

چونکہ واقعی سینہ اعلیٰ القبر کی حدیث میں مخالفت ہے اس لیے ادنیٰ تو میں پتھر جوار بہت سی بی باتیں ہوتی ہیں

جو ہوتی تو ہیں واقعی لیکن ان کا ذکر یہ دینا اور بے ادبی و بدعت بنی ہوئی ہے۔ الخ۔

(افاضات ایوبیہ، ص ۱۹، سطر ۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور جس کے

اثرات بخیر و ہیبت ہی مدت گزرے کہ حدیث میں مذکور ہے کہ

انلا ملک کے ساحل تک دنیا کے ایک بڑے حصے نے محسوس کیے

اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی ماحول مل گیا تھا۔ جس کے

اندہر کیر پڑی زبردست طاقت موجود تھی اگر خدا نخواستہ آپ کو وہ ملک، ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتقاد لوگوں کی

پیشہ نظر جاتی تو کیا پھر بھی وہ تاریخ بدل سکتے تھے؟ (استقامت نگاری)

(ترجمہ اسلامی کی عقلانی بنیادیں، صفحہ ۴۴، دیوبندی ص ۱۱، سطر ۳)

خوش ہے۔ بنڈا نے تعلق عالم ہمتہ العالمین کی اس سے بڑھ کر اور کیا تو ہیں جو کہتے ہیں کہ اس کی کامیابی

کا مدار انجی ممانعت کو قرار دیا جائے کہ جن کو زیور اسلام سے آراستہ کر کے کمالات ظاہری و باطنی سے مزین کرنے

والی آپ ہی کی ذات والا صفات تھیں، کیا دیوبندیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو لوگوں کا محتاج نہیں

قرار دے دیا۔

(۱) ایک دفعہ کہ تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت

بلکہ نبوت کے بھی ساتھ ہیں ہو سکتی ہے۔

(دیوبند انوار، قادیان، ص ۱۹، سطر ۱۹)

مسائل اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا گتہ گرانہ واجب ہے

چونکہ واقعی سینہ اعلیٰ القبر کی حدیث میں مخالفت ہے اس لیے ادنیٰ تو میں پتھر جوار بہت سی بی باتیں ہوتی ہیں

جو ہوتی تو ہیں واقعی لیکن ان کا ذکر یہ دینا اور بے ادبی و بدعت بنی ہوئی ہے۔ الخ۔

(افاضات ایوبیہ، ص ۱۹، سطر ۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور جس کے



(مسماذ اللہ) آپ نے عدت گزارنے سے پہلے ہی حضرت زینب کا نکاح کر لیا۔

زینب کو طلاق قبل النکاح دی گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا۔

(بیتہ المیران ص ۱۲۶، سطر ۱۱)

خوش ہے۔ حدیث شریف میں ہے لہذا انتقضت عدۃ زینب اقل ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزیبہ فاذا ذکرہا علی

اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے ہمدردی سے عدت گزارنے کی نکتہ کیا۔ مگر انام دیوبندی کی جماعت ملاحظہ ہو کہ نکاح ہی قبل از عدت قرار دے کر حضور پر حملہ کر دیا۔ (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) مسند سوہیل ایک باریک بابت ہے۔۔۔۔۔ جیسے کوئی شخص یوں کہے کہ محمد حضور کا نام لینا ہی ہے کہ اسے محمد، تو اب یہ بات معلوم کرنے کی ہے کہ یہ جہاد ہے یا نہیں؟ سو اس کے واسطے نقل نہیں ہے۔ (دریۃ المفیدۃ صفحہ ۳۶، سطر ۲)

خوش :- مولوی ذہیر حسین دیوبندی دہلی نے بھی حضور کے اسم گرامی کے وظیفہ سے منع کیا ہے۔

(فتاویٰ دیوبند ص ۱۱۵، ص ۱۱۶)

یا رسول داہ واہ، تو نے اپنے اللہ کے حکم کا تمیل کی ہے۔

(بیتہ المیران ص ۱۲۶، سطر ۲)

حضور کے متعلق دیوبندیوں کا ایک خود ساختہ نرا لادرو

خوش :- دیوبندیوں کو چاہیے کہ مجلسوں میں بھی درود شریف پڑھا اور پڑھایا

کریں، مگر "یا" اس میں بھی موجود ہے۔

اخلاق محاسن کے تین جزو ہیں تہذیب، اخلاق، تدبیر منزل، یہ سب استثنائی ان تینوں سے آپ قطعاً و اصلاً بے خبر تھے جب آپ کو یہ بھی معلوم تھا کہ کتاب الہی کیا چیز ہے اور ایمان کیا چیز ہے تو اور محاسن سے آپ کو کوئی ٹکرا لگا ہی ہو سکتی

(مسماذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب اخلاق سے بے خبر تھے

(تاریخ اعیان و باب سحر و سحر میرۃ مجریۃ عبد اللہ شکر لکھنؤ دیوبندی ص ۲۲)

خوش :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کشت بنیاد آدم بنو العار والطمین، یعنی حضرت آدم علیہ السلام بھی باپانی اور دشمنی میں ہی تھے کہ میں مقام نبوت پر فائز ہو چکا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں میں ہی فرشتہ ہیں جھلنی بنیاد و جھلنی میسار کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو پیدا ہوتے ہی سب رنگہ فرما کر اپنی پچھل اخلاق و تہذیب کا اعلان فرماتے ہیں مگر سید المرسل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دیوبندیہ کا یہ پانک نظر کہ مسماذ اللہ جیسے سال کی عمر شریف تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب اخلاق اور ایمان و تمام شریعی و اخلاقی خوبیوں سے قطعاً ناواقف



دے خبر ہے۔

### (معنا ذالہد، حضور اکرم ناپاک تھے۔)

دیوبندیوں اور دہاویوں کا پیشوا مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی اس تمام نہاد جماعت اسلامی اپنی جماعت کے محنت و زور و سارہ ایشیا "مجموعہ از لا" میں قرآن مجید کی آیت "لَا أَهْوَلُ لَكَ عَمْدِي خِذَانُ أَهْلَهُ" کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اے محمد اکرم! میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے فرشتے ہیں۔ نہ میں غیب کا حال جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہی کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (یعنی انسانی کمزوریوں سے پاک ہوں) میں تو صرف اس چیز کی پروا کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے" (انعام)

(ایشیا و جون ۱۹۶۶ء ص ۱۲ کا کالم ۱)

یہ بریکٹ، ہذا الفاظ پر اپنی انسانی کمزوریوں سے پاک ہوں، غلط ہے کہ قرآن شریف کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ قرآن میں فرشتے سے بھی کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں کی تفسیر کے لیے مودودی کی غور و جہد بیعت نے رسول اکرم کو ناپاک ثابت کرنے کے لیے اختراع کیا ہے۔ مودودی کے نزدیک حضور کے فرشتہ نہ ہونے کا مطلب حضور کا انسانی کمزوریوں سے ناپاک بننا ہے اس خام دہییت نے یہ مردود و جبر توہم کی گڑباز میں کیا کہ فرشتہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں فرشتہ نہیں بلکہ فرشتہ تو میری بارگاہ کے خادم میرے نور کے خوشہ چین میری بارگاہ رسالت کے وہابی اور غلام ہیں۔ سیدہ الخلق کی عظمت و جلالت سے ملائکہ کا کیا موازنہ! اب سوال یہ ہے کہ مودودی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کون سی انسانی کمزوری نظر آ رہی ہے؟ ان لوگوں نے جب رب العزت جل شانہ کی ذات والائے بندگیوں کا تصور ممکن مان لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا لحاظ کریں گے؟ دیکھو ہماری اسی کتاب کا باب ۱۰۔ ہم تمام عقیدوں پر یونین بنائے ہوئے ہیں کہ پیغمبر کیسے کویتے ہیں کہ انہوں نے رسول پاک کی اطاعت کی اور حق و باطل معصوم و پاک ذات کو انسانی کمزوریوں سے کرکٹ کر کے ان کی نبوت پر سنگین حملہ کیا ہے۔ اگر ان میں صداقت ہے تو وہ ہیں آپ کی کمزوریوں کا ثبوت پیش کریں۔ ورنہ میدان بحث میں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا جواب دیں گے۔

بیا چیرا است اگر ظہد آں از مغبولین حق آذ قسبیل خرق عادت  
شمرده سے شود، حالانکہ اصل حال اہل افعال بکفر قوی و اکمل  
اذل اذار باب سحر و اصحاب ظلم میں ان واقعہ باشد۔

جادوگر (خود باشد) حضرت انبیل سے کرام  
علیہ السلام سے بھی زیادہ طاقت رکھتے تھے

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۳۵)

خوش ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے خرق عادت و مجرات میں جانبِ اشد ہوئے ہیں اور ادا و کرہ کا بیان حتیٰ مسامحہ فریب ہوتا ہے۔ اور فریب کسی طرح بھی مجروح سے اقویٰ و اہل نہیں ہوتا۔ اور ساری فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں شکست کھانا اس پر واضح دلیل ہے۔

ایمانت و گت حق کران جناب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کفر است و اگر بہ تماشے و توہین جیسے گوید کا فرض ہو۔ (معاذ اللہ)  
(اندوالتقری ۲ ص ۳۳، ص ۱۲۶)

(نور اللہ) تاویل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر نہیں ہوتا

خوش ہے۔ اور یہی تھا قوی دوسرے مقام میں فرماتے ہیں۔

”نور و بابت دین میں تاویل و تفسیر نہیں“ (اعانت الیورید ۲ ص ۱۲، ص ۲۱)

اور مولوی مرتضیٰ حسن ناظم دیوبند لکھتا ہے۔

جو شخص کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے یا نہ کرے۔ بہر صورت کافر ہے نہ مرتد ہے۔

پھر شخص اسے کافر و مرتد کہے وہ بھی کافر ہے۔ الخ (اشد الغلاب ۱ ص ۱۶، ص ۱۷ مطبوعہ دیوبند)

خوش ہے۔ معلوم ہوا کہ صورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیوبندیوں کے نزدیک کوئی ضروری بات نہیں (اعانت اللہ) یہ سب کچھ حفظ الایمان، تحذیر الناس، وبراہین قاطعہ کی شان رسالت میں گالی گلوچہ کو جان کر کرنے کے لیے ہو رہا ہے۔

تمام حضرات انبیاء کرام علی نبینا و علیہم السلام کے متعلق دیوبندوں کو ناپاک عقاید

(معاذ اللہ) دیوبندی مولوی حضرت انبیاء اپنی امت سے اگر متنازع ہوتے ہیں تو معلوم ہی میں متنازع ہوتے ہیں باقی بلا عمل، اس میں زیاد اوقات بظاہر سختی سناوی ہو جاتے ہیں (تحذیر الناس مصنف باقی دیوبند ص ۲، ص ۲۱)

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے دیا اس مسیحی گمراہ کو کچھ فرما (ابن مریم)  
(مرثیہ مولوی محمود الحسن، حدود دیوبند ص ۳۳)

(معاذ اللہ) مولوی رشید احمد گنگوہی کے معجزے اور طاقت حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ تھے

خوش ہے۔ محمود الحسن نے اس مسیحی گمراہ کو کچھ فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام سے رشید کو زیادہ طاقت والا بتایا ہے۔ مرزا قادیانی بھی محمود الحسن کی طرح لکھتا ہے۔

”حد باغیوں کی کسبیت چارے سے مجرات اور بیہوشین گویاں بیہوشی سے گئی ہیں (ریورس ص ۲۶۲) معلوم ہوا

کہ مرزائی تو مرزا گوہریوں سے قوی تر مانتے ہیں۔ اور دیوبندی رشتہ دار گوہریوں سے طاقت و رفیق رکھتے ہیں۔

(معاذ اللہ) حضرت علی علیہ السلام نبی تھے رسول | شرعیات رسول آئے۔ پہلا نبی اسحاق میں خاندان نبی اکبر کا اولاد المریم پر ہے جس نے فرما کر حضرت خضر علیہ السلام کی شخصیت حکمرانی اور حکومتی و غلامی سے اپنی قوم کو نجات دلائی۔ دوسرا اس کے مرنے والی خلیل اللہ کی مقدس دعا کا مقصد و مطلوب اور نبی اسماعیل علیہ السلام سے نجات دلائی جو اس نے نہ صرف اپنے خاندان اپنی قوم اور اپنے وطن کو بکرم عالم انسانیت کو انسانی حکمرانی کی لعنت سے نجات دلائی و ماہر سلسلہ الہی کا خاتمہ لٹا دیا۔ تیسرا وہ سلسلہ میں (۳۳۰۳۲) مسیح نامی کا تذکرہ ہے کہ وہ شریعت موسیٰ کا ایک منسلک تھا۔ یہ خود کو نبی صاحب شریعت نہ تھا۔ اس کی مثال ان محمد بن طلحہ قدیم اسلامی کی سی تھی۔ جن کا حسب ارشاد صادق و مصدق تاریخ اسلام میں ہمیشہ ظہور رہتا ہے۔ وہ کوئی شریعت نہیں لایا۔ اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا۔ وہ خود بھی قانون شریعت موسیٰ کا کابین تھا۔ الخ

(مفت، ذیہ السال لکھنؤ مرتبہ ابوالکلام آزاد۔ دیوبندی۔ پریس غیر ۱۔ ایست ۳۴ ستمبر ۱۹۱۲ء جس کا نمبر ۲۹) (اسطر ۱)

دوسرے۔ حضرت علی علیہ السلام کو محمد بن تبار ابوالکلام نے آپ کی رسالت و انجیل شریفہ کا انکار کیا ہے۔ اور سلسلہ ابراہیمی میں صرف وہی رسول مان کر کتب و صحیف الہیہ دبا کی رسل کا انکار کیا ہے۔

تو بہت اسے کہتے ہیں مثول ایسے جوتے ہیں

عید سود کا ان کے نسب ہے یا نسب تباری

(مترجمہ محمود الحسن، ص ۱۱، اسطر ۶)

(معاذ اللہ) مولوی رشید احمد گنگوہی کے کالے منہ

مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر ہے

دوسرے۔ (۱) حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کی پستھان ہے کہ سر کا۔ وہ عالم اصل اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ میرے بھائی یوسف علیہ السلام میں نہ جمال کے مالک تھے نہ مولوی محمود حسن صاحب کا یہ کہنا کہ ہمارے

گنگوہی صاحب کے من کا لے لوٹے بھی جن میں یوسف علیہ السلام کے برابر ذاتی تھے۔ کیا صدر دیوبند نے خدا تعالیٰ

کے محبوب خیر کے خدا داد حسن و جمال نبوت کی توہین نہیں کی۔

(۲) دیوبندیوں کا یہ فیصلہ ہے کہ عبدالغنی نام رکھنا شرک و کفر ہے چنانچہ عثمانی صاحب شرک و کفر کی باتیں کرتے

جوتے لکھتے ہیں۔

عالم بخش، حمید بخش، عبد الغنی وغیرہ نام رکھنا یعنی یہ کفر و شرک ہے

(مفت ذیہ السال مرتبہ ابوالکلام آزاد، ص ۳، اسطر ۱)

دیوبندیوں کا پیشوا گاندھی حضرت  
موسیٰ علیہ السلام سے مشابہ ہے  
کی ڈاڑھی نوپے گا۔ ایسے ہی مہاتما گاندھی ہند میں پی جا رہے۔ ۱۰۔

(تقریر مولوی عطاء اللہ شاہ دیوبندی واقعہ مسجد نبیؐ خیر الدین امرتسر نے مورخہ ۲۵، مارچ ۱۹۳۱ء)  
خوش ہے۔ اس تقریر کی وجہ سے عطاء اللہ شاہ پر حربہ بھڑکا تو اسے ڈی ایم ایم امرتسر نے فیصلہ میں یہ الفاظ لکھے  
کہ "مہاتما گاندھی اور حضرت موسیٰؑ کے باہن جو متاثر اس (عطاء اللہ شاہ) سے کیے اس پر اور اس ناشائستہ اشارے سے ہر  
راستے کی گزرتے ہوئے اس سنہ جوش فرحت کے ساتھ اس طریقہ کو گزروں لکھوں میں ادا کیا۔  
(فیصلہ عدالت دے ڈی ایم امرتسر بمجرعہ، اپریل ۱۹۳۲ء)

(معاذ اللہ) تمام انبیاء و ذرۃ ناپچیسے کم درجہ رکھتے ہیں  
بھی کم ترین۔

(تقریر ایمان ص ۶۳، سطر ۱۶)

نوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرات انبیاءؑ کے نام میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان بیان فرماتا ہے کہ وہی ان  
عند اللہ وجیہا۔ یعنی وہ موسیٰ علیہ السلام (اللہ تعالیٰ کے دربر بڑی عزت والا ہے۔ خدا تعالیٰ تو انہیں پسینے  
رو برو عزت والا فرماتا ہے "ادیران ناپاک سینوں کو ذرۃ ناپچیسے بھی کم درجہ بتائیں۔ (نورۃ اللہ)  
اور رسول کا کمال سلامت و مہذب الہی سے فقط۔

ربطہ لیون، مصلح نام ششم دیوبندی مذہب ص ۲۴، سطر ۲۶

خوش ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

(معاذ اللہ) بس غلاب سے ہی بچ جانا  
غیبوں کے لیے غنیمت ہے

میں فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ لَشَدِیدُ الْاِصْحَاطِ مُسْتَقْبِرٌ لِّیْنِیْ اَسَے محبوب! بیشک آپؐ مراد استقامت کی طرف ہدایت فرماتے  
دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حبیب رحمتہ للعالمین تمام کائنات کے بارہی ہیں۔ اور دیوبندی ان کے لیے کبھی مذہب الہی  
سے بچ جانا ہی مشکل سمجھیں۔

(معاذ اللہ) سب انبیاء و رجا اس ہو گئے  
اس کے دربار میں ان کا قیہ حال ہے کہ جب وہ کچھ فرماتا ہے اور  
سب و عیب ہیں اگر ہے تو اس میں جو جاتے ہیں۔

(تقریر ایمان ص ۳، سطر ۱۹)

خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکلوا ملکہ مسوحاً فصلاً آجی اللہ تعالیٰ نے موحی علیہ السلام سے حقیریت کا نام فرمایا۔ اور دیوبندی کہیں کہہ سکا اللہ وہ ہے جس سے تو کہہ کر موحی علیہ السلام نے یہ کیسے عرض کیا۔ سب اُپراٹھ ہے اس آوی تو بات ہی نہیں کر سکتا۔ لیکہ دیوبندیوں نے کلام الہی کا انکار کر کے اپنا پیمانہ برباد نہیں کیا۔ اورستم ظریفی یہ کہ اپنے مولویوں کے متعلق تو ان کا یہ اعتقاد کہ وہ خدا تعالیٰ سے بلا شک و شبہ بائیں کر سکتے ہیں۔ چنانچہ امام دیوبندی مولوی اسماعیل صاحب اپنے بزرگ مولوی سید احمد کے شان کے متعلق لکھتے ہیں۔

ایک روز اللہ تعالیٰ نے (مولوی سید احمد صاحب) کا دایاں ہاتھ اپنے قدرت کے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس کے کچھ جوہر مست ہی اعلیٰ تھی سید صاحب کے سامنے کی، اور فرمایا کہ کہنے یا دلیری کسی چیز میں دوں گا۔

(عزائم مستقیم ص ۱۶۷ سطر ۱۹)

تو یہاں سید صاحب تو دروغ میں آئے اور ذیلے حاس ہوسے بگڑا بیٹے کرام کو دیوبندی ہے حاس بدلتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ حضرات انبیائے کرام کو اپنے مولویوں سے بھی حقیر سمجھتے ہیں۔

ان حضراتی صاحب کے مرید دیوبندی اسے پرہیزش کیا اس میں یہ لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا۔ اور یہ بھی لکھا تھا کہ آپ کو نہیں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں۔

دیوبندیوں کے پتیرا تھا نوی صاحب ملیوں کے برابر ہیں

(مرزید الخیر خواہ ص ۱۸۸ سطر ۱۱۹، شرف الموعلات ص ۵۰ سطر ۱۹)

خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ پورہ فیروز سے فیروز داروگوں کے حوالے سے کر ملائے اہل سنت کو بدنام کرنے والے دیوبندی اپنے مرید بن کا بھی عقیدہ ملاحظہ کر لیں۔

یعنی بن مانہ لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بلکہ جو یا چھوٹا وہ اللہ کی مشن کے آگے ہمارے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(تقریر ایمان ص ۱۶۷ سطر ۱۹)

خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑی مخلوق پرچار سے بھی زیادہ ذلیل ہوسے کا لفظ بول کر جس قدر بے دینی ہے اور اللہ کے ہاں دیوبندی جو فزیب دینے میں اس کے متصل جڑا بات پہلے دیوبندیوں کے عقاید، بابت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کشت میں گڑبگڑ ہے وہاں ملاحظہ ہوں کیا کوئی مسلمان دیوبندیوں سے دریافت کر سکتا ہے کہ چار تو ہے ایمان ہوسے کی حیثیت سے بھی ذلیل ہے تو کیا مآذ اللہ انبیائے کرام کو بھی تم ایسا ہی سمجھتے ہو۔

ان خود اللہ حضرات انبیائے محبت کی حضرت ہی نہیں ہیں کہ کشت کیا چیز ہوں کہ میں اس کا انتظار کروں کہ مجھ سے محبت ہو جو حضرات انبیاء علیہم السلام سے بھی

طبی محبت کرنا فرض نہیں

(احکامات الہیہ ج ۴، ص ۲۴۵، ۵۶ مطر ۷)

دیوبندی مولویوں سے محبت کرنا ضروری ہے  
 اپنے پاس اہل دینہ کا کچھ ذخیرہ نہیں، صرف بزرگوں کی دعا  
 اور محبت ہی ہے۔۔۔ اس کا شخص کو اہتمام کرنا چاہیے۔

(انسانیات الہیہ ج ۴، ص ۲۴۵، ۵۶ مطر ۷)

محاذ الشہیدی ناکارے لوگ ہیں  
 ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ ناسرہ اور نقصان نہیں پہنچا سکے۔ محض بے تصانیف  
 ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔ الخ۔

(تقریرۃ الامان ص ۳۳)

## کچھ معطلہ کے متعلق دیوبندیوں کے عقاید

استیجائے وقت کعبہ شریف کو پوچھ کرنا جائز ہے  
 سوال :- استیجائے وقت یعنی آج رات لینا قبلہ کی طرف منہ پائنت  
 کرے کیلئے۔

(احکامات الہیہ ج ۴، ص ۲۴۵، ۵۶ مطر ۷)

الجواب :- چونکہ کوئی دلیل شرعی نہیں اس لیے جائز ہے۔  
 منو شے :- حالانکہ کتب فقہ میں مقرر ہے کہ وقت استیجائے وقت یعنی قبلہ شریف کی طرف منہ پائنت کرنا جائز ہے۔  
 علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں :- لہذا فی المذنبۃ ان متوکلہ ادب الخ (فتاویٰ شاہی ج ۱ ص ۳۲۸)

تو معلوم ہوا کہ ایسے فتوے دے کر شہادۃ اللہ کی بے ادبی کرنا یہ دیوبندیوں کا بھی مذہب ہے۔

سجدہ کرنے کے لیے کعبہ کی  
 طرف منہ کرنا کوئی شرط نہیں  
 یہ سوال کہ کعبہ میں استقبال قبلہ تو ہونا ضروری ہے اور اس میں اس شرط کا  
 اہتمام نہیں ہو سکتا، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شرط ہندوئی ہے، اس میں اختلاف  
 کی گنجائش ہے، چنانچہ قبلہ الخ و طحا، باب الاستیکبیل للسجود میں  
 ہے کہ حضرت ابن عمر کے نزدیک سجدہ تلاوت میں وضو شرط نہیں اور اچھا بعد الرحمن کے نزدیک استقبال قبلہ کی بھی شرط  
 نہیں۔ الخ (رد المحتار در فتاویٰ ص ۱۱۳۹ مطر ۷)

نوٹ :- معلوم ہوا کہ شوکانی رحمہ اللہ اور مفتی صاحب دہلوی نے بھی یہی کیا ہے کہ تلاوت وضو سجدہ کیا  
 کریں، حالانکہ فقہائے احناف نے تصریح فرمائی ہے کہ تلاوت وضو نماز پڑھنا کفر تکبر و تنبا ہے، چنانچہ رد المحتار میں ہے :-  
 و اما اختلافوا فی اصل وجہ الاستغناء بالحدیث فان طحا علی وجہ

(رد المحتار ج ۱ ص ۱۵۰، ۵۶ مطر ۷)

الاستغناء ینفی ان یرکعت کفرا عند الصعل

معلوم ہوا کہ سجدہ غیر وضو بصورت استغناء تو کفر نہیں ہے، اور بصورت عدم استغناء فوق تو کفر بھی نہیں ہوگا

خود شرف مل سکتا ہے۔

جس کے کفر میں اختلاف ہو اس کا فسخ یقینی ہے۔

(الامانات ایرویدہ صفحہ ۳۵۲ ص ۱۶ سطر ۱۶)

پھر سے سنے کہیں ملے گی پوچھتے گنگوہ کا رسنہ

جو کہتے اپنے سینوں میں سنے دق و شرقی مرقفی

(مرثیہ مہضد ویرندہ ص ۱۳ سطر ۷)

دیوبندیوں کا کسبہ گنگوہ ہے

نوٹ ہے :- خدا تعالیٰ تو فرمائے کہ شہر جس کو امن اس پاک جگہ میں کہیں حاصل ہو جائے مگر دیوبندی اقرار کرتے ہیں کہ یہیں کہیں بھی اطمینان نہ ہوا۔ بلکہ کہیں میں بھی ہمارے قلوب گنگوہ ہی کی طرف متوجہ رہے۔ تو گویا نماز بھی گنگوہ ہی کی طرف پڑھی گئی۔ (استغفر اللہ)

## مدینہ عالیہ کے متعلق دیوبندیوں کی بد اعتقادی

جیادہ تر شریف میں رہ کر میل کچل والا نہیں رہ سکتا۔ اللہ شکر ہے۔

حضرت حاجی صاحب کی برکت سے ایسا ویسا پاں پر اچھا بھون (بھی رہ نہیں سکتا۔

نوحہ باللہ مدینہ عالیہ اور  
تھانہ بھون ایک ہی جیسے ہیں

(الامانات ایرویدہ صفحہ ۴ ص ۲۴۰)

خوش ہے :- ناظرین اندازہ فرمائیں کہ پہلے تو تھانوی صاحب نے مدینہ عالیہ اور تھانہ بھون کو ہم مثل قرار دیا۔ اور پھر تھانہ بھون کو بے حیائی کا مرکز قرار دیا۔ تو خدا وسط حدت کرنے کے بعد طبیعتاً البلا مدینہ عالیہ کے متعلق دیوبندیوں کی بد اعتقادی کا کس قدر شرمناک مظاہرہ ہوتا ہے۔

## قرآن مجید کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وانا ناسک فیکم النطقین اولہما کتاب اللہ اور

قریبا و اہل بیت (شکوہ)

یعنی جو مسلمان قرآن مجید اور اہل بیت کے ساتھ دانگی کہتے والے ہیں وہ ہدایت پر ہیں گے اور ان کے متعلق بد اعتقادی رکھنے والے گمراہ ہو جائیں گے۔ اب آپ قرآن مجید و اہل بیت نبوت کے متعلق دیوبندیوں کی بد اعتقادی خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما کر دیوبندیوں کی صاحبیت یا بد اعتقادی کا خود ہی

فیصلہ فرمائیں۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں:-

(نمود یا نہد) **قرآن مجید کوئی فصیح بلیغ کلام نہیں ہے** | اس بگڑے منسوخ کلام میں کون سے ہیں کہ قرآن بلیغ اور فصیح کلام ہے۔ اس کی مثل کوئی ایسی بلیغ اور فصیح کلام لاؤں گی یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو ہاجر کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے ذہنیاً نہ نکھر قرآن خاص واسطے کفار و صحابہ بنیاد سے نہیں آیا اور یہ کمال بھی نہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں۔ امام ششم۔ دیوبندی مذہب ص ۱۲، سطر ۱۳)

خوشے:- خدا تعالیٰ نے عرب کے بڑے بڑے فصحا اور بلیغ کو اعلان فرمایا کہ اگر تمہارے خیال میں یہ قرآن خدا کا کلام نہیں اور کسی بندے کا کلام ہے تو اسے عرب والو! تم سے فرما کر تو عربی زبان کا کوئی بھی فصیح و بلیغ نہیں، تو خانہ یسوعیٰ من۔ مثلاً ایک حدیث تو اس عیسیٰ بنا کر لاؤ۔ اور اگر تم قرآن کی فصاحت و بلاغت کا مطالعہ نہ کر سکتے تو تمہیں معلوم چھائے گا کہ یہ کلام بندے کا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ خدا تعالیٰ تو قرآن کی فصاحت کا اعلان فرماوے۔ مگر دیوبندی اس کے بھی منکر ہوئے۔ بلا علی قاری صاف فرماتے ہیں

والله عجان حاصل بنظم و مدحناہ و شرح فقرہ کریمتہ الیٰ ص ۱۸۶ تو اسے امت دیوبندیہ!  
فاتقوا اللہ والقی وقودھا الناس والحجرات۔

**قرآن مجید خدا کا کلام ہی نہیں ہے** | اس کے دربار میں ان ذبیہوں کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رعب میں ہلکے رہ جاتے ہیں اور لوٹ جاتے ہیں اور دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے، بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ اور جب اس بابت کسی آپس میں بحث کر لیتے ہیں سو اسے ہمنام و صدقہ کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔

(تقریبہ ایمان، ص ۳۴، سطر ۱۹)

خوشے:- دیوبندیوں کے عقیدہ میں جب انبیاء کا یہ حال ہے کہ مضافۃ اللہ رعب سے بے حس و جاہل ہیں اور کلام بھی نہیں کہتے۔ اور و بارہ دریافت کر نہیں سکتے۔ بلکہ ایک دوسرے سے پوچھ کر آمناء و صدقہ کا کہہ لیتے ہیں۔ یہ تو بڑی مشورہ ہوا۔ کلام الہی تو نہ ہوا۔ یہ نہ کلام الہی تو بے حس و جاہل میں سمجھا نہیں، اور بارہ دریافت نہ کیا۔ لاجل فلا حقہ اللہ باللہ۔ اگر آیت آریوں یا دیباہوں کی فطرت اس کن ب پر پڑے تو وہ اسلام اور کتاب الہی پر یکے جھکے کریں اور جو دیوبندی دو ہائی اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور انکو بھی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کتاب تقویٰ بنیہ الامان کا ترجمہ نہیں رہنا میں ایمان ہے تو وہ کس منہ سے قرآن پاک کو کلام الہی کہیں گے

(۱) اس نے کہا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان بھٹا جاوے گا۔  
دیوبندیوں کے نزدیک بحال غائب قرآن پر ویسا ہی کیا نا اچھا ہے



حضرت نے فرمایا کہ میان تو گرو۔ ان صاحب کے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔  
(امیر المجدد تھانوی ص ۶۶، ۶۷ سطر ۲۳)

(۲) آپ نے فرمایا کہ یہ بہت مہلک ہے۔ اراکانات الہیہ تھانوی ج ۴، ص ۱۳۳، سطر ۳)

منوشے۔ تھانوی صاحب نے اسی مردود بکیر کا تمام حضرت شفاہ عبدالعزیز بزرگ (۱) ہے اور ایسے ناپاک نظریہ کو ایک بزرگ کے منہ پر مقوی کر اپنی باقتادی کا مظاہرہ کیا ہے، کیا کوئی دیوبندی صاحب حضرت شاہ صاحب کی کسی اپنی کتاب میں دیکھا ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا، ورنہ قرآن پر پیشاب کرنے کو مبارک تصور کرنا یہ دیوبندیوں کا ہی عقیدہ ہے۔ حالانکہ خرابوں کی ایسی غلط تعبیرات کی نسبت شاہ صاحب کی طرف کرنا بالکل غلط ہے، انکو بھی نے اسے تسلیم کیا ہے۔ (دیکھو تھانوی رسدیدیہ ص ۲، ۳، ۴، ۵، ۶ سطر ۲)

دینداران اختیار رکھیں اسے کہ اشتیاق رافضی فراموش کر دینا شروع ہو پس  
نحوہ پابند قرآن مجید کا فنا ہو جانا ممکن ہے

سلب قرآن مجید بار بار انزال ممکن است ۱۔ (یک روزی معتمدی اسماعیل ص ۱۴۸، سطر ۲۳)  
منوشے۔ مولوی اسماعیل صاحب نے تقویت الایمان میں جب یہ لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑا پاک و بابر کا بی پیدا ہوتا ممکن ہے تو اس پر غلطی سے اسلام نے اعتراض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شل یعنی تمام صفات کا لیس حضور کا تشریک و ہمسر پیدا ہونا محال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء فرمایا ہے۔ تو اب اگر حضور کے برابر کوئی نبی پیدا ہو سکے گا۔ تو خدا تعالیٰ کے فرمان خاتم النبیین کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا۔ اور کذب الہی محال ہے۔ لہذا حضور کے برابر کوئی نبی کا پیدا ہونا بھی محال ہے، چونکہ ہرگز ہرگز داخل قدرت الہیہ نہیں ہے اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی اسماعیل صاحب نے مذکورہ بالا عبارت میں کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دیوے پھر تو آخرت خاتم النبیین کی تکذیب نہ ہوگی۔ جس میں امام دیوبند نے صاف اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں کو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہر جہ تو صرف اس میں ہے کہ کہیں بندے خدا کے جھوٹ پر مطلع نہ ہو جائیں۔ تو اگر خدا ان کو بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو پھر تکذیب کہاں سے آئے گی یعنی جھوٹ ہونے میں خدا کو ضرورت بندہ کا ہے۔ دیکھئے اس کے لیے جھوٹ بول دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

مسلمان فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہے، یا مرتد و کجھشتہ و شرلیست، امام تاجی میں اسے فرماتے ہیں،  
"جس نے فیوں کا جھوٹا ہونا جھوٹا سمجھا نہ ہو گا احقر باجماع (فتاویٰ ص ۳۶۱)

حب اہل بیت کے جھوٹ جاننا نہ لانے والا کافر ہے، تو خدا تعالیٰ کا کذب جاننا نہ لانے والا کبیر ٹکرا لاجماع کا فرق مرتد نہ ہو گا، اور پھر غلام نے صاف کہہ دیا کہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید کا فنا ہو جانا ہی ممکن ہے۔ اور فنا ہونا صفت مخلوق کی ہے

تو معلوم ہو کہ دیوبندیوں کے عقیدہ میں قرآن مجید بھی حادث اور مخلوق ہے۔ خدو کہ عنہ ہی۔

(۱) خلاصہ یہ نکلا کہ ما یہ النوازع بین الغلطین (امکان فی

الحلام الغلطی ہے۔

(الہدایۃ، صدر دیوبند، ص ۴۴)

دعوتہ باللہ خدا کے کلام لفظی یعنی  
قرآن مجید کا جھوٹا ہونا ممکن ہے

(۲) صدق اور کذب میں تعادل تضاد ہے۔۔۔ اور میر تقی علی لفظی میں مقدم ہیں۔

(بہار التواضع، ص ۲۱۰، سطر ۵)

(۳) تو اس قدمہ علی الجاہل عن غیرہ الواقع بالخطام الغلطی کو میں کا مشہور تواتر علیہ میں اس وقت امکان کذب ہو گیا ہے جو کہ جو پیش و جو ہم لغوام ہونے کے قابل ترک ہے۔۔۔ اتنا مع بالغیر کے ہم قابل ہیں۔ لیکن اس سے امکان بالذات کی نفی نہیں ہوتی۔ فاختصار المسبب و جهت النافی واسکتنا الحمد لله حمداً طیباً علیہم کما فیہ علی علامۃ الحق وانما مانتہ الباطل جاد الحق و ذوق الباطل انت الباطل کان نہ هو قائلہ سا قبل ان الحق یسلو ولا یصلی

(بہار التواضع، ص ۴۳ تا ۴۴، سطر ۱۰ تا ۱۱)

خوش ہے۔۔۔ خدا تعالیٰ کے کلام لفظی یعنی قرآن مجید اور کلام اللہ میں امکان جھوٹ نہ تھا کہ خدا دیوبندی مولیوں کی ہے علمی اور مسترلانہ اور افتقادی ہے اور میر تقی علی صاحب خود معترف ہیں کہ واقعی یہ عنوان خدا تعالیٰ کی ہے اور اہل گاہے لہذا لغوام کی دشت کی در سے اسے ترک کر دینا چاہیے افسوس کہ تھانوی صاحب خدا کے خوف سے تو زور سے اور لغوام کے زور سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں لوگ ہیں۔۔۔ دین سمجھ کر کہہ رہے ہیں، اعلو سے انڈسے لگائے دفرہ دینا بند ہی نہ کر دیں اور میر تقی علی صاحب خدا کے کلام میں جھوٹ کا امکان ثابت کر کے فرماتے ہیں الحمد للہ ہم نے اپنے خدا کے جھوٹ کا ثبوت دے دیا۔ مبارک یعنی ہمیں اور ہمارے خدا کا جھوٹ پر محمد مبارک علیہ السلام کی نفی یعنی ہم نے اپنے خدا کے جھوٹ کی نفی ہو کر ثابت کر دیا۔ اور جاد الحق و ذوق الباطل یعنی جھوٹ خدا کے لیے کیا ہو گیا۔ اور باطل یعنی اس کا پتہ ہونا خدا سے دور کر دیا گیا۔ پھر فرمایا الحق بطل یعنی خدا کا جھوٹ ہی ہمیشہ بلند رہے گا۔ اس پر کبھی خدا کا سچا ہونا بلند نہ ہو سکے گا۔ معاذ اللہ تم معاذ اللہ۔

کلام نفی اور کلام لفظی میں فرق ہے کیونکہ کلام لفظی حادث ہے اور قدم ہے لہذا اگر دیوبندی غدر کلام لفظی میں جھوٹ کا امکان مان لیا جاوے تو خدا تعالیٰ کے کلام نفی میں کوئی فرق نہیں آتا اور نہ ہی خدا کی توبہ ہوتی ہے۔ (دیوبندی کی پیش اور فریب کاری ہے)

(دیکھو بہار التواضع، ج ۱، صفحہ ۲۱۰)

## اسلامی جواب

کلام متعلق تبریک کر سکتے ہیں کسی معنی سے ہے یا یہ معنی سے ہے بعد الفاظ میں، ضرور ہے کہ معنی سے تعبیر ہے اور معنی کلام نفسی ہے، اب ہم سوچتے ہیں کہ حدیث کذابہ کا معنی کو عارض ہوا یا الفاظ کو، ضرور ہے کہ معنی ہی کو عارض ہے اس کے ذریعے سے الفاظ پر تو کذاب کلام نفسی پر ہوا صرف کلام لفظی پر معنی اگر سلطان واقع ہیں تو صادق و در کذاب الفاظ اگر اس کے موافق ہیں تو یہ صادق ہو گا تو وہ بھی صادق اور کذاب تو وہ بھی کذاب اور اگر موافق نہیں تو میری نہ ہوئی بشر کا کلام نہیں، زید کے ذہن میں ایک معنی ہیں یہ قاتل اگر کذاب نفسی نہیں پس تو میری نہ ہوئی اور اگر زید کا نہیں ہے تو معنی صادق ہوں گے، تو یہ بھی صادق ہو گا۔ اور وہ کذاب تو یہ بھی کذاب۔ الخ (لہذا خدا کے کلام نفسی میں امکان جھوٹ ماننا دیوبندی کی سرسری حالت سے ہے)

و لفظ ذات الخیر عزت پر بھی رضی اللہ عنہ ہم ص ۳۰

قال حمد لله حمد اکتبر اطلب امبارك كما عمل اعلامه الحق وانما هاهنا الباطل  
جاء الحق وذهب الباطل اذا الباطل هان وهو قاصد من اصدق من اصدق حديثا۔

## خاندان اہلبیت نبوت کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

شکل اول کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے متعلق دیوبندیوں کی از حد درجہ بداعتادی تو آپ نے ملاحظہ کر لی سب متعلق تائی ہیں اہل بیت نبوی کے متعلق دیوبندی مولویوں کی ناپاک جراتیں اور بداعتادی بھی ملاحظہ کیجیے۔

چونکہ دیوبندی مذہب خارجیت و بیزیت کی بنیاد ہے اور انہیں دیوبندیوں کے پیشواؤں نے ہی اولاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بچتی قرار دے کر آپ کو شہید کرنے تک چین نہ لیا تھا اور پھر کوہکے میدان میں خاندان نبوت کے انہیں دشمنوں نے اہل بیت اطہار پر جو ظالم ڈھائے وہ کسی سے مخفی نہیں، پھر ستم یہ کہ ان ظالموں نے تو آپ رسول کی زمک میں یہ جتنا گلیاں کی تھیں مگر دیوبندی کے شیخ احمد شہل اور مولویوں نے تو آج تیرہ سو برس گزر جانے کے بعد بھی خاندان رسول کو قیوں میں زندہ سائی میں حکمرانی ہے اہل بیت نبوت کے متعلق دیوبندی علماء کی بداعتادیوں کے چند نمونے ملاحظہ ہوتے۔

(۱) ذکر شہادت کا آیام مشرورہ حرم میں کرنا ایسا بہت رد افض کے منہ ہے۔

(رقادی رشیدیہ ص ۱۱۵، ص ۱۵۵، ص ۱۵۵)

حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرنا بھی حرام ہے

(۲) حرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام اگرچہ بڑا ایست بھیج ہو یا سبیل لنگنا، شہرت پانا یا چندہ سبیل ابد شہرت میں دینا یا دودھ پلانا سب نام درست اور شہرہ افض کی وجہ سے حرام ہیں۔ (رقادی رشیدیہ ص ۱۱۵، ص ۱۱۳، ص ۱۵۵)

حضرت امام حسین علیہ السلام  
کا حکم کرنا حرام ہے

معاویہ: حکم کرنا امام حسین کا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟  
الجواب: حکم اس وقت تک واجب آپ شہید ہوئے۔ تاہم حکم کرنا کسی  
کے واسطے شرع میں حلال نہیں۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(رشتید احمد گنگوہی مفتی محمد رفیع الدینی رشتید یہ ص ۲، ص ۱۴۳ سطر ۱۲)

دوٹے۔ معلوم ہوا ہے کہ دیوبندی علماء کے عقیدہ میں امام حسین علیہ السلام کا حکم دینا حرام ہی نہیں ہے۔ یہ  
بات بڑی بدعت کا شریک ہے۔ وہ علماء نے اہلسنت و جماعت کے سینوں میں سے تواسٹھ کر لیا کی داستانِ کلم کی وقت بھی  
خاموش نہیں کی سکتی۔ اور بیعتِ علف و ملت شریعہ میں نہ کو حکم امام عالی مقام علیہ السلام کا بھیجے ردایات و شریعی  
محدود کے اندر کرنا جائز سمجھتے ہیں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

دعائے سال و مجلس و رفاۃ فیہ غیر منع ہیں شریعت و مجلس و کوفات شریعت و مجلس شہادت حسین، اول کہ  
مردم روز عاشورا ایک دو روز پیش ازین قریب چار صد جمع شوند کہ رفتن علی حسین کہ وہ حدیث شریفہ و  
شہدہ در بیان ہی آید (القول فیہ) بڑے گروے شود خواہاں ہائے متوحش کہ حضرت ابن عباس و دیگر صحابہ و ائمہ و  
ولاہ و رفقاء و ائمہ و روئے مبارک جناب رسالت اکمل اللہ علیہ و سلم سے گفتار و کردار و بعد از ختم  
قرآن مجید و بیعتِ اہل بیت و خانہ براء حضرت فاطمہ زہرا سے آید۔ (دیوبندی فتا)

رفاۃ و روزی و صدق و صلوات علیہ و جمیعہ ص ۱۰۵ سطر ۱۰ و غیرہ

اور اگر کہ حسین محض شہید و افضل کی وجہ سے ہی حرام ہے تو پھر دیوبندیوں کو نماز و غیرہ بھی چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ  
روافض بھی نماز پڑھتے ہیں تو ان سے شائبہ نہ ہو جائے اور پھر لطف یہ کہ دیوبندی امام حسین علیہ السلام کے ذکر و حکم کو  
حرام کہتے ہیں۔ اور اپنے مولویوں کا حکم و فکر بیکان کا مقررینا و فوج کرنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب  
گنگوہی کے مرنے کے بعد دیوبند کے شیخ احمد مولوی محمد الحسن صاحب دیوبندی نے ایک باقاعدہ مرتبہ تصنیف کیا جس  
میں وہ گنگوہی صاحب کے متعلق حکم کرنا ہوا لکھتا ہے۔

- ۱۔ غفل مرشد عالم رشید الدین والملت
  - ۲۔ ہزاروں کلم ہیں دنیا میں تائیں تاں کس کس کا
  - ۳۔ جہاں تھا خندہ شمشادی و جہاں ہے کوثرِ نام
- دیکھئے یہاں سب کچھ جائز ہے۔ اور پھر فتویٰ جاری ہے کہ مرنے والے تک ہمیشہ گنگوہی صاحب کا حکم ہی کرتے  
ہیں گے مگر امام حسین کا حکم کرنا منع ہے۔ خود بخود۔

## حضرت خاتونِ جنت فاطمہ الزہراءؑ کی شان میں دیوبندیوں کی گستاخی

معاذ اللہ سیدۃ النساء ایک دیوبندی مولوی کو لباس پہنایا

ایک دن جناب ولایت آباد حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدہ النساء فاطمہ الزہراءؑ رضی اللہ عنہما کو خواب میں دیکھا پس جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپ کے بدن کی خوب بھونچنے سے شست و شو کی طرح والدین اسے بچوں کو مناسبت تھوڑا شست و شو کستے ہیں۔ اور جناب فاطمہ الزہراءؑ رضی اللہ عنہا نے نہایت عمدہ اور قیمتی لباس پہنے ہاتھ مبارک سے آپ کو بھونچا۔

(عراق مستقیم دروست مولوی اسماعیل امام دلی دیوبندی مذہب ص ۷۲ مطبوعہ ۱۳۴۷ھ)

(عراق مستقیم خاری ص ۴۴۶ مطبوعہ ۱۳۴۷ھ)

خوش ہے یہ امام دیوبند کو فاطمہ اسماعیل سے جسے دیوبندی شہید و قہر کہہ کر کہیں سے کہیں پہنچا دیا کرتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر کے خلاف مولوی اسماعیل کی یہ بڑی کمزور بات حضرت علیؑ سے مولوی سید صاحب کو بچوں کی طرح غسل دیا یعنی جس طرح ماں بچے کو خوب بلا دھو دھوتی ہے، معاذ اللہ حضرت علیؑ سے بھی سید صاحب کو ایسا ہی غسل دیا۔ یہ کس قدر ملامت کی شان میں مولوی اسماعیل کی بد اعتقادی ہے کیا بالائے کوفی کو کوئی بھی انسان بچوں کی طرح شست و شو کر کے غسل دے سکتا ہے؟ معاذ اللہ! پھر وہ خاتونِ جنت کریم کے دامن پاک کے صدف کا ثناء کو پردہ داری تعصیب ہوئی ان کے ہاں دیوبندی کے شہید کی بزرگواری معاذ اللہ سیدۃ النساء نے ایک اجنبی آدمی کو بلا پردہ لباس پہنایا اس سے بڑھ کر کج خلق جگر رسول کرم علیہ السلام کی اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے۔ ایسا افتراء کیا ہے جسے ان دشمنانِ اہل بیت ہونٹ کو ذرہ خوف نہ کیا۔ اگر کوئی شخص کسی دیوبندی مولوی صاحب کو کہے کہ مولوی صاحب آپ کی بیٹی سے آج رات مجھے لباس پہنایا تو پھر دیکھیے کہ مولوی صاحب کس طرح جوش میں آکر اس بے جا سے پرخوسے پڑتے ہیں مگر اگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ گستاخی کستے ہوں دیوبندیوں کو ذرہ خوف نہ کیا (PAG 250 GENT) محترمین کیلئے مندرجہ کتب گئے۔

(۱) محرم میں سبیل الگنا شریعت پلانا یا چندہ سبیل اور

شریعت میں دینا یا دو بھر پلانا سبب نادر مستند اور

امام حسین علیہ السلام کی سبیل کا پانی حرام

تشبیہ و تافس کی وجہ سے حرام میں فقط و تشبیہ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

(۲) چونکہ شریعت و سبیل کے بارے میں عام جملہ اقرب فی اللہ کی قیمت دیکھنے میں حالانکہ اقرب بہ صرف اللہ کا حق ہے اس لیے اس تمام شریعت و پانی ناجائز و حرام ہے (بیان مولوی احتشام الحق صاحب تھانوی اخبار مجتہد ستر)

۹۵۰ھ کا ۶ ستمبر ۱۶۲

خوشہ :- امام حسین علیہ السلام کی سبیل کا پانی تو حرام مگر دیوبندی تو سب سے ہندوؤں کی سودی رو پہلے کی سبیل کا پانی حلال دیا کہ ہے۔ (دیکھو بحث، دیوبندی فقہ کے مسائل)

امام حسین علیہ السلام کا روضہ حرام بنا ہوا ہے بعض نقیض کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور مجدد ملت ثانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کے روضے پختہ بنے ہوئے ہیں یہ کیسے درست دیا جائز ہوئے؟

الجواب :- تیسرے پر گنبد اور فرش پختہ بنانا جائز و حرام ہے۔ بنانے والے اور اس فعل سے راضی ہوں گے نہ کریں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۱ ص ۱۴۱ مطبعہ ۵)

خوشہ :- معلوم ہو کہ دیوبندیوں کے نزدیک مسکراہ و عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا روضہ سب حرام ہیں معاذ اللہ۔ جن مجوسان ہمارے گاہ الہی پر گنبد، المیزان کا ہر وقت نزول ہوا دیوبندی ہر وقت حرام کا سید بتاتے ہیں خیر مسلمانوں کے مقبروں کی قبروں پر فرش تو بنتا ہے دیوبند حرام مقبرہ پر گنبد ہی نہیں بناتے دیوبندی مولوی کی قبر پر گنبد گاہ کے قریب ہی ہوتی ہے، اس پر فرش پختہ اور کتبہ جو لگایا گیا ہے، اس سے چارے پر اس نقد حرام کاری کا پتہ کیوں ڈالنا ہے پس جس صاحب کی مرضی ہو وہاں جا کر ملاحظہ کر لے دیوبندیوں کی قبروں پر تو سب کچھ جائز مگر امام حسین علیہ السلام کی قبر تک پر سب حرام، ان خادموں کو خدایا سنبھالے۔

جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی توہین و ہتک کا از حد درجہ خطرناک دیوبندی اقدام

ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سے چئی۔ ہم اپنے ہو گئے۔

(انقضاء ایام بیتنا ص ۱۰ ص ۱۳ مطبعہ ۱۹۰۷)

معاذ اللہ ایک دیوبندی مولوی حضرت فاطمہ الزہراء کے سینے سے

خوشہ :- میر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ہے جسے دیوبندی حکم الامت وغیرہ کے خطابات سے یاد کیا کرتے ہیں۔ اور اسے رسول اللہ کے تمام کچھ اپنے پاس سے بھی گریز نہیں کرتے۔ تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے مولوی فضل الرحمن صاحب تیار ہو گئے تھے تو معاذ اللہ خاتون جنت نے ان کو بیٹے سے لگایا اور مولوی صاحب خاتون جنت کے سینے سے لگ گئے اور درست ہو گئے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

مسلمانوں پر جس قسم کے ایمان کی قسم تھوڑی دیر کے لیے جتنے ایمان سے نوزکرہ اور کثرتِ جگزی کے مقامِ عورت کو بھی پاک و چوائس ہائی کے رب نے تطہیر سے عطا فرمائی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو تکلیف دی۔ اس نے مجھے تکلیف دی۔ (مشکوٰۃ)

مسلمانوں کو کھروا اور دیوبند کے حکیم الامت تھانوی صاحب کی یہ جرات تو دیکھو کہ اس نے کس قدر دیوبندیت حضرت خاتونِ جنت کی عورت و فحش سے بناوٹ کی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیٹی کے شرم و عیاں پر اس قدر غلامانہ حکم کیا کہ معاذ اللہ! آپ ایک غیر محرم، یعنی آدمی کے سینے سے لگیں۔ اور وہ دیوبند یوں کارلوں کی معاذ اللہ! آپ کے سینے سے لگا۔ (الامان والحفیظ)

مسلمانوں! خدا واسوچہ کہ مرزا کی کاویانی لمبیں نے تو پاک جڑات کر کے جھگڑا کر رسول پر حکم کیا تھا کہ معاذ اللہ! صاحب نے مرزا کا سر پٹی بان پر رکھا مگر تھانوی تو اس بول کے پاک سینے تک کی بے حرمتی کی جرات کر گیا۔ دیوبندی تو خاندانِ نبوت کی جگہ کی اور جنگ (INSULT) میں مرزا بچوں سے بھی بڑھ گئے۔ مولوی فضل الرحمن صاحب نے تو یہ کھایا نہ جس پر کسی مہمہ میں ہر گزئی اور نہ ان کی کوئی کتاب ہے جس میں یہ سودگی درج ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تھانوی صاحب کا کھڑا ہواستان ہے اور خارجی بڑبڑوں کو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق چوہل میں لینے کا رشتہ ختم کرنا اور اسے لوگوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک نورانی صاحبزادی پر حکم کر کے اپنا بغض نکالا۔

علمائے اہل سنت و جماعت کے سرافراخ اعلیٰ حضرت بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم فرماتے ہیں :-

تیری نسل پاک میں ہے پتھر پتھر نور کا

تو ہے میں نور تیرا سب گھرا نہ نور کا

سید الشہداء شہیدِ کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام پر دیوبندیوں کا نیریزانہ حملہ

جس نے اس کو کاغذات کیا۔ شال میں کی اس شخص کے ہونے سے نہ چلے بلکہ اپنے آباء و اجداد کے طریقے پر خلافِ رواج ہدایت سوا سو پتے کے چلے حدیث اس کا منہ بجاتے۔ اور وہی

معاذ اللہ حضرت امام حسین علیہ السلام غلامِ باطن کے اندر سے تھے

چلا جائے اور جو دوسرا شخص جو اس کے مقابلے میں بیٹھ گیا ہو کہ نہیں چلتا بلکہ سنیو یا ہر کہ چلتا ہے اور ملتی وجہ ہو کہ اپنی حد ہونے آجائے اور وہ نہیں چلتا بلکہ صراطِ سقیم کو دیکھ کر چلتا ہے ان دونوں شخصوں میں کون اھ دی ہوگا

سے کور کرانہ مرد و کرملہ تا بیعتی چون حسین اندر بلا

(ملفوظات مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی مذہب سے ۳۹۹، ۴۰۰ صفحہ ۲۸۵)

خوش ہے۔ یہ تفسیر مولوی حسین علی صاحب اہیت (حق بنی مسکب کی کہ را ہے) خطا ہے کہ یہ حالت کفایت بیان ہو رہی ہے کیونکہ اس سے قبل ان السخا فزون الخاف عذروا، حالت موجود ہے، بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ مسکب سے مراد ابو جہل ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ سارے کافر و امیہ ہیں۔ دو کچھ تفسیر حقانی، مگر مفسر صاحب اس کو امام دیوبند نے مسکب کا مصداق امام عالی مقام کو بنا کر اس کو رو بہ کار معاذ اللہ ابو جہل اور کفار سے ملا دیا جس کے نزدیک عالمگیر و عاقبت کے سامنے کائنات کی قسم و دانش ذاتی سے ادب سمجھائے اس ذات پاک پر کچھ رو ہونے کا حکم لگانا، بیگز گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے بڑھ کر اور کیا جنگ ہو سکتی ہے؟

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک بیویوں انوارِ مطہرات اہمات المؤمنین کے متعلق دیوبندی علماء کے ناپاک عقاید

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت حق تعالیٰ کا چالیسواں آیتھا، فرمایا ان کی سادگی و سیداری اور سب سے نفی۔ یہ جیسا جہت تھا، مگر ایسی اچھی طبیعت کا آدمی کھڑی ہے۔۔۔ ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے اور کوئی صورت نہ تھی۔۔۔ نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھی تھی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لائے والی ہیں۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ جو نسبت بیکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی، وہ ہی نسبت ان کو ہے۔ (معاذ اللہ)

(افاضات الہیہ نقلاوی ج ۱ ص ۴۴ مطبعہ ۲۳)

خوش ہے۔ یہ مولوی اشرف علی صاحب کا مقلد ہے، چونکہ حق تعالیٰ صاحب امت و یونہی کے حکم الامت ہیں اس لیے ہم قادیانہ جہان میں اگر کیا کہیں؟ بہتر یہی ہے کہ نظریں نقلاوی صاحب کے اس ناپاک نظریہ پر بخود کوڑے کے فیصلہ فرمائیں۔ حق تعالیٰ صاحب کا خواب میں امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مکان میں آنے والی دیکھ کر کہنا کہ اس سے میں سمجھا کہ عائشہ صدیقہ کی لڑکی کوئی عورت میرے ہاتھ سے نکلتی والی ہے اس سے بڑھ کر امام المؤمنین کی توہین کا اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے۔ اور حق تعالیٰ صاحب کی بے ادبی کا اور کیا مزید ثروت ہو سکتا ہے۔ فرمایا الہی تو یہ ہے وانا واجہ امہات صحہ میں اس ہی اکرام صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں مکاتوف کی بائیں میں اور حق تعالیٰ صاحب ماں کو دیکھ کر یہی سے تفسیر کرتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خلاص دن مجھے خلاص دیوبندی مولوی صاحب کی ماں خواب میں ملی تھی تو میں نے یہ سمجھا کہ اس



جسے جوہر میرے ہاتھ تکے والی ہے۔ تو دوبندی مولوی جل اٹھیں گے مگر اتنا کہ کوئین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بوی کو اپنی جود سے شبہ دیتے ہوئے انہیں کچھ خوف دیا۔ خالی اللہ تعالیٰ۔

پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ  
امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی مزار پر توہین کی مسجد قیام میں حاضر ہیں، وہیں جناب کی چھوٹی بوی صاحبہ  
 بھی ہیں یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش۔ انہوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے  
 بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور، آئیے میں کسی سے کہہ کر یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں، اب بڑے غور اور برصرت سے ان کی  
 طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت و شکل وضع دیکھیں چھوٹی بوی صاحبہ کا ہے، حضرت صدیقہ کیسے ہوئیں۔ (معاذ اللہ)  
 (الحکم الامت مصنفہ عبدالعزیز بن ابی ذی مطبوعہ سادات اعظمیہ صفحہ ۵۵۹)

نوٹ ہے:۔ یہ خواب اشرف علی صاحب کے خاص حواری عبدالمجید آبادی نے لکھا ہے، اس میں اس نے تھانوی  
 جی کی بی بی کو کماؤا اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو اور تھانوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص الیٰی مثل بنایا ہے پھر  
 اس نے جب یہ خواب تھانوی جی کو لکھ کر بھیجے تھے تو وہ اس کی تمیز میں لکھتا ہے کہ تبیین احصاف میں میری بی بی حضرت  
 عائشہ صدیقہ کی وارث ہے۔ (غور باللہ) کہ حال ایک ہندوستانی عورت اور کہاں ذات پاک صدیقہ اور کچھ سی خواب کے  
 متعلق تھانوی جی لکھتے ہیں:

دو یا تے حال کا بشارت میں سے ہونا محبت شرعیہ سے ثابت ہے۔ اس لیے اس کو شرافت سمجھا اور اس پر  
 مسرور ہونا فوہن فیہ ہے۔ (الحکم الامت مصنفہ عبدالعزیز بن ابی ذی ص ۵۵۹)

مسلمان ائمہ فرمایں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر انہی کس بوی کے متعلق کہنا کہ (معاذ اللہ) حضرت  
 صدیقہ مولوی اشرف علی کے گھر آئے والی ہیں، ایذا باللہ ایذا باللہ حضرت صدیقہ کی وہ ذات پاک جن کی سواہی کی  
 مبارک دانستی کے بنا پر ہماری بانی قربان جن کی انہیں پاک کے صدقہ مسلمانوں کی حضرت برگی دوبندی انہیں دیکھ کر  
 کہیں بوی یافتہ لکھنے کی تمیز کر لیں خدا کی بناء ہم اس پاک نسبت کی کا حوالہ تھانوی جی کی کتاب اخلاص الیوم سے دے آئے  
 ہیں۔ اب ایک اور میرا کتاب کی عبارت ملاحظہ ہو تھانوی اپنی چونک نشادی کے متعلق لکھتا ہے:

ایک ذکر صالح کو مکتوف ہو کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے  
 کہا میں امیر المؤمنین اسی طرف منتقل ہوا۔ اس میں نسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ  
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا حضور کا حسن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 بہت کم عمر تھیں، بوی قصہ یہاں ہے۔

(القطب المذہب تھانوی ص ۸۷)

تو جان دینی سے بڑھا آدمی نکاح کر کے کیا اپنی اس کو گھر میں آئے گا خواب گھر گھر اپنی بیوی کی بشارت سے تشبیہ دے سکتا ہے۔ یہ تو دیوبندی امت کے حکیموں کا ہی کام ہے (لا حول والاقوة الا باللہ العلیٰ العظیم)۔

ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں عطا اللہ شاہ بخاری کی گستاخی معاذ اللہ اہل ایمان المؤمنین دیوبندی ملاؤں کے دروازے پر مسائل اور فریادی بن کر آئیں اور بے دلیل کے امیر شریعت عطا اللہ شاہ بخاری سے تقریر کرتے ہوئے کہا،

آج مشن کیا ہے! اللہ اور مولانا محمد سعید دہلوی کے دروازے پر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ آئیں اور فرمایا ہم فتنہ کاری ماٹیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھارنے ہمیں گایاں دی ہیں۔ اسے سمجھو ام المؤمنین عائشہ دروازے پر تو گھڑی نہیں۔“

(سیہ عطا اللہ شاہ بخاری مصنفہ شورش کا شیعری ص ۱۶۹)

ناظرین کو نوکرین کہ اہل ایمان جن کی عزت کا خدا حافظ ہیں کے دامن تطہیر کی تائید میں اللہ تعالیٰ قرآن نازل فرما کائنات کی شکایات جن کے فطین مبارک کے حصے سے مل ہیں دیوبندی ملاؤں کے شان گھرنے میں ازواج مطہرات رسول کی شان میں ایسی گستاخی کہ وہ کفایت اللہ جیسے سمجھ فرود شہ بدستانی ملاؤں کے دروازے پر فریاد لے کر آئیں، ایسے ذلیلہ، خوار کی بناء۔

حضرات صحابہ کرام خلفائے راشدین، رفقاء اللہ علیہم السلام کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

چونکہ کمرے اور کوچہ گئے انقیسات اور جذبات سے عاری ہو کر محض خدا کے لیے اس کی رضا جوئی کے لیے اور اس کے نظام عدل کی برقراری کے لیے کمرے اسلام کی بزرگ ترین مطالبہ سے اور یہ اتنا بزرگ ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبر جیہ سب سے نفس متوسع

معاذ اللہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کافرانہ حکایت

اور سراسر بالذلت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چونک گیا مگر اسلام کی روح۔۔۔۔۔ اتنی سی غیر اسلامی حیثیت کو بھی برداشت نہیں کرتی۔ الخ

(ترجمان القرآن، ماریا ابراہیم علیہ السلام ص ۲۰۰ بابت دبیع الثانی ص ۱۳۵)

خوش ہے۔۔۔ معاذ اللہ۔ دیوبندیوں کے نزدیک حضرت صدیق اکبر کے باطن سے باوجود اسلام سے شرف جو ملنے کے بھی غیر اسلامی حیثیت نہیں لگائی تھی۔ وہ صدیق اکبر بن کر جن کے متعلق آپ ہر جگہ کے خلیفہ میں اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے متعلق ہر جگہ کے خلیفہ میں پر حملہ کرتے ہوئے کچھ خوف نہیں آتا۔

لیکن دنیا تو پر بندھی کے آگے سر ٹک دیئے کی تو گزرتی اور بزرگ انسان کو تمام ہوش سے کچھ نہ بچ کر پڑتی سمجھتی آہی ہے ۔۔۔۔۔ غائب یہی وہ شخصیت عظمت کا کھیل تھا جس نے ملتِ مصلحتوں کے وقت اضطراری طور پر حضرت لکڑی کو تھوڑی دیر کے لیے مطلوب کر لیا تھا۔۔۔۔۔ یہ غیر شخصیت کی زندگی جو سوسائٹی میں قائم تھا،  
(ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ، ص ۲۸۶)

فوشے۔ یعنی غمخواروں سے بھی وہ پرانی شخصیت پرستی نکلی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر بشر شخصیت سے مطلوب ہو کر اپنی اسلامی قانونِ خراب کر بیٹھے۔ (معاذ اللہ)  
اس سے تو مسلم ہو کر کو وہی صاحبِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت دشمن ہیں۔ یاد رہے کہ دیوبندیوں کا یہ عقیدہی ہے اس فاروقِ اعظم پر ہے جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ لو کان بعدی فی

لحان عمر۔

برسوں کی تعلیم و تربیت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سیدانِ جگہ تعویذ یا صلحاً یا کرام کی کوتاہ بینی  
میں لائے اور یاد جو ہے کہ ان کی ذہنیعت میں انقلابِ عظیم رونما ہو چکا تھا مگر پھر بھی اسلام کی ابتداءئی لڑائیوں میں صحابہ کرام جہادی سبیل اللہ کی اصل پرست کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کر جاتے تھے۔  
(ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ، ص ۲۹۴)

حضرت خالد کی بے تمیزی  
حضرت خالد جیسے صاحبِ فہم انسان کو بھی اس غیر اسلامی جذبہ کے خدو کی تیز شکل ہو گئی۔  
(ترجمان القرآن، ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ، ص ۵۰)

صحابہ کرام کی خود غرضی  
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے تشرف سے جاننے کے بعد۔۔۔۔۔ تیسری ساعدہ استحقاق سے بیگانہ ہو کر اپنی قربانیوں کا معاوضہ چاہنے لگے۔ اس وقت (پہچانی) اسلامی تصورِ صلاحیت و خدمت سے مسلم ہو کر دیوبندیوں کے نزدیک کوئی صحابی بھی حضور کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر نہیں چلا۔ صحابہ کرام کے متعلق وہ نفس کا بھی نہ نظر رہا۔

سوال ہے: صحابہ پر لعن و مردود کہنے والا سنت و جماعت سے خارج ہو گیا یا نہیں۔۔۔۔۔ الام۔  
الجواب ہے: وہ اپنے اس کبر و کسب سے سنت و جماعت سے

معاذ اللہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والا شخص بھی یہ کاشتی دیتا ہے

خارج نہ ہوگا۔ فقط (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳)

نوٹ ہے۔ حالانکہ علمائے اہل سنت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ:

جو حضرت یحییٰ بن عبد بن ابیہ و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو ان میں سے ایک کی گستاخی کیے اگرچہ صرف اسے نقد کر انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے کتب معتبرہ فقہ حنفی کی تصدیق نہ اور عامہ ائمہ فریج و خوشے کی تصدیقات پر عمل کا فرض ہے۔

(رد المحتار صفحہ مولانا احمد رضا خان بریلوی ص ۱۳)

دیوبندی نوکرت، مہرجان، منہف، "تصدوی کے تصور عقل سے اپنے آئین میں سنی علماء کو بھڑکھڑا کر خوشے بڑا دیکر محاذِ اہل سنتی علماء مشرک کے حامی ہیں۔ حالانکہ محاذِ توکل و کس نکلا۔ دیوبندی فقہریہ نکالنے جاز کریں۔ (ملفوظات فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۴۱) دیوبندی گٹاؤں کی صاحب کے مانگ کریں اور بیٹیں (مشرک محمود الحسن ص ۳) یہ سب پارتی بل کر بھی دیوبندی توہین حنفی رتبے اور شیعہ ہونے کی ڈگری بریلوی علماء پر لگا دی گئی

کے۔ بریس عقل و دانش سب بد گریست

حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شکل میں شیطان اگر صحابہ میں سے کسی کو خواب میں دیکھے مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو۔ ابن حضرات کی صورت میں شیطان نہیں ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳)

نوٹ ہے۔ یہ دو دیوبندی اور دوسرے دیوبندی اتفاقاً بالکل متحد ہیں۔ اور ان کی آج کل کش مکش چندہ اور قربانی کی کھالوں کی جنگ ہے۔ اور اگر محاذِ نصرت کی دھنعت لک کے طور پر پٹیا لگا تو کل غریب گڑھے کی چوٹی پر بیٹھیں گے دوسرے دو تمام اہل اسلام کو جتنی و مشرک کہنے میں یہ دو پارٹیاں مکمل طورہ وقاب دیکھ جاں ہیں۔ اس لیے ہم نے بعض مقامات پر دوسری عبارت کو بھی پیش کر دیا ہے۔

حضرات صحابہ کرام کے عداوت گرائے گئے تو دیوبندیوں نے یہ کہہ کر اپنی پشت ڈال کر خوشیاں منائیں ان سو دنے اسلحہ صحابہ کرام کی قبروں کو سدا کرنا شروع کیا تو ہندوستان میں مسلمانوں میں ایک جیساں سا پیدا ہو گیا۔ اکثر لوگ مذہباً قسطنطنیہ کے خلاف دیکھے، شاہ جی دھولوی مظاہر اللہ شاہ امیر شریعت دیوبند اور سب دیوبندیوں نے

ان لوگوں کا ساتھ دیا جو ابن مسعود کے حق میں تھے، آپ نے عقاید کی بحث کو نافی و رد میں لگھا، یہی علماء دائرہ شہادت مسند شریک  
مسند دہم، یعنی دیوبندیوں نے حضرت عثمان غنی، عبدالرحمن بن عوف، حضرت فاطمہ الزہراء رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ شریک ہو کر  
قرآن کے لوگوں سے پاش پاش ہونے دیکھ کر کھلی کے چرخ جلائے تھے، خارجیہ، رافضیہ کا نتیجہ تھا، یہ شاہ ولی تمام اُمت  
دیوبندیہ کے متفقہ امیر ہیں (دیکھو علیہ الرحمۃ) مسند شریک کا نتیجہ ہے

## ایمان کے متعلق دیوبندیوں کا ناپاک عقیدہ

ایمان کے دو چیزیں خدا کو خدا سمجھنا اور رسول کو رسول سمجھنا اور خدا کو خدا سمجھنا اسی طرح جو کہے  
کرو کہ ان کے شریک کسی کو نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اسی طرح جو کہے کہ اس کے سوا سوائے  
بے عمل مسلمان کا فر ہیں۔ اسی کی راہ نہ پڑھے۔ اس پہلی بات کو توحید کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو شرک اور دوسری  
بات کو اتباع سنت کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو بدعت، سو ہر کسی کو چاہیے کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکارتے  
اور شرک و بدعت سے بچے کیونکہ وہ چیزیں اصل ایمان میں خلل ڈالتی ہیں اور باقی ان گناہ سے بچنے میں کہ وہ ایمان میں خلل ڈالتے  
(فقوۃ الایمان ص ۳۴، سطر ۱۰ و ۱۱)

خوف ہے۔ اس عبارت میں ایمان کے دو جز تھے توحید اور اتباع سنت، حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اتباع  
سنت عمل کا نام اور عمل عقیدہ توحید کی طرح ایمان میں داخل نہیں ہے۔ اور اگر اس عبارت میں شرک و بدعت کو رسول ایمان  
بتقاضی کہیں طرح شرک سے اصل ایمان جہاد رہتا ہے۔ اسی طرح بدعت سے بھی ایمان کا جزو جاتا ہے۔ حالانکہ دیوبندیوں  
کا یہ نظریہ اصل سنت و جماعت کے خلاف ہے بلکہ مذہب خارجیوں اور معتزلیوں کا ہے، دیکھو عقاید کی سب سے  
معتبر اور مشہور کتاب شریعت نقیہ میں ہے۔

الکبیرۃ لا تخرج العبد المؤمن لبقائه التصديق الحق، هو حقيقة الایمان  
خلافاً لمعتزلة حیث زعموا ان صدق کلمۃ الکبیرۃ لیس بؤمن ولا کافر  
والقولہ، بناءً علی ان الاعمال عندہم مجرد من حقيقة الایمان۔ ولا  
تدخل احدی العبد المؤمن فی الکفر خلافاً للخوارج فاحذر هؤلاء اذ  
من کلمۃ الکبیرۃ بل الصفة الایمان کا خدا الخ۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ مذہب اہل سنت یہ ہے کہ کمال ایمان کا جزو نہیں، اعمال کو ایمان کا جزو قرار دینا غلط ہے  
مستتر کہ مذہب ہے۔ جو اہل اسلام کے نزدیک مومن ایمان صرف تصدیق ہے اور اگر کبھی نالافت بلکہ و اگر ان میں عمل الوسط

ہے (دیکھو شرح فتاویٰ زیر ملاحظہ) کہ دیوبندیوں کے نزدیک ایمان صرف خدا کو خدا ماننے اور رسول کو رسول سمجھنے کا نام ہے جس میں ان کے نزدیک ایمان کی حقیقت ہے نہ اختلاف کی ضرورت، اعتراف کی حاجت، توایہ ایمان، تو یہود و نصاریٰ نے بھی رکھتے تھے۔ لہذا اہل اہل کتاب بعد حقانیت اہل حقانیت سے انکار کیا۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ جاننا تھا خود امام دیوبند یہ اشرف علی تھانوی افاضات الیومید ۵ ص ۵۲ میں لکھتا ہے:

ایک صاحب مجھے پڑھے اس خط میں مبست لکھتے کہ گاندھی موصوفہ ہے ہی، باقی رسالت تو اس کے متعلق سوال کرنے پر اس نے یہ کہا تھا، میں جانتا ہوں کہ جناب محمد رسول اللہ اللہ کے رسول ہیں۔

## مقدس مذہب اسلام کے متعلق دیوبندیوں کا ناپاک عقیدہ

پس اگر اسلام مذہب اور مسلمان ایک قوم ہے تو یہاں کی ساری مشنریز میں کی بنا پر اسے افضل العباد اسلام مذہب نہیں کہنا چاہیے، اسے سے عقیم بھاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کسی مذہب کا اور مسلمان کسی قوم کا نام نہیں۔ الخ

خوش ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ان الذين عند الله الاسلام، یہ شک مذہب اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور یہی ان لوگوں کی بات و احادیث اس مشنریز کی موجود ہیں۔ تو ماذ اللہ خدا تعالیٰ نے بھی اسلام کو مذہب جاننے کی غلطی کی (مسلمانوں کو)۔

اسلام سے کفر بہتر بدعت افضل۔ الخ۔

(تجدید اناس، مصنفہ ناتوقی، باب دیوبند)

خوش ہے۔ دیوبندی حضرات فرماتے ہیں کہ بانی دیوبند کا یہ لفظ خلافت شریعت تو نہیں؟

کفر عظیم فاعیب نہیں ہے۔

(افاضات الیومید ۶ ص ۶۵، ۳۱۳، ۳۱۴)

خدا نے کوئی نہ کوئی قانون علیٰ محمد پایا ہے۔ اور جب اس کی اطاعت کر رہے ہیں۔

(ترجمان القرآن، ابوالکلام آزاد، دیوبندی ۵ ص ۳۳)

دیوبندیوں کے نزدیک دھرم آریہ وغیرہ کا بڑوں کے تمام مذاہب سے سچے ہیں

## ہشت کے متعلق دیوبندیوں کے ناپاک عقاید

ان ہی حضرات کی برکت یعنی بقولیت پر یاد آیا حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے خواب میں دیکھا کہ جنت ہے اور اس میں ایک طرف چھپرے کے مکان بنے ہوئے ہیں فرشتے تھے کہ میں نے دل میں کہا کہ اسے اللہ کی جنت ہے جس میں چھپری جس وقت حج کو مد سے کے چھپرے نظر پڑے تو ویسے ہی چھپرے تھے۔

(افانعات ایمہہ صفحہ نمبر ۱۶۱، سطر ۱)

نوٹ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے باگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الجنة من ذهب ولبنة من فضة وصلاح المسك الذخر وحبها وها الذل واليا قوت و تربتھا العرقون۔ (مشکوٰۃ مطبوعہ نور محمدی کراچی ص ۹۰) میں جنت کی ایک اینٹ سوئے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور کسٹوری گہرے اسے کا لگا رہے اور اس کے منکر پر نہ سوتی اور بات اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ مگر دیوبندی کہتے ہیں کہ جنت چھپرے کا نام ہے معلوم ہو کہ دیوبندی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول متول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے ہوئے ہشت کے منکر ہیں اور جنت حشر میں پران کا ایمان نہیں بلکہ ان کے نزدیک جنت صرف حدسہ دیوبند کا ہی نام ہے اور جو اس میں داخل ہو گیا وہ ہشتی ہو گیا۔ خواہ کھر کھرے یا کھراور۔

کیوں جناب؟

حضرت گنج شکر فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا پر پاک پین شریعت کے دروازہ مبارک کو ہشتی دروازہ کہنا گناہ بڑا ہے۔ مگر دیوبندیوں کو ہشت گناہ کیسے جانز ہو گیا۔ حالانکہ مومن کی قبر کے متعلق تو خود حدیث شریف میں سے القبر من الجنة من مایض الجنة وکذا لعلہ منہ یعنی مومن کی قبر ہشت کا یا تا ہے تو اس کا دروازہ ہشتی کہلا سکتا ہے۔ مگر دیوبند کے بارے کوئی کس حد ہشت ہے؟

یہ عقاید دیوبندی امت کا ہشت اسب ان کی حویں بھی ملاحظہ فرمائیے!

میں تو کہتا رہا ہوں کہ ہندوستان کی حویں حویں ہیں۔

(افانعات ایمہہ صفحہ نمبر ۱۳، سطر ۱۵)

نوٹ ہے۔ مرزا صاحب نے بھی اپنی امت کے لیے حویں بنائی تھیں تو قاضی صاحب نے بھی اپنی امت کے لیے

ہندوستانی حویں حویں

کوشش فرمائی اور ہندوستانی شاید اس لیے فرمایا کہ دیوبندی مذہب ہندوستان کے ہندوؤں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

## روزانہ دس دس عورتوں سے مباشرت کا تھانوی نسخہ

ان عورتوں سے مباشرت کا اجماع  
ہرگز ایسی مجموعہ رازدہ سالے خود سے تو اندک وہ نساں نام روز نو رسد گمراہ و اندک خود  
بیرون تشریح تولد۔ زندگی ہیچ نہ مرے ۵ عدد۔ باب ہوش داود۔ روغن گاؤہ گاؤہ  
۵ تولد۔ شہد ۵ تولد۔ پرستور مجموعہ تیار سازند و ہر روز چار تولد بخورند۔

(الطرائف والطرائف مصنف تھانوی ص ۶۳)

خوش ہے۔ تھانوی ہی نے اس بدیہی نسخہ میں ایک یا دو عورتوں سے دوبارہ جماع کرنے کا ارشاد نہیں فرمایا بلکہ وہ نساں  
یعنی دس عدد عورتوں سے ایک روز کے بعد چلے جائے مباشرت کا فرمان نہیں ترجیح فرمایا ہے جس کا تجزیہ بھرحرام محلی نہیں کیونکہ  
حلال عورتوں کی کوہک وقت چار سے زیادہ کھینے کی شریعت میں اجازت نہیں تو ایک ہی دن میں وہ نساں کا کورس پورا کر لینا  
بھی قابلِ تلامذہ ہے۔

## سلسلہ لذت و جماع علی الدوام تفریع رکھنے کا تھانوی طریقہ

نیز لکھو کہ۔ تم تنگنہ مساوی گرفتہ یا ہم آہنگ تیاراب وین برقصیب طلا کردہ بجماع مشغول شو انزال دکنہ زن  
بستہ گردو۔

خوش ہے۔ اس بزرگ مذہب میں تھانوی صاحب نے سلسلہ جماع علی الدوام دوا کرنے کا طریقہ آئندہ ارشاد فرمایا ہے  
اور آپ "انزال نہ کن زن بستہ گردو" یعنی کبھی انزال ہوگا ہی نہیں اسے فرمایا ہے میں کس متنبہ اور حکیم الاقانہ نسخہ تفریع  
پر عمل کرنے والا ہوں ہر ایسی عمل سے ہی شرف رہے گا نہ انزال ہو نہ کسی اور کام سے فرصت ملے کیونکہ ان میں سے ہر ایک سے تلامذہ  
یہ سب ہدایات دیوبندی مذکورہ بالا بہشت اور عورتوں کی صلاحیتیں برقرار رکھنے کے لیے کی جارہی ہیں۔  
دیوبندی عقاید کے برچندہ نوئے ذکر کر کے باقی بود طوالت ترک کرتے ہوئے اہل سنت و جماعت پلٹ کر اپنے دوا  
دیوبندی حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ

گر ہر مرد و چشم من نہیں

نارزت کچن کو ناز نہیں

اب دیوبندی کی ایک اور دنیا میں تشریف لے چلے آپ کہ دیوبند کی روحانی دوکان کے پاس پستی ال کے چند

نہوئے دکھا میں



# باب (۵) پنجم

## باب پنجم بزرگان دیوبند کا تصوف

(تصوف کا پہلا شعبہ اخلاقیات)

دیوبندی مذہب کے اماموں اور بزرگوں کی تہذیب و اخلاق۔

مولوی اشرف علی صاحب وغیرہ دیوبندیوں کے ملفوظات کے چند نمونے

محبت کے رنگوں نے حافظ حاجی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ حاجی نکاح کر لو۔  
عورت کا فرج میٹھا تھا یا کڑوا؟

بڑا بیکار تھا کہ آتا میرے کو رنگوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سر سے کہتے تھے کہ بڑا مزہ ہے۔ ہم نے رونق لگا کر کھائی۔  
ترہ فیکیں معلوم ہوئی نہ بھی نہ گڑھی۔ رنگوں نے کہا کہ حافظ حاجی مارا کوسہ ہیں۔ آئی شب حافظ حاجی نے بیماری کو خوب زود  
کو بیکار دے دیا۔ تمام عداوتیں اٹھا اور بیچ ہو گیا۔ اور حافظ حاجی کو برا بھلا کہا۔ پھر صبح آئے اور کہنے لگے کہ  
شیر دل سے دق کر دیا۔ حالت ہم نے مارا بھی کچھ مڑا نہ آیا۔ اوروں سے کہی ہوئی۔ تب رنگوں نے کنول کر تحقیق بیان کی کہ اگر  
سے برادر ہے اب جو شب آئی تب حافظ حاجی کو تحقیق معذرت ہوئی۔ صبح کو جو آئے تو مونچھوں کا ایک ایک بال کھل  
رہا تھا اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے۔ (افاضات الہیہ، نامہ ص ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴)

نوشہ اور فتاویٰ صاحب کے شمار الیہ دیوبندی بزرگ حافظ حاجی کو فیکیں وغیرہ نہایت اس لیے محسوس نہ ہوا جیسا کہ  
دیوبندیوں کی اس خفایت کے متعلق لطیف اللہ دیوبندی یہاں فرماتے ہیں کہ جہاں جس چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے  
وہ بھی محبوب بن جاتی ہے۔

(عکاس حق، ص ۲۰، مولیٰ لعل اللہ دیوبندی ص ۱۴، ۱۵، ۱۶)

شاگردوں نے کہا کہ حافظ حاجی نکاح میں بڑا مزہ ہے۔ حافظ حاجی نے کوشش کر کے ایک عورت سے  
فرج سے روٹی نکاح کر لیا۔ بڑبڑ کو حافظ حاجی پہنچے اور روٹی لگا لگا کر کھاتے رہے۔

(تقدیر ساقی، افضات الہیہ، ص ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴)

مزا مذی میں (۱) ایک شخص نے مجھ سے شکایت کی کہ ذکر میں جو پہلے مزا آتا تھا اب نہیں آتا میں نے کہا کیا

مزانو مذی میں جوتا ہے۔ میراں کیا ڈھونڈتے پھرتے ہو۔

(افغانستان الیومیہ تھانوی ج ۱، ص ۳۰۷، ۵، ص ۳۵، سطر، و غیره)

(۲) ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ دو کپڑے مرا میں آتا۔ میں نے کہا کہ دو کپڑے کہاں، تو تو مدی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاحت کے وقت قازم ہوتی ہے، ہاں کہاں مراد صوفیوں سے بچھڑے ہو۔

(انخفاضات البرية) ص ٤٦٨، سطر ٢١

والد صاحب نے فرمایا کہ ایک وفد چلتے کی مسجد میں مولانا فیض الحسن صاحب آستے  
کے لیے آتا تو رش کو مہرے سے اور اتفاق سے سب لوگوں کی ٹوئیاں ٹوٹی ہوئی  
تھیں۔ فرما نے ظہر کو رہا ہوا لوگوں سے کہ حضرت (نا توئی) نے ہنس کر فرمایا کہ میرا آپ کو توڑا استیجیا میں کرنا  
ہے اگر محنتوں کے کیڈ ہے۔ (ارحان شفا طرہ مصنفہ قادیانوی ص ۲۵۹ مطبعہ م)

خوشے۔ دیوبندیوں کے ان ہرودہوہوگوں کا فیض سزا کے ملاحظہ فرمائیے۔  
 فریاد الفاطمہ اس کے پاس نہتے، مریض و تھکا جی چاہتا تھا کہ اسی  
 سے تہذیب کے ساتھ مسئلہ گفتگو فرمادے۔

راقعات الیومیہ : ص ۱۰، صفحہ ۱۱

بعض لوگ قیل الکلام جوتے ہیں۔ اس سے بھی بترکب ہوتا ہے اور میں اس قدر بچی ہوں کہ ہر وقت بوت جی رہتا ہوں مگر بھی نہ معلوم لوگ کیوں اس قدر مجھ کو ہزارناستے ہو سکتے ہیں۔

(افاضات یومیہ: ۱۱ بجے تا ۱۲ بجے)

عبادت میں کاہلی

میرا کل عوام پر نہیں افسوس ہے اعلیٰ کی پرہتتا بول۔ کبھی نوافل بیٹھ کر پڑھ لیتا ہوں۔  
(انعامات الہیہ ص ۱۵، ص ۲۵۹ سطر ۴)

نوٹ :- سہ سلامت والی کہ درالحق نمود اولاً غافل زیاد حق بود

گفتن بسیار عاوت باشدش      کاہلی اند عیاوت باشدش

یعنی ہر وقت بولتے رہنا اور عبادت میں کوتاہی و سستی یہ حق کی نشانیوں میں سے ہے۔ (پند نامہ شیخ عطار)

ایک صاحب نے کہا تھا کہ منکر کو قبول جواب دینا آسان ہوگا مگر اس شخص کی (مراہیں ہول) حمد و  
 قدر کا برابر مشکل ہے جس نے منکر کو مانگنا بالکل مشکل ہے۔ (انما نافع الموت تاحی ۱۲، ص ۵۷)

نکات

فوتی ہے۔ کیا اخلاق محمدی کا یہی نمونہ ہے۔ یہ سب تقاضا تو صاحب کے کرشمے ہیں۔

**رشوت لے کر دعا کرنا** حضرت بیان ہی ارشاد علیہ السلام تھا یہی تو شریف لایا کرتے تھے۔ ان سے دعا کے لیے عرض کیا کہ حضرت دعا فرما دیں۔ یہ مقدمہ میں مل جائے جس کی کامیاب ہو جائے۔ فرمایا کہ ہمارے حاجی کو بیٹھنے کی تکلیف ہے یہاں پر ایک سردی بڑا دو۔ ہم دعا کریں گے۔ عرض کیا بہت اچھا حضرت نے دعا فرمادی۔ (انفحات الیومیہ ج ۱، ص ۱۸۸، سطر ۷)

**شادی ہونے کے بعد مزہ** میں نے اپنے بچپن میں ایک چھوٹی سی کتاب دیکھی تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ کسی لڑکی نے اپنی پہلی سے دریافت کیا کہ شادی ہونے کے بعد کیا کرتا ہے وہ کہیں بھی بتاؤ۔ اس کتہہ اسٹورڈ نے جواب دیا کہ تم حسب مجھ جیسی ہو جاؤ گی۔ خود جان لو گی۔۔۔

بیابان و بی جیب تھمارا ہووے گا  
جیب مزہ منوم مارا ہووے گا

(روزانہ الجہد - مغربی تقاضاوی مطبوعہ محبوب المطابع، ص ۱۳۵، سطر ۱۱)

**چند و کمیں کی** قصہ رام پور میں حضرت مولانا گنگوہی نے ایک واقعہ میں طلاق کے متعلق کوئی شخص نے وضاحت کر کسی عورت سے قرآن شریف کا ترجمہ کر کے اس کے خلاف یہ فتوے دے دیا کہ قرآن میں یہ لکھا ہے۔ حکیم فیہ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے یہاں کیا فرمایا وہ کہہ جانے چھو کیس کی۔

(انفحات الیومیہ تقاضاوی ج ۱، ص ۱۸۸، سطر ۵)

**ہمارا ڈکریو بھڑو** ہمارے صاحب روئے کریم بالکل بنگالہ بھڑو کرنا میں بھولوں اس طرح ایک شخص تو آگے سے میرے حضرت سہل کو پکڑ کر کھینچے رہا میں نے ان کی فوج جو اوردہ نہ نہرو چائے جاوے۔ بھڑو بسے بھڑو۔ اور اس وقت میں تھائی اور محالوت بیان کرو۔

(انفحات الیومیہ ج ۱، ص ۱۸۸، سطر ۱)

**نگلے بدن ملاقات** میں نے کہا میں تم ہاں کہہ دیتے اور واقعی میں تو اس حال سے بھی ان سے مل بیٹا کر بکریا کیا بڑوتا، میں انھیں بند کر کے مٹا کر لیتا دھکنے لگے کہ میں تو ڈر گیا کہ میں پتہ نہ کھینچے ہو کر نہ جل کھڑے ہوں۔ (انفحات الیومیہ ج ۱، ص ۱۸۸، سطر ۱۴)

**نوت** وہ حافظ صاحب آؤر گئے مگر تقاضاوی صاحب نگلے بدن ملاقات کرنے کے لیے تیار نہ گئے۔ جب ان کے لیے شرعی احکام سامنے تھے اور یہ تقاضاوی کو مردوں سے نگلے بدن ٹٹنے کی عداوت اچھی نہ تھی۔  
مجھے کچھ نہیں آتا | انھر نڈا اب تک ہی اچھا ہے۔ آپ چاہے صلعت لے بیچے کچھ نہیں آتا؟۔

(اخلافت الیمریہ تھانوی ص ۱۲۳، سطر ۱)

نوٹ ہے۔ اگر تھانوی صاحب عالم میں تو یقیناً یہ چشم جھوٹی اٹھائی اور اگر چشم کچی ہے تو زبان خود جہالت کا اقرار کر کے اپنے مریدین پر بھلاؤں دی۔

ایک اردو کی کتاب میں چند سیلیوں کی حکایت لکھی ہے کہ ان میں آپس میں برہمہ ہوا تھا کہ ہم **بیابان کا مزہ** میں سے جس کی شادی پہلے ہوئی تو اپنے سب حالات ظاہر کر دے گی۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک کی شادی ہو گئی تو اس سے سیلیوں نے دریافت کیا کہ پنا دہندہ پورا گرو تو اس نے جواب دیا کہ بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

بیابان یعنی جب تمہارا ہو دے گا

تب مزہ معلوم سارا ہو دے گا

(اخلافت الیمریہ ص ۱۲۴، ص ۳۳۴، سطر ۱)

ان مولوی صاحب نے کسی صاحب کا سلام بھی نہیں پہنچایا کہ لفظ شخص نے آپ کا سلام عرض کیا ہے، اس پر فرمایا کہ دیکھو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جب آپ کسی سے ملنے یا دس بالخصوص آپ کے کوئی دینی حاجت بھی رکھتے ہوں تو اس کے پاس کسی کا سلام پہنچانے کا کیا کیجئے، ان۔

روزنامہ تعمیر لفظیات تھانوی مطبوعہ محبوب اللہ طابع دہلی ص ۳۹، سطر ۱۶

نوٹ ہے۔ کہیں جناب جب عزیزانہ سے حاجت طلب کرنا شروع ہے تو کیا تھانوی صاحب سے دینی حاجت رکھنا شروع نہیں؟ دیوبند تھانوی صاحب کی کسے سلام کو تو برا سمجھتے ہیں، جب کہ اس ملفوظ سے ظاہر ہے۔ ہاں البتہ دیوبندی نامہ دام شوق کے کہ لیا کرتے ہیں۔ دیکھو اسی کتاب کی بحث ”دیوبندیوں کا بندہ دھول سے اتحاد“

ہمارے حضرت تیسرا احمد صاحب بروز ایک جوڑا بلا کرتے تھے ایک رئیس حضرت کے واسطے ہر سال تین سو ساٹھ (۳۶۰) چڑھے بنا کر بھیج کر دیتے تھے۔

(روزنامہ تعمیر ص ۳۶، سطر ۱۵، اثرات المولات ص ۵۵، سطر ۱۵)

ایک رئیس صاحب یہاں آکر رہے تھے۔ انہوں نے وطن جا کر کہا کہ وہاں کی تفسیر کم کاغذ پر ہے۔ کہ جس کو مقدمہ بازی سیکھنا ہو، وہاں چلے جاؤ۔

(اخلافت الیمریہ تھانوی ص ۱۲۳، ص ۳۳۴، سطر ۱۶)

میں ان وہی ٹھہرتے ہیں جو بے حیاء ہیں  
میں ان وہی توجہ بہت ہی ہے جیسا کہ وہی ٹھہر سکتے۔ وردہ اگر  
ذرا بھی عزت ہوگی، بڑا نہیں ٹھہر سکتے۔ کون ذات

فوتے۔ کیا اخلاق محمدی کا یہی نمونہ ہے۔ یہ سب حق تعالیٰ صاحب کے کرشمے ہیں۔

**رشوت لے کر دعا کرنا** حضرت میاں جی رحمت اللہ علیہ تعالیٰ تعالیٰ تشریف لایا کرتے تھے۔ ان سے دعا کے لیے عرض کیا کہ حضرت دعا فرما دیں۔ یہ مقدمہ پہل میں ہمارے حق میں کامیاب ہو جائے فرمایا کہ ہمارے حاجی کو شیٹے کی تکلیف ہے یہاں پر ایک سسروری بخاؤ۔ ہم دعا کریں گے بولیں کیا بہت اچھا حضرت نے دعا فرمادی۔ (اخلافت الیومید رج، ص ۱۱۱، سطر ۱)

**شاہی ہونے کے بعد مرنے** میں نے اپنے بچپن میں ایک چھوٹی سی کتاب دیکھی تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ کسی لڑکی نے اپنی پہلی سے دریافت کیا کہ شادی ہونے کے بعد کیا ہوتا ہے وہ ہمیں بھی بتاؤ۔ اس کا جواب اس قدر دیا کہ تم جب مجھ جیسی مہ جانی خود جان لوگی۔۔۔

بیباہ ہوئی جب تمسارا ہووے گا  
جب مزہ منوم ساما ہووے گا

(مذہب الجہد لفظ غلط تھا تو ہی مطبوعہ محبوب المطابع، ص ۳۵، سطر ۱۱)  
**چند کمیس کی** قسیدہ سلور میں حضرت مولانا گنجوی نے ایک واقعہ میں شلاق کے متعلق کوئی قصیدہ دیا تھا۔ کہ کسی عورت نے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ کر اس کے خلاف یہ فتوے دے دیا کہ قرآن میں یہ لکھا ہے۔ حکیم منیار الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے بیان کیا کہ فرمایا وہ کیا جانتے چند کمیس کی۔

(اخلافت الیومید رج، ص ۵۵، سطر ۵)  
میں صاحب کو لے کر میں بالکل بنگا ہو کر بازار میں نکلاں اس طرح ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کہنے لگے۔ راستہ میں لڑکوں کی فوج ہو۔ اور وہ نہ شور مچاتے جاویں۔ بھڑو ابے بھڑو۔ اور اس وقت میں تھائی اور صاف بیان کرو۔

(اخلافت الیومید رج، ص ۵۴، سطر ۱)

**ننگے بدن ملاقات** میں نے کہا میں تم ہاں کہہ دیتے اور واقعی میں تو اس حال سے ہی ان سے مل بیٹا گو جو میرا کیا بچتا، میں انھیں بند کر کے رکھنا تو کر لیتا۔ وہ کہنے لگے کہ میں تو ڈر گیا کہ کیسے پتہ چلے گا۔

(اخلافت الیومید رج، ص ۵۴، سطر ۱۱)

**فوت**۔ وہ حافظ صاحب تو ڈر گئے۔ مگر فتاویٰ صاحب ننگے بدن ملاقات کرنے کے لیے تیار ہو گئے کہ ان کے لیے شرعی احکام معاف تھے۔ اور کہ فتاویٰ کو مروود سے ننگے بدن ملنے کی عادت آچکی تھی؟

**مجھے کچھ نہیں آتا** الحمد للہ اب تک ایسا اعتقاد ہے۔ آپ چاہے حلف لے کر کچھ نہیں آتا؟

(افاضات الیومیہ تھانوی ص ۳۹۱ سطر ۱۶)

گوارا کرے۔

خود ہے۔ جو دیوبندی حضرات تھانوی صاحب سے بیعت کرتے اور باطن نقاد بھون رہے وہ خود ہی فیصلہ فرمایاں کہ وہ اپنے "حقیت" کے ارشاد کے مطابق کیا جوئے رحمان اللہ وہ کیسا ہی باکرت مقام تھا کہ جہاں جہاں والے کا گھر ہی جنس ہو سکتا تھا اور پھر ظلم کہ تھانوی صاحب نے اس نقاد بھون کو مدینہ طیبہ کے قریب قرا سے دیا۔ (دیکھو افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۲۰۶، سطر ۱) حالانکہ یہاں نقاد بھون میں تو جہاں والا رہ نہیں سکتا تو کیسا ڈانڈ مدینہ طیبہ میں آیا کی ہے۔ حالانکہ مدینہ عالیہ میں تو بے جا جنس رہ سکتا۔

دیوبندیوں کی کثرت سے فخر ہے آستے ہیں۔ ایک ہی بھی نہیں لیا جاتا۔ اور گولیا بھی جاتے ہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۱۹۹ سطر ۱)

فوتے لکھنے پر فیس جاتے

میں نے کہا بالکل سچی بات ہے۔ دونوں چیزیں ہیں حضرت مولانا گنگوہی کا اچھا ہونا اور میرا

(افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۱۸۵ سطر ۲۰)

میں بُرا ہونا

کیا اس شخص کسی کو ذلیل سمجھے گا جو خود کو ہی سب سے بدتر اور ذلیل سمجھتا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۱۸۶ سطر ۱۱، ص ۱۸۵ سطر ۱)

تھانوی صاحب بدتر و ذلیل

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ایک لڑکا ہے اس کے مزاج میں تیزی اور غصہ بہت ہے۔ اس غصہ کا زور کے لیے ایک توفید دیجئے فرمایا اس کا کیا تعویذ ہوتا ہے کسی حلیم شخص کی صحبت میں لکھنے کی ضرورت ہے۔ اس قدر سے تو امید بھی ہے کہ کسی واقعہ پر جاسے۔ اگر اس کا کوئی تعویذ ہوتا تو پہلے لکھ کر اپنے باغداد، اب پلہ نالائی کے اقتضام کی وجہ سے تو کچھ غصہ کم ہوا ہے مگر اب بھی ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۱۹۳ سطر ۱)

بھوکہ فیصہ کی آمد بڑے خوش سے ہوتی ہے۔

(اشرف المصبرات ص ۲۶ سطر ۱۵)

غصہ کی آمد

خود ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے جس طرح ایڑھ شد کو خراب کرتا ہے۔ (یعنی) نیز فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے۔ (امام ابو داؤد) بیچ تو یہ ہے کہ ہمارے بزرگ ہم کو بگاڑ گئے کوئی اور پسند ہی نہیں آتا۔

(افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۱۹۱ سطر ۱)

ہمارے بزرگوں نے ہم کو بگاڑ دیا

خوش ہے۔ بزرگوں کا ذکر ضروری کیا کرتے ہیں۔

تجربہ لریزہ ایک مولوی صاحب یہاں پڑھتے تھے وہ ایک رئیس صاحب کا نام لے کر روایت کرتے ہیں کہ آپ

کے متعلق ان کی یہ رائے ہے کہ سچکری میں اس نے کہا کہ میں تو اس سے بھی برا ہوں، مگر یہ سچکری کو از حد ویر خوش ہوتی گئے۔ اس میں خوشی کی کوئی بات ہے، پس اس نے کہا کہ میں کی دنیا سے سچکری دنیا کی لذت ہے۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۴۴، سطر آخر)

فوتی ہے۔ انہوں نے علی صاحب کے ہاں آنے والے ہی اُترے کر جاتے تھے کہ

تبر حشرنا زبل را خوار کرد

بزدانِ حضرت گرفتار کرد

(۱) ایک صاحب کا خط آیا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے وطن جا کر لکھا تھا کہ ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ہی اخلاقی تھے۔ (انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۱۲)

(۲) اس پر جواب دہن و سخت کہا جاتا ہے۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۵۵، سطر آخر و ص ۴۵، سطر ۲)

(۳) مجھے ان باتوں سے سخت تکلیف ہوتی ہے، پھر لوگ بھی گویا غلامی کہتے ہیں۔

(ارشاد اعلیٰ ص ۵۰، سطر ۵)

بروقت لڑائی کا ہی معمول رہتا ہوں اور غلامت میں بہت ہی نہیں لڑیں۔ میرے معمولات ہیں۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۱۶، سطر ۶)

ہاں جو داس کے کہ مر سید ایک دنیا دار شخص تھے مگر سنا اور جو صلہ خدا لیکن آج کل اہل کمال تقریباً مغمور و نظر آتے ہیں۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۱۰، سطر ۱)

دیوبندی اُمت کے حکیم تھانوی صاحب خود اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

اسماعیل سے میرا بڑا بڑا بوقوع کو کہتے ہیں۔ اور میں انہوں نے علی بن ابی طالب سے بوقوع ہی سہی نہیں

(ارشاد تھانوی صاحب سند انفاذات الیومیرہ ۱۵ ص ۲۴، سطر ۱۸)

(۱) میں فقیر نہیں، محنت نہیں، مجتہد نہیں، مفسر نہیں۔

(انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۱۱، سطر ۱۲)

(۲) ضرورت ہے کہ جو شیخ محدث بھی ہو، فقیر بھی ہو، صوفی بھی ہو اس کی محبت اور تیار آجیا کرنا چاہیے۔ دروغ فطی کا کھٹ اندیشہ ہے (انفاذات الیومیرہ ۶ ص ۲۲، سطر ۲) عین تھانوی صاحب کا حال ہوا



## مرید بد اعتقاد ہو گیا

میرے معمولات فلاں شخص سے ایک شخص کا نام جو خوش اعتقادی کے بعد بد اعتقاد ہو گیا تھا۔ پوچھ لیے جا رہے۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۲۵۹، مطبع)

## بیوی کے لیے غارت گردی

قیب کسی رنگستان من ہب امر  
میں بیچ کی سسٹیں چھوٹا تھا کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا یہ نہ لایا کہ گھر میں سے کسٹے کے اوپر سے لگ گئی ہیں، میں نے یہ خبر سنی ہی غارت گردی۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۲۵۹، مطبع)

## بے سند حکیم الامت

مجھ کو مد سے سند نہیں ملی، مدرسہ سے وہی نہیں، ہم نے مالکی نہیں، کیونکہ یہ اعتقاد تھا کہ ہم کو کچھ آتا نہیں، پھر سند کیا مانگتے؟

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۱۸۶، مطبع)

## تسلیم میں غیر حاضری

اور دریا ست بھی میں نے اس طرح ختم کی ہیں کہ ایک کتاب جماعت نے ختم کر لی اور میں زیادہ دیر قریع حاضر ہوا۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۱۸۶، مطبع)

## نہ تم پیر نہ میں مرید

ایک مرید صاحب نے مجھے خط لکھا تھا، آج تک کسی نے دیا نہیں تھا کہ وہ تم میرے پیر نہیں تھا، مرید پیر، خواہ مخواہ دنی کر رکھا ہے۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۱۸۶، مطبع)

## میں پیر نہ تھا

بنگلہ میں یہ مول ہے لوگوں کا کہ وہ سے اور پیر نہ تھے میں نے منع کیا کہ پاؤں پکڑنا سب نہیں معاف کرنا سنت ہے یہی کافی ہے گردن مانے میں نے یہ کیا کہ جو میرے پیر نہ تھا، میں اس کے پیر نہ تھا۔

(انعامات الیومہ ج ۱ ص ۲۸۳، مطبع)

## خوش

انہر پاؤں پکڑنا سب نہیں تھا، اعتقادی صاحب کے لیے ان کے پاؤں پکڑنا کیسے جائز ہو گئے۔ اور جو فضل شریک کردہ فتاویٰ صاحب کے لیے کیسے جائز ہو گئے؟

## بیوقوف بادشاہ

بادشاہ کے بیوقوف اور ذہین کے عاقل کہنے پر مولانا فخر الحسن گنگوہی کا خط لکھا دیا، ایک مرتبہ کہا کہ اگر مجھ کو سلطنت مل جائے تو حضرت مولانا محمد تقی صاحب کو دے دوں گا، اور حضرت مولانا محمد تقی صاحب کی نسبت کہا کہ ان کو جبریل ناؤں، اور یہ کہ سب کے ہند سے تجویز کرنے کے بعد کہا کہ میں بادشاہ ہوں، ایک صاحب نے کہا کہ یہ کہ حضرت مولانا کو تو وزیر اور خود بادشاہ تجویز کیا، کہا کہ میں بادشاہ تو بیوقوف ہوتا ہے اور وزیر عاقل۔ اس لیے بادشاہ ہونا میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور مولانا کو وزیر تجویز کیا ہے۔



صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے اولیٰ ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرستے ہیں کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور جب حضور خود بھائی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ تو میں یہ لفظ کہنا کیوں گناہ ہے ؟

یہ ناچیز جاسوس دیوبندی کی سب باتیں سن رہا تھا کہ لہذا کہتے اس کے قریب جا بیٹھا اس دیوبندی کو علم تھا کہ ہمارے خادم آپ سچے ہیں میں گناہ کا صاحب یہ بتائیے کہ آپ دیوبندی ہیں کہنے لگا ضرور میں سنے کہ گناہ آپ کے مذہب کا مذہب ہے بڑا اصرار شرف علی تو ایک بے علم آدمی تھا۔ وہ خود افاضات الیومیرج، ص ۳۴ میں لکھتا ہے کہ مجھے کچھ نہیں آتا اور شاید احمد لکھو ہی ایک ذلیل آدمی تھا تو غم ان کے معتقد ہو کر علما سے اہلسنت کو بدیتی کہنے کی کیا جرأت دیکھتے ہو۔ دیوبندی صاحب میری یہ بات سن کر مسکینا سے کہنے اور کہنے لگے کہ آپ ہمارے بزرگوں کی سب باتیں کر رہے ہیں میں نے کہا کتاب دیکھیے آپ کی کتاب افاضات الیومیرج ص ۳۴ پر آپ کے پیش لکھی صاحب خود فرستے ہیں کہ میں ذلیل ہوں۔ تو جب شکر ہی صاحب خود ذلیل ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں تو میں ان کو یہ لفظ کہنا کیوں سنے ادنیٰ ہوا۔ نیز دیکھیے اسی کتاب افاضات الیومیرج ص ۳۴ پر ملاحظہ ایں آپ کے پیش لکھی صاحب فرستے ہیں کہ میں برحق ہوں۔ ہی صاحبوں۔ تو جب تھوڑی تھوڑے علما و بے وقوف ہونے کے اختلاقی میں تو ہمیں یہ لفظ ان کو پونا کیوں منع ہوا اور کیوں بے ادبی ہوئی۔ دیوبندی صاحب میں نے لکھنے لکے اور جب کوئی جواب نہیں پڑتا تو کہتے لگے کہ صاحب وہ حضرات تو خود مختار ہیں جو دل چاہے تو اضافہ فرما دیں مگر ہم کو ان میں کہ من کو بے وقوف اور ذلیل کہیں، اگر ہم کہیں گے تو واقعی بے ادبی ہوگی میں سنے گا۔ بھائی اللہ! آپ کے پیشوا تو خود کہیں اور آپ ان گان الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اور پھر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے تو اضافہ افراط کا کرنا ہے ادنیٰ نہ ہو پھر وہ نہیں ہوتے۔

دوسرا دفعہ اسی ختم نبوت کے زمانہ میں پیش آیا۔ جب کہ ہم لوگ ہماولہ منوکی و سرکشت جبل میں مجوس تھے

**حکایت نمبر ۲**

آقا تاج دہلی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک خاص مرید دیوبندی مولوی بھی تھا اور اس کے پاس اشرف علی کی بیوی کا کتاب افاضات الیومیرج بھی موجود تھی۔ ایک دلی حضرت مولانا فتح محمد صاحب ہماولہ گری بطور دلیری اسی کتاب کے ص ۱۱ سے خرمب کے ختم نبوت کے متعلق معصوم پروردہ سے کہے کہ مولوی اشرف علی نے اسی خرمب کو ختم نبوت کا خلاف کرتے کیا جواز کہا ہے اور ان رضا کاروں کو جو جلیوں میں جاتے ہیں حرام کار کیا ہے لکھتا ہے :

**خرمب کشمیر**

۱۱) کشمیر پر جو جتنے جادے ہیں ان کے متعلق ایک صاحب مجھے فرماتے گئے کہ ان جتنوں کے جانتے کا جائز یا ناجائز ہونا ایک بات ہے۔ مگر نافع بہت ہے۔ میں سنے گا جی ہاں غرر شراب بھی

نافع ہے۔ ہیسر (۱۲) بھی نافع ہے۔ (۱۰) افاضات الیومیرج ص ۱۵ ملاحظہ

(۱۲) جتنوں کا چیل چٹا ہونا، بھوک پڑنا، خیر و کرنا خود کسی کے مراد ہے اور خود کسی کے کسی کو فائدہ پہنچنے تب بھی تو باوجود وجہ فائدہ ہونے کے جائز نہیں۔ (افاضات الیومیرج ص ۱۵ ملاحظہ)

(۳) اگر تحریک رہنما کا ذکر کیا جاسے، پھر غفلت کوئی چیز نہیں رہتی۔ اس لیے کہ جیسے جس قدر میں صاحب کوئی نہ ہی کھڑ کر سکتے ہیں۔ (انفاخت الیومیر ۱۵ ص ۵، سطر ۱)

(۱۱) زمانہ خلافت میں ان لوگوں نے احکام اسلامی کی ذرہ بذر پروا نہیں کی۔ جو انہیں کھجور میں آگیا۔۔۔ ہزاروں مسلمانوں کو بلا وجہ گویا۔ یہ نفسانی اغراض بھی بری بلا ہیں۔۔۔۔۔ عدم قدرت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ فعل یا اثر نہ ہو پھر احکام کو پامال کر کے کامیابی ہو گئی تو وہ مسلمانوں اور اسلام کی کامیابی منظور رہی ہوگی۔ (انفاخت الیومیر ۱۵ ص ۱۳، سطر ۱)

(۱۲) تحریک خلافت کے زمانہ میں لوگ جانتے تھے کہ جس طرح ہم نے قاعدہ اور بے اصول عمل سے ہمیں نہ صرفت کی مدد کا قحط خانہ احکام کی پروا، اسی طرح یہ بھی شرکت کرے۔ میں نے کہا اگر تہذیبی مداخلت کی جائے تو ایمان جاسے۔

(انفاخت الیومیر ۱۵ ص ۲۵، سطر ۱۰ و ۱۱)

مولوی ارشد علی صاحب کی ان باتوں پر دیوبندی مولوی بحث کرتے رہے۔ گوئی گفتا کہ اس وقت سے تو بارگاہ تحریک ختمِ نبوت میں شامل ہو کر جہوں میں آنا بھی حرام ہوا کوئی کہتا کہ نہیں صاحب! یہ اجتہادی مسئلہ ہے۔ بہر حال تہذیبی قیادے کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر ہی وحائد و ناظر ہونے کا مسئلہ باقی وجہ پتہ لگا کہ اس وقت میں مولوی نے غارت خانہ وہ دیوبندی صحابہ میں معلوم ہوئے پر میں نے حالت کے جو جانتے تھے بدلان سب دیوبندیوں کے رو برو اپنی قیادہ لائی تو ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ نے فارغین و ہم راہی سے میں نے کہا کہ چونکہ یہ مولوی صاحبان چاہتے ہی انھیں متصل اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے اپنے اکابرین کے گزشتہات کے حامی ہیں اور غلام میں بھی منافقت کرتے ہیں اس لیے ان کے پیچھے غارت نہیں ہوتی اس نے پوچھا کہ وہ منافقت کیا ہے؟ میں نے اسی وقت اس قیادہ پر جانے والے دیوبندی سے پوچھا کہ ان صاحب ایک غارتیں اسلام علیہ السلام علیہ السلام ایسا اللہ ہی پرستے ہیں حضور صلیہ اسلام کو دل میں حاضر کر کے یہ سلام دل سے کرتے ہیں یا نہیں، وہ قزاقوں، شاگرد صاحب جو تو ہر گز دل سے نہیں پرستے یہاں اگر دل کو کسی اور طرف متوجہ کر کے حکایت کرتے ہوئے غارت جاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے ان کی قیادہ اور صلے کر کے رد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حق قدر دشمنی ہے کہ ان کو سلام نہ کیا گیا کہ نہیں کرتے تو ایک دیوبندی مولوی بولا کہ ہم تو گاہ بگاہ اسلام علیہ السلام ایسا اللہ ہی کی بجائے اسلام علی اللہ ہی پرستے ہیں یا نہیں کہ آپ سلام کا خطاب دیتے کا شہیہ ہی میں نہ آتے ہیں کیا یہی ہے صاحب! اور اس سے بھی۔ ان کا سلام ہی اور ہے تو وہ صاحب ممانہ کچھ کہنے کہ دیوبندی تو پتے نہ رکھیں جو کہ غارت میں بھی قریب کا رہی سے باز نہیں آتے۔ اور کداسی ایک بار کہ میں علی علیہ حضرت قبلہ تہذیبی مولانا فتح محمد صاحب جہاد لکھنوی و مولانا دگر جی صاحب و ملا بھی موجود تھے اس لیے اسی اہمیت کی بحث کے دوران میں مسئلہ حاضر و ناظر و علم غفلت سے اس علیہ وسلم کے متعلق بحث چھڑ گئی۔ ایک مولوی دیوبندی مولانا لکھنوی نے کہا کہ مسئلہ حاضر و ناظر و علم غفلت ایک کافی ثمرت نہیں ہے میں نے

آپ کا یہ علم سرورِ اجل اور غلط ہے۔ اسلامی دنیا کے تمام علماء کرام و کارین ملت کا یہی مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے وہ علم نبوت عطا فرمایا ہے کہ آپ علی حیثیتِ مستبرز و حاضر و ناظر ہیں۔ دور و نزدیک ہندوستان کے ہی علماء کو سنے لیجئے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی اسی اچھتات کے سلام کے بارے میں لکھتے ہیں۔

حاضر و ناظر کے متعلق مولوی عبدالحی لکھنوی کا فیصلہ ۔۔۔

میرے والد و اساتذہ (مخدومانِ کرام) نے حضرت نصیب کر کے اپنے  
ریسالہ ذرا ایمان بزمیاریہ میں صاحبِ الرحمن میں فرمایا کہ اچھتات  
میں اسلام علیک، ابوالحسنی مصطفیٰ صمد و خطاب کا  
لازم ہے کہ اچھتات محمدیہ پر جو میں ساری جگہ اور ہر  
بندے کے باطن میں موجود ہے اور غائب ہے اور یہ ضروری  
حالتِ غائبی میں ہوسے طورِ حل جاتی ہے اور حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر کبرِ اسلام خطاب کرنا حاصل ہو گیا  
اور بعض اولیائے کرام لکھتے ہیں کہ بندہ جب اللہ کا شائع  
مشرف ہو جاتا ہے تو اسے حرمِ الہی میں داخلے کی اجازت  
مل جاتی ہے اور اس کی بصیرت نمود ہو جاتی ہے۔ تو وہ  
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر لقبِ حرم  
الہی میں اور توجہ ہو کر عرض کرتا ہے۔ السلام علیک، اسے  
میرے پیارے آقا نبی آپ پر سلام ہو۔ صلی اللہ علیک و علی  
آلک و سلم اللہ۔

وقال والذی العلم واستاذی  
المقام ادخلہ امانہ ف دار السلام فی رسالہ  
ذوالایمان بزمیاریہ کا صاحبِ الرحمن السر  
فی خطاب اللہ الشہدان الحقیقۃ السعدیۃ  
خانہ اساسیۃ فی فعل موجود و حاضرۃ  
فی باطن کل عبد و انکشاف هذه الحالة  
علی الوجه الآخر فی حالت الصلوات  
فحصل محل الخطاب وقال بعض اهل المعرفة  
ان العبد لما شرف بنباد امانہ فحانہ اذن  
فی الدخول ف حریم الالہی و نمود بصیرتہ  
و وجد الجیب حاضر فی حرم الجیب  
فاقبل وقال السلام علیک ایما الہی

(السخاوی شروح الوقایہ ص ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰)

مفسر ذوقِ عیون الہی صاحبِ لکھنوی ملو و علیہ عینیا کی کا پتھر

اور یہ مولوی عبدالحی صاحبِ لکھنوی کے وہ ایسا عالم ہیں کہ جن کے متعلق آپ کا پیشوا الشرف علی نقوی لکھتا ہے۔  
مولانا عبدالحی صاحبِ لکھنوی نہایت ہی حسنِ صورت، حسنِ یرت، حسنِ اخلاق کے جامع تھے معلوم ہوتا تھا کہ  
نواب زادے ہیں۔ ان کے خواص سے معلوم ہوتا تھا کہ شب کی عبادت میں، دستے تھے۔ دن کو امرات کو بغیر  
کشتِ کام کی دوسے دماغ ناؤت ہو کر مگی گامرض ہو گیا تھا۔ لکھنوی ہی عریض کرا کام کیا یہ سب تا مہدی ہی ہوتی ہے

(انخاف الیرمیدہ ص ۵، ۱۸۰، ۱۸۱)

حضرت شیخ عبدالحق نے شہداء الکلمات سے اس امام اور صدیق حسن خان امام فیضانِ دین سے سببِ انتساب سے اس ۲۵۰  
پیر کی سلام کے تمام میں حضور کو حضورِ مظهرِ شمس کہا ہے اسنادِ ائمہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی حضور کے علمِ غیب کی وہ  
وصا و ناظر کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

## علم غیب و حاضر ناظر کے متعلق شاہ عبد العزیز کا فیصلہ

زیرِ کار و مطلق است بزرگوارت بدو تہم ہر متدین برین خود کو کہ درام و دروازہ دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او  
چہیت و چاہیہ کہ مال از قریب مجرب نماندہ است کلام است پس اوی شہداء گناہی شمارا و درجات  
ایمان شمارا و کمال یکسا و بد شہار و اذ غلط و ذائق شمارا و الہ

انتہی پر مزی پادہ پیرل معصوم حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی معلوم ہوتا ہے کہ اس ۱۵۸۸ء

اور شاہ عبد العزیز صاحب وہ ہستی ہیں جن کے متعلق آپ کا امام اشرف علی نبی لکھتا ہے۔

(۱) دہانت مہال کی وجہ سے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کا فیض عام تھا۔

(انعامات الہیہ تصانیف ج ۲ ص ۲۰۰، ۱۵۸۸ء)

(۲) حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ بخار چڑھا ہوا تھا۔ غار کا وقت آگیا۔ آپ نے  
سکڑی پر نکل کر وہ بخار اس پر منتقل ہو گیا۔ وہ کمزری کھڑی کا پیٹ دی گئی۔

(انعامات الہیہ تصانیف ج ۲ ص ۱۵۸، ۱۵۸۸ء)

اور عارف باللہ حضرت بلہ حاجی امداد اللہ صاحب مددِ حق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

## حاضر و ناظر و علم غیب کے متعلق حاجی امداد اللہ صاحب کا فیصلہ

(۱) الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عجیبہ خطاب بعض لوگ روایت دینی و اہل کلام کرتے

ہیں۔ یہ انصاف منوی پر مبنی ہے۔ لہ الخلق والا مہر عالم ام مقید بحکمت و طرف و بعد و غیرہ نہیں ہے۔ پس اس  
کے جاز میں شک نہیں۔ (شفا نامہ داریہ لغزوات حاجی امداد اللہ صاحب مطبوعہ گتھو ص ۱۹۶، ۱۱۹ء)

(۲) لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ بل حق میں ہر طرف نظر کرتے ہیں اور یافت و اور رک  
غیبیات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیث اور حضرت عائشہ کے مکالمات سے خبر پہنچتی

اس کو دلیل اپنے دلوں کے لیے تھے ہیں۔ غلط ہے کہ کوئی علم کے واسطے تو جہِ مغزوری ہے۔

رشتہ نامہ امداد ص ۱۵۸، ۱۱۹ء

اور حاجی امداد اللہ صاحب وہ بزرگ ہیں جو سب دیوبندیوں کے مرجع و ماوے میں اور آپ کا اہم شرف علی گشت ہے:-

وہ شخص اچائی امداد اللہ زادہ کا مجدد تھا، اہم تھا، مجتہد تھا، صاحب حق میں حضرت کے کلمات کی نظیر

مشکل ہے۔ (انعامات الہیہ ص ۳۹ و ۲۳۹ و ۲۴۰)

اور ملک ہندوستان و پاکستان میں مسئلہ نقشبندیہ کے سب سے بڑے پیشوا و اصل باللہ شیخ الشیخ سیدی اختر

میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرف سے پوری مستان اللہ بغیر مناسبت ارشاد فرماتے ہیں:-

**حاضر ناظر کے متعلق پیشوائے نقشبندیہ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ**

ایک مرتبہ صاحب زادہ صاحب مظہر العالی نے حضرت قلم سے دریافت فرمایا ایک رسالہ لکھا ہے کہ یا رسول اللہ پر صفا ناجائز ہے تو قلم میں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور علی الصلوٰۃ والسلام حاضر ناظر ہیں۔ (مختصا) اور کھو کتاب اولیائے نقشبندیہ شیربانی مطبوعہ لاہور ص ۳۰، مہضہ محمد امین شرفی مریض خاص قبلہ و کبر حضرت پیر سید محمد صالح شاہ صاحب حضرت کرناؤالہ۔ (مشتا اللہ بغیر مناسبت العالیہ)

معلوم ہو کہ جین ملّا و شائع کی یہی عقیدہ ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں بندہ نے جب یہ جوابات پیش کیے تو وہ دیوبندی مولوی مسرت ہو کر یہ کہنے لگے اور ملا جواب پر کہ ایک دیوبندی کہنے لگا کہ یاں معلوم ہو تا ہے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ امداد اس پامان لانا کوئی فرض تو نہیں، میں نے کہا آپ کا یہ کہنا بھی غلط ہے۔ مسئلہ حاضر ناظر تمام امت محمدیہ کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے۔ دیکھو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

**حاضر ناظر کے متعلق استاذ اہل حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا فیصلہ**

دو چہ نہیں اختلاف و کثرت مذاہب کو دیکھئے امت است یک کس را درین مسئلہ خلافی نیست کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات ہے شاہرہ مجاہد تو ہم تاویل و باقی است براہل امت حاضر ناظر و مقرران حقیقت و متوجہان انحضرت را مفیض و مراد است۔

املاک تیب و الارسل کی بر ما شیعہ انبار الایثار و تصنیف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔

مطبعہ مدنی ص ۵۵ (سطر)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی وہ مقدس اور عالم ہستی ہیں کہ جن کے بارے میں آپ کا اہم مولوی شرف علی صاحب بھی

لکھا ہے:-

(۱) حضرت شیخ بہار علی تھٹھ دیوبند بڑے شیخ ہیں۔ عظام کے بھی اور باطن کے بھی ہیں۔

(افادات الیومینہ ص ۴۳، ۴۴، ۴۵)

(۲) بعض اولیاء اللہ جیسے گزرسے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دیوبندی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضور کی کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ بہار علی تھٹھ دیوبندی ہیں۔ کہ یہ بھی اسی دولت سے شرف منہ کئے اور صاحب حضور کی تھے۔

(افادات الیومینہ ص ۴۵، ۴۶ سطر ۱)

شیخ صاحب کے ارشاد سے صاف واضح ہو گیا کہ عقیدہ حاضرناظر تمام امت محمدیہ کا مستغفر اور اعلیٰ مرتبہ ہے اور اس پر ایمان لانا دین کی ضروریات سے ہے اور جس طرح عقیدہ ختم نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا گناہ عاصی اہل اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح عقیدہ حاضرناظر کا منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلق خدا اور علم غیب کا منکر بھی اسلام سے خارج ہے اور جس طرح تمام شہادۂ اسلام قرآن و سنن کی عقیدہ ختم النبوت میں اختلاف کرنے سے عقیدہ ختم نبوت کی مخالفت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بعض تمام شہادۂ اسلام دیوبندیوں کی عقیدوں کے اس عقیدہ میں اختلاف سے اسے بڑا مختلف ذہن میں کہا جاسکتا ہے۔

اور پھر لطیف یہ ہے کہ دیوبندی ذہن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی وجہ سے آپ کے حاضرناظر ہونے کے منکر ہیں۔ درحقیقت خود دیوبندی اپنے نو فریب کو ہر جگہ حاضرناظر سمجھتے ہیں چنانچہ قدرت دیوبندیہ کا بیچ رشید احمد گنگوہی اپنے مریدین کو کھانتا کہ تاہر اپنے اور اپنے سب دیوبندی پیشواؤں کو ہر جگہ حاضرناظر ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مرد کو یہ یقین کر لینا چاہیے کہ شیخ کی روح ایک ہی جگہ بند نہیں ہوتی تو میرے جس جگہ بھی ہو اگرچہ شیخ کے جسم سے دور ہے، لگاس کی روح سے ہرگز دور نہیں ہے پس ہر واقعہ کے حل میں شیخ سے امداد مانگئے کیونکہ وہ ہر حال میں شیخ کا محتاج ہے۔  
(امداد السوگ)

وہ مرد یہ یقین داند کہ روح شیخ عقیدہ ایک مکان نیست پس ہر جگہ مرد با شد قریب یا بعد اگرچہ از شخص شیخ دور است، اما از وہ حاضیت آو دور نیست چوں ایں امر حکم داند ہر وقت شیخ را یاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم تنفید بود و چون ہر دم در محل واقع تھا شیخ کی بود شیخ را بہ قلب حاضر آوہ وہ یساں حال حال کند۔

تأملین انصاف تو فرماؤ کہ مسلمان اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضرناظر سمجھیں تو مشرک اور دیوبندی اگر اپنے





سیدنا و سابق کلام الہی مشککہ خطاب کفار سے ہے تو کیا کوئی ناپاک انسان بھی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کفار کی طرح کہنے کی جرات کر سکتا ہے۔ نوحہ: یا شہدین ذاک۔

باقی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ہوتا تو اس کے متعلق دیوبندیہ کے حکیم الامت کا اضطراری فیصلہ بھی سن لیجئے چنانچہ شرف علی گشتا ہے:

فتد جاد کہ من اللہ فوس کتاب میں یہودی بہم اللہ الہ یہ ایک تفسیر ہے جو میں نے ذکر کی کہ نور سے مراد حضور ہیں اور اس تفسیر کی ترجیح کی وہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی فتد جاد کہ رسولنا فرمایا ہے والی قولہ تو یہودی یہ اللہ کتاب کے زیادہ منسوب ہے اور رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مناسب ہے۔ والی قولہ دوم سے ہم فتد جاد کہ یہاں من دیکھو واقرولنا الیکہ خولاً مبیناتیں انزلنا کے بھی رسول ہی مراد لے گئے ہیں۔ الخ۔

(رسالہ انوار اشرف علی تھانوی مطبوعہ دہلی ص ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶)

اور یہی تھانوی اپنی کتاب نثر الطیب کے ص ۸۰ پر فصل اول نور کی بنا دے کر جابر ان اللہ فتد خلق قبلہ الاشیاء ونبیہ من نورہ وراہب اللہ فی قلوبہ وورقانی شریعہ ماہب نہ اول مردہم کو بھیج مان چکا ہے اور کشیدہ احمد لکھوی لکھا ہے وازیں جا است کہ حق تعالیٰ در شان حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نور تھا از طرف حق تعالیٰ نور و کتاب مبین و مراد نور ذات پاک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم است الخ۔

(اداء السکر مصنفہ شہزادہ گلگاہی ص ۸۵، صفحہ ۱۴)

حدیث اول ما خلق اللہ نوری جو کہ حدیث جابر ان اللہ تعالیٰ فتد خلق قبلہ الاشیاء ونبیہ من نورہ الحدیث (رقۃ فہمہ ص ۴۴) کی ہی روایت بالحق معلوم ہوتی ہے۔ مدارج النبوت جلد اول ص ۱۰۱ اور سب کے معتمد امام زمانہ نقی کی مقبول عالم کتاب ذوقانی شریعہ مواہب اللہ فیہ ج ۱ ص ۲۰ پر جو جسے اوریہ عظیم اور معتمد علیہ محدثین اس حدیث پر اتقا دفرما ہے یہی اور غیر مقلدوں کے مستبر شواہد مولیٰ شہداء اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور مانا ہی چاہیچہ وہ لکھا ہے:

ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں (فتاویٰ تائیدہ حصد اول ص ۴۲) ہم کہتے ہیں کہ ہمارا بھی عقیدہ یہی ہے۔ باقی یہ کہ ہم اہل سنت حضور کو نور قدیم یا خدا کا جڑ بنتے ہیں یہ محض افتراء اور صریح ہمتان ہستے جس کا بدلہ قیامت میں دیوبندی اور دہائی پائیں گے۔ ہم تو یہی کہہ دیتے ہیں کہ لعنہ اللہ علی الکاذبین۔

اور انگلی صاحب فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۳۲ پر حدیث اول ما خلق الله نعوی زرقانی شریح مراد صاحب الدررینہ ج ۱ ص ۴۴ کو بھی مان چکے۔ جب دیوبندیوں کے یہ دونوں پیشوا بھی حضور علیہ السلام کو توہین کرتے ہیں اور دیوبندیوں کا مشہور پیشوا مفتی شوکت علی صاحب تحفیر اپنے رسالہ چٹائی میں اس شر کو تسلیم کر کے لکھتا ہے۔

کیسے شانِ احمدی کا چین میں ظہور ہے  
ہر گل میں ہر پتھر میں محمد کا نور ہے

(چٹائی ص ۳۲، مارجن نمبر ۱۹۶ ص ۴۴)

تو دیوبندیوں کو کچھ تو اوصاف بھی کرنا پڑا ہے مگر وہ دیوبندیوں کا قرآن اور حدیث پر ایمان نہیں، تو انہیں کم از کم اپنے گروں کو فیصلہ تو مان لینا چاہیے کہ یہ ماننے والے دیوبندی بھی مشرک کہتے ہیں۔

اور دوسرا یہ کہ مگر کار و عالم علی اللہ علیہ وسلم کو یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم انہیں کو مگر لائق نہیں کہ ایسا صاحب لفظ آپ کے لیے ہر وقت بولنے کا سبب بن جائیں تو ایک دیوبندی کہنے لگا کہ اے صاحب! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں کہ میں بشر ہوں، تو میں ان کو بشر کہنا کیوں گناہ و سبب ادبی ہوا میں نے کہا کہ آپ اپنے پیر پلانہ شرف علی کی بات بھی نہیں مانتے۔ وہ بیٹھ صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو مستثنیٰ نہات سے کہتے ہیں تو وہ دیوبندی شخص نے کہنے لگا کہ آپ جانے حضرات کا نام ہے ادبی سے کہیں جیتے ہیں میں نے کہا بندہ نے کون سی بات کہی کہ سب سے کہنے لگا کہ آپ مولانا شرف علی کو تو شرف علی کہیں کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ دیکھیے صاحب آپ کا مرشد امام شرف علی خود لکھتے ہیں:

(۱) اب یہ صاحب اس جواب سے کہ خواب میں کیا کہا ہے۔ یہ سمجھیں گے کہ یہ (اشرف علی) غلط ہے مگر ہمیں اختیار ہے۔ غلط ہی ہونا تو میری چیز ہے۔

(۲) مولوی کے خط میں، مولانا، اللہ والا، یہ لفظ مولانا کے لفظ سے افضل ہے۔

(انفاقات الیومیہ ج ۱ ص ۱۴۲، صفحہ ۶)

(۳) میں بھی بے وقوف ہی سا ہوں۔

(انفاقات الیومیہ ج ۱ ص ۱۴۲، صفحہ ۱۱)

دیوبندی کہنے لگا کہ صاحب! اتنی غلط تو رہائیں مگر چونکہ یہ لفظ عام زبان سے اور حضرت نے اسے اپنے لیے تو اخصاً فرمایا ہے اور اب چونکہ یہ لفظ مولانا ہی محض ہے اس لیے اب اگر ایسے عالم کو بلا لیں تو سب ادبی ہو گئے۔ میں نے کہا کہ اے صاحب! اگر باوجود غلطی مولانا ہی محض ہوتے کے اور اشرف علی کہنے اپنے لیے غلط ہے وقوف و ملا کے جواب کہنے کے اگر ہم کہیں تو سب ادبی کہتے ہیں ہو مگر انحضرت رحمہ اللہ علین، شیخ الحدیثین، مکرکارہ و عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لفظ بشر تو آپ نے تو اخصاً فرمایا ہے۔ پھر اسے کہنے سے آپ کی سب ادبی نہ ہو اس پر ترجیح پر دلیل

کیا ہے۔ دیکھو نام خازنِ اہام یعنی فرماتے ہیں:

قال ابن عباس علم الله وسوله المتواضع

(تفسیر خازن علی ص ۱۵۲ تفسیر بخاری ج ۱ ص ۸۷)

## دیوبندیوں کا اقرار کہ حضور کو بشریت نہیں

اور پھر خود اسے دیوبندیوں کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف لفظ بشر سے یاد کرنا یا حضور کو توہین ہے۔ دیکھو مولوی محمد شفیع لکھتے ہیں:

افیا ولیم السلام کو حضور صا سرور دنیا کو صرف لفظ بشر سے یاد کیا جائے بلکہ بشر افضل البشر سے یاد کر کے زیادہ برتری ہے کہ سنت اللہ کے مطابق حضور علیہ السلام کو انقاب عالیہ سے یاد کرے۔ ا۔

(کلن الایمان، مسند مولوی مفتی محمد شفیع مرگودھائی، ص ۱۸، سطر ۱۸)

کیا اب بھی کوئی گستاخ و دیوبندی حضور کو بڑیکر اپنا وظیفہ پونا کر سکتے ہیں۔ اس دیوبندی فیصلہ سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضور کو صرف بشریت حضور کی ہے اور یہی ہے۔ بندہ کے ان معروضات کے بعد دیوبندی پرست چھاپچی مٹتی

بھڑی لاکھ پھجاری ہے گواہی تیری

حضور خود تو واقع فرما سکتے تھے مگر انسا انا ہشدر اللہ تعالیٰ نے کیسے تو ارضا فرما دیا۔

(رسالہ لوری بشری)

## ایک سوال

اگر یہی قانون ہے تو بتائیے کہ تمہارے مولوی محمد قاسم کے متعلق تمہارے لنگوہی صاحب نے یہ الفاظ کس قیمت سے کہے ہیں۔ "دنیا میں اس سے زیادہ ذلیل و خوار کوئی ہستی نہیں ہے۔"

(اردو اخبار طائر ص ۲۵، سطر ۳)

لنگوہی کے ان الفاظ کو قانونی کے حق میں تھاوی صاحب تراشیہ پر محمول کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لنگوہی صاحب کے جواب کا نشان کا فیذا حال تو ان سے معذور ہونگے۔ اردو اخبار طائر ص ۲۵، سطر ۱۸

قانونی صاحب خود تراشیہ کر سکتے تھے لنگوہی صاحب نے کیسے کہ دیا۔ ساھو جوا یکھ خیر جوابا۔

(ایک مولوی صاحب) کہنے لگے کہ آپ انبار و غیرہ نہیں دیکھ سکتے۔ اس لیے اہانتا ہے میری ہنری ہے۔ میں نے کہا کہ شیک ہے آپ انجانات سے واقعات کا اقتباس کہ میرے پاس کچھ جاکریں۔ مجھ کو معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ خبرا ہوا ہواں گا کہنے کے بعد کہ میرا احتیاط آپ کی احتیاط کہنے لگے کہ آپ کی ہیں۔ میں نے کہا کہ میری

دیوبندیوں کے پیشوا سے اعظم  
تھا تو ہی صاحب کا سفید جھوٹ

اعتقاد کے کچھ خلاف نہیں ہے۔ اگر ایسا خط بکرو گیا تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے کسی کو جھوٹا ہی کہا تھا کہ میرے پاس یہی کرو  
میری دشمنی میں بھیج دیا۔ (انفادات الیہ میرزا ۵ ص ۱۳۳، مسطر ۸)

جس کا ایک جھوٹ ثابت ہو جس کی ایک روایت بھی کبھی غلط پاتا ہوں اس کو غلط لکھنا میں کی فرصت میں شمار  
کرتا ہوں۔ (اشرف المجلدات ص ۱۸، مسطر ۱)

خوف :- دیوبندی حضرات دوسو بیس کرپہن تپاویں کہ آپ کے تھانوی صاحب بھی کذا میں کی فرصت میں شامل ہو گئے، یا ان کو  
سب کچھ صاف ہے۔

بدقیرزی سادی دینا سے بدقیری سیکھ کر آتے ہیں، اور مجھ پر دشمنی کی جاتی ہے۔

شیخ سے سوسو حقیقت کی اجازت میں تو جو شے بہر دل کے بہر دل کو بھی جو حقیقت تو تو ذکر کرتے ہیں،  
غرض شیخ سے منہ کرنا ہوں۔ ہاں سوسو حقیقت کو شیخ نہیں کرتا۔ (اشرف المجلدات ص ۳۶)

خوف :- معلوم ہوتا ہے کہ اشرف علی کے پاس بدقیروں کے علاوہ کوئی شریف آدمی جانا ہی نہ تھا۔  
ایک قصہ بھائی کا ایک تہہ دوست بیان کرتے ہیں کہ ایک امام بھگت نے سجدہ سو گیا۔ اور لاہر کوئی سہو  
نہ تھا۔ گوئل سنے پوچھا کیا بات ہو گئی تھی، کہنا ہے کہ ایک پٹھی لکھی گئی (یعنی حقیقت سی جو خارخہ  
ہو گئی تھی۔ (انفادات الیہ میرزا ۵ ص ۱۸۳، مسطر ۳)

میں میرٹھ میں فوجندی دیکھنے گیا میں ایک سر تہ طالب علمی کے زمانہ میں میرٹھ میں فوجندی دیکھنے گیا۔  
شیخ ابھی بخش صاحب کے یہاں والد صاحب ملازم تھے۔ میں ان  
ابھی بخش صاحب کے برادر زادہ شیخ غلام علی الدین نے مجھ سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب فوجندی میں جاکے کیا ہے  
میں نے کہا کہ جو حقیقت عدا سنے والا ہوا اس کو غلطی نہ ہے۔ اس لیے کہ اگر وہ کسی کو منع کرے گا اور اس پر یہ سوال کیا جائے  
کہ اس میں کیا غرائی ہے۔ تو اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی غرائیوں کو بے دھڑک بیان کرے گا۔ یہ سن کر وہ بہت ہنسے۔ کہ  
مجھ سے مولوی لوگ اگر گنہ بھی کریں، تو اس کو دین نہ لیتے ہیں۔

(انفادات الیہ میرٹھانوی ۵ ص ۱۳۳، مسطر ۶)  
خوف :- تھانوی جی نے گنہ کا کیا خطرناک دروازہ کھول دیا۔ کہنا کرو۔ شراب پڑ۔ جوا کھیلو، ولادت  
کردو، غرضیکہ دنیا بھر کے ہر کرداروں سے مزا لاکر کے چکر لکھ دینا، کہ بھائی اگر ہم خود درستے تو لوگوں کو اس پر گناہ کی

حقیقت کیسے ہوتے۔

دیکھیے ایک بزرگ نے قرآن مجید کو سنے دیا اور مولانا رشید احمد صاحب نے محافت بچھو نا دینا تو درکنار اس کے متعلق سوال کرنے پر بھی ناگوار سی کاٹھار

فرمایا۔

واقعات ایبیرہ تھانوی ج ۷، ص ۱۵ (سطر ۱)

علامہ اس کو دیکھتے نہیں مگر کسی خاص صورت میں کوئی ایسا فعل جو عام طور سے ناجائز سمجھا جاتا ہے وہ جائز بھی ہو جاتا ہے۔

واقعات ایبیرہ تھانوی ج ۷، ص ۱۶ (سطر ۱)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مدت تک دروغ کے نوکر تو تھی لیکن کچھ اگے اس نوکر کی پرستش کرنا ہر گز اس میں ان گناہ نہ ہوا جو جس کی وجہ سے اہل حق و عدل کتاب ذکر الموت میں سخت حدیث مصیبت اچھی طرح بھی مرقوم ہے۔

واقعات ایبیرہ تھانوی ج ۷، ص ۱۶ (سطر ۱)

۱۱ جس کی توحید کامل ہوتی ہے اس گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اور لوگ کی عبادت نہیں کر سکتی۔ (تقریر الامان ص ۲۳)

(تقریر الامان ص ۲۳)

۱۲ خاص کو محدث قرار دے بہتر ہے۔ مستحق مذکور ہے۔  
۱۳ آدمی کتنا ہی گناہوں میں ڈوب جائے اور محض بے حیابی بن جائے اور پرانا مال کھا جائے میں کوئی قصور نہ کرے اور کچھ بھلائی برائی کا مستند نہ کرے تو بھی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوا کسی اور کو ماننے سے بہتر ہے۔

(تقریر الامان ص ۱۵۴)

نور سے ہر چہ کہ دیوبندیوں کے نزدیک توحید کے ٹھیکہ اور صفت وہی ہیں کیونکہ مسلمان تو توحید و رسالت دونوں کو ماننے میں اس لیے ان گناہ نہ کرتا، بدکاری، چوری وغیرہ گویا دوسرے مسلمانوں کی حج نماز وغیرہ سے بھی زیادہ نشان رکھنا ہے یعنی دوسرا مسلمان نماز پڑھ رہا ہو اور دیوبندی وہابی ہے حیاتی یا شراب میں مشغول ہو تو دیوبندی کا یہ فعل دوسرے مسلمان کے فعل سے زیادہ اچھا ہے۔ (کہیں نہ ہو) اور پھر شرک و منکر کا نفی جو بھی اسماعیل کی حیثیت کو بے نقاب کرے گا یہ منکر بھی منکر ہو گا کہتا ہے؟ دیوبندی حضرات جہاں تک مکمل ہے جا اور پر لیا مال کھا جائے والا بھی گناہ کیا تو شر لڑیں یا لیا انبیاء و تعالٰیٰ درکار ہے۔

مرزا فرمایا آپ کو سلطان مرقوم بنا تھا کہ زادہ نہ کر لیا۔

واقعات ایبیرہ تھانوی ج ۷، ص ۱۶ (سطر ۱)

آئندہ نہ کر لیا

میں واقع سے نہیں کتا واقعہ ہے کہ طبعی ایاقت تو کبھی حاصل ہی نہیں ہوتی۔

نا قابلیت

(افاضات الیومیرہ تھانوی ج ۳ ص ۴۹، سطر ۱)

**بدر مزاج پیر** | اب بتلائیے، میری کیا خطا ہے۔ اس پر مجھے لوگ بد مزاج کہتے ہیں، دیوبندی ہی کہتے ہیں۔ پھر گھر پر لٹ کا ہے کیا۔ (اشرف المصلاط ص ۸۴، سطر ۲۴)

**دیوبندیوں کے مریدین کے استغوا کا قانون** | ایک شخص سے جو قاری مشورہ رہے۔ یہ استغفار کی تھا کہ حضرت یانہیں وہ اپنے دلی میں سمجھتے تھے۔ کہ سب سے زیادہ فاضل اور عادل میں ہوں۔ حالانکہ اخیر صاحب (دیوبندی مذہب کے) بزرگوں کے صحبت یافتہ اور خود حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے مرید تھے۔

(افاضات الیومیرہ تھانوی ج ۳ ص ۴۲، سطر ۶)

**حقیقت** | بعض علماء نے کہا کہ اس سے حقیقت جاتی رہے گی، میں نے کہا چاہے، اسلامیت جاتی رہے۔ مگر حقیقت نہ جاسے۔ (افاضات الیومیرہ ج ۳ ص ۴۲، سطر ۲۲)

**اپنا نام بھول گیا** | ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے ایک مرتبہ خط لکھ کر اپنے دستخط کرنا چاہا۔ مگر اپنا نام بھول گیا۔

(افاضات الیومیرہ ج ۳ ص ۴۸، سطر ۱)

**حکیم الامت کے سر پر گھڑی** | ایک دیوانی شخص بدیشہ پھر کپڑا لیا جو ایک گھڑی کی صورت میں تھا جس میں وقت ٹپک ٹپک کر رہا تھا، اس نے خاک کے خطوط پر گھڑی لکھ دی۔ مجھ کو نگوار ہوا۔ میں نے منہ سے کہا کہ میرے سر پر کدھ سے اس نے اس گھڑی کو اتھا اور میرے سر پر کدھ اور اس کو تمام کر گھڑا ہو گیا۔ تاکہ گزر نہ جائے۔ (افاضات الیومیرہ تھانوی ج ۳ ص ۴۰، سطر ۲)

**حکیم الامت کے منہ پر تھپڑ** | ایک مرتبہ ایک لڑکا چھوٹا سا جس کی عمر تقریباً پانچ یا چھ برس کی ہوگئی اپنے باپ کے ساتھ میرے مکان کے دروازے پر کھڑا تھا۔ میں نے اس کی بٹولی میں ہاتھ دے کر دروازہ کی چوکی پر کھڑا کر دیا اور اس سے کہا کہ تیرے پوتے پر مار ساس نے میرے ہی منہ پر چپٹ لگا دیا۔

(افاضات الیومیرہ ج ۳ ص ۴۰، سطر ۳) دیکھو خود ان را روئے باید

**دین فروش** | اس پر اس نے ملکہ خدا کا خوف کر دیا۔ اس قدر دین فروش مت ہو گیا میں چھاپ چھاپ کر تامل کرتا تھا۔ اوروں پر بھی تھا۔ ختم نہیں کیا کہ تب سمجھنے کی در خواست کی اس پر بھی روپیا لٹا جاتا ہے۔

(افاضات الیومیرہ تھانوی ج ۳ ص ۴۱، سطر ۴)

## شیطان بھی صاحب نسبت ہے

حضرت مولانا محمد رفیع نقوی نے یہ واقعہ سن کر فرمایا اگر کچھ کو یہ معاملہ پیش آتا تو میں یہ کہتا اگر اگر تم شیطان ہو تو کیا ہوا۔ نسبت تو اب بھی قطع نہیں ہوئی اس لیے کہ شیطان بھی نواں ہی کا ہے۔

(انفاذات الیومیرہ ج ۳ ص ۵۴) سطر ۱۱ (۱) اور (۲) غلط تصانیف ص ۲۴  
نوٹ: یہ شاید دیوبندی شیطان کو اپنا صاحب نسبت بزرگ ثابت کرنے کے لیے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دین العلم ہاتھ میں۔ (دیکھو جہد کتاب برابین قلمہ مصدقہ گنگوہی ص ۵۱ سطر ۱۱)

مشورہ ہے تاکہ کوئی بزرگ ستم ان کی تباہی ہوئی۔ پہلے شبہ مطلق پر نہ کیوں نہ آتا دوسرے مسر پر عورت کا پا جامہ جاتے۔ علی الصبح چونکہ مردہ باہر آئے تھے تو اندھیرے میں غلطی سے گامہ سمجھ کر

جوزی کا پا جامہ سے لپیٹ لیا۔ باہر نکلے تو پراگم ہو گیا۔ (انفاذات الیومیرہ ج ۳ ص ۵۴ سطر ۱۱)

نوٹ: اگر اشراف ملنے غلام نہیں کیا کیونکہ وہ بزرگ کون تھے۔ مگر بزرگ دیوبندی ہی ہوں گے۔ کیونکہ دیوبندی مذہب میں ہر وہ مسلمان جو دیوبندی نہ ہو، بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ دیوبندی اس کو بدعتی اور شیطان کہتے ہیں۔ خود اشراف علی اکھتار ہے۔

"اہل بدعت اور بدعتی غیر انسانی بنیاد رکھنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان کی۔"

(عزید البیہ ج ۳ ص ۵۴ سطر ۱۱)

نوٹ: انہوں نے غلام احمد دہلوی کو بھی بات کر دیا۔ وہ بھی ایک روز پا جامہ عورت کا زیب کر گیا تھا۔

معمول یہ ہے کہ میں عورت کو اور بعض کو تو سفر میں بھی مہر پر لیتا ہوں۔

(انفاذات الیومیرہ ج ۳ ص ۵۴ سطر ۱۱)

## عورتوں کو مہر پر لے کر کاشوق

میرزا آغہ ہے کہ ایک کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ جس سے عھر کی اذان درست آئی دی اور بادل بھٹا۔ روشنی کا اندازہ نہ ہوا۔ اور اس بنا پر عھر کی نماز کا بھی وقت نکل گیا۔ مغرب کے وقت اپنے گمان میں عھر سمجھ کر مسجد میں گئے۔

(انفاذات الیومیرہ ج ۳ ص ۵۴ سطر ۱۱)

خود فقار بھون ہی کا میرزا آغہ ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت گھر کا راستہ بھول

گھر کا راستہ معلوم نہیں کیا۔ (انفاذات الیومیرہ ج ۳ ص ۵۴ سطر ۱۱)

(۱) حضرت علامہ اور شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے سوا علمائے دیوبندی نے

انجن خدام الدین کے سالانہ جلسہ ۱۹۳۰ء میں آپ مرحوم عطا اللہ شاہ

## دل پیچیک امیر شریعت دیوبند



سے بیعت کی، اسی جلسہ میں آپ کو ہر شریعت منتخب کیا گیا۔

(کتاب بے عطا اللہ شاہ مصنفہ نئی شریعت کشمیری لاہوری ص ۴۴ و ص ۱۹۷ مطرا)

(۲) آپ (مولوی عطاء اللہ شاہ) کی سب سے بڑی کمزوری حسن ہے جس کے معاملہ میں آپ دل چاہیکہ واقعہ کو

میں۔

(مید عطا اللہ شاہ مصنفہ شورش ص ۵۰ مطرا)

(۳) شاہ جو مقبول بلے صحتی تو پر بھیجے گئے تھے اب آپ انہیں لاکھ کیے لاکھ کیے قبلہ جہ گاہ میں ہزاروں لوگ امیر شریعت کی راہ دیکھ رہے ہیں، لیکن امیر شریعت گروہ پیش کے حسن پر نقد و نظر فرما رہے ہیں اور اُنھیں گناہ نہیں دیتے۔ (منشی جی کا خط تحریر ہے)۔

(کتاب مید عطا اللہ شاہ ص ۱۵ مطرا)

بخاری صاحب کے متعلق ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیں خوارہ ہر کا یہ شعر مشہور ہے۔

ہک فضل پری روکی شریعت، غلنی نے کل رات نکالا میرے ٹوسے کا دیوالہ

میں دین کا پیلا بول، دھونیا کی ہے عورت اس شورش کے خرسے میں میرا گرم سالہ

(ظفر علی خاں ص ۶۶)

دیوبندیوں ایک صاحب تھے دیوان جی اللہ ویا انہوں نے حضرت مولانا محمد رفیع صاحب سے بیعت کی درخواست کی، مولانا نے فرمایا کہ گنگوہی جاکر مولانا درمیشیا احمد گنگوہی سے بیعت ہو جاؤ۔ عرض کیا میں بیعت ہو گیا ہوں۔ اور جہاں جہاں آپ فرمائیں گے، وہاں جا کر بیعت ہو جاؤں گا، مگر دل سے بیعت ہوں گا آپ ہی سے۔ یہ کہنا تھا کہ ہے اس تعلق اور محبت کا آخر حضرت مولانا محمد رفیع صاحب نے بیعت فرمایا۔

(انفاضات الیومیر نقازی ص ۵۱ مطرا)

اس چند حویں صدی میں ایسے ہی پیر کی ضرورت تھی، جیسا کہ میں ہوں لہذا

(انفاضات الیومیر نقازی ص ۵۲ مطرا)

ایک شخص کسی مکان میں اندر سے کھڑی دلا کر کسی عورت سے دنا کر رہا تھا، لوگوں نے دستک دی۔ تو اب اندر سے کتاب کے گویاں یہاں جگہ گاہاں، یہاں خود ہی آدمی پڑا آدمی پڑا ہے۔ دیکھ لیجئے کیسا سچا آدمی ہے، جھوٹ نہیں بولا کیسی ذہانت کا جواب ہے۔

(انفاضات الیومیر ص ۵۰ مطرا)

رمضانہ خاں صاحب، ایک باندی پر شکار کھیل رہے تھے کسی نے کہا حضرت! میں آپ نے فرمایا

(اردن خاں نقازی ص ۲۳ مطرا)

اب کے ماہوں تیری

خوشدہ۔ جو بات کی خدا کی قسم واپس بات کی۔

گھسے کا ذکر | توام کے عقیدہ کی بالکل حالت ایسی ہے۔ جیسے گھسے کا عضو مخصوص، بڑے تو بڑے ہی جلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پڑی نہیں؟ اور اسی عجیب مثال ہے (افاضات الیورین ص ۳۳) سطر ۵۔

نوٹ:۔ مثال سے مثال بیان کنندہ کے تقدس فکر کا اندازہ خوب معلوم ہو رہا ہے۔  
 (۱) ایک زمانہ میں (ایمر شریعت) دیوبندی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو شطرنج کھیلنے کا شوق تھا جو رفتہ رفتہ بڑھ گیا۔

(۲) عطاء اللہ شاہ ص ۵۲، سطر ۹

(۳) ایک زمانہ میں کبوتر پالنے کا بھی شوق تھا، اسلام میں کبوتروں کی بکری رکھتے تھے۔

(۴) عطاء اللہ شاہ ص ۵۳، سطر ۸

نسیب پر استرا | یہی حالت فطانت کی حضرت مولانا شری رحمتہ اللہ علیہ کی تھی، ایک مرتبہ نالی آیا۔ اس نے سترہ ویرہ کو قتل کیا مگر جب جاسمت بنائی شروع کر دی، تو سترہ لب پر لگا تے ہی فرمایا کہ بڑائی ہے۔

(افاضات الیورین ص ۳۳، سطر ۱۲)

خوشی:۔ معلوم ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کے نام گنگوہی نے اپنی کوئیں سترے سے صدا پٹ کر کے تمام دیوبندیوں کو بیڑہ سکھایا ہے کیونکہ گنگوہی نے لب پر استرے کا پھیرا ہی اس نام کو واضح کر رہا ہے کہ وہ کوئیں منڈا تھا۔ اور اگر کل کے دیوبندی بھی بڑے شوق سے کوئیں منڈا کرتے ہیں۔ حالانکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کیست جنتا من سلق الشوامہ یعنی جس نے کوئیں منڈا دیں وہ ہم مسلمانوں سے نہیں۔

(فتح الطالبین مصنفہ عزت الاعظم سیدی عبدالقادر جیلانی ص ۱۶)

لہنگا اٹھا کر موت دیا | ایک شخص کسی مکان پر اس کو دیا فٹ کرنے آیا، تو اس کی بیوی نے بی بی جی ہوئی تھی، زبان سے کیسے بولے اور بتلا ضرور تھا۔ اس لیے کہا تو سب نہیں لہنگا اٹھا کر اور موت کر

(افاضات الیورین ص ۵۳، سطر ۱۳)

اور اس پر کوئی اندیشہ۔

بے اجازت سید پیر | بعض لوگ کہہ گئے ہیں کہ اہل ترائی آپ کی کتاب ہے۔ آپ اس کی اجازت دے دیں۔۔۔ میں نے دیا ہوں کہ مجھے خود کسی عامل کی اجازت نہیں۔ کیا ایسے شخص کی اجازت دینا کافی ہو سکتا ہے۔

(افاضات الیورین ص ۵۴، سطر ۸)

موذی اور بد فہم مرید | اس پر بھی وہ شخص جب کچھ بولا تو فرمایا، اوسے اب بھی خاموش رہنا ہے۔ موزی جواب کوئی نہیں دیتا۔۔۔۔۔ چلی آجھ چلتی، بد فہم شے بھلاستے قلب کو سکھ کر لیا۔

(افاضات الیورین ص ۵۸، سطر ۹)

سببِ بُرا کہتے ہیں

دوست کرتے ہیں شکایت بغیر کرتے ہیں ٹھک  
کیا قیامت ہے مجھی کو سب برا کہنے کو ہے!

روايات اليوميه تقمانوى ج ۳ ص ۵۸، م ۱۶)

قسم کا یہ قصہ | میں تو اکثر کہا کرتا ہوں کہ کیا تو ان دینوں کو فہم کا قسط ہے یا بھوکہ فہم کا ہیضہ ہے، تو اس حالت میں مجھے قسط زدہ اور صفہ زدہ میں مناسبت نہیں ہو سکتی۔

تراثات الیومیہ معانی ۴۴ ص ۵۷۵۔ سطر ۱۸)

ایک صاحب بصیرت و تجربہ کہا کرتے تھے کہ ان دو فرزندوں کو اپنی قوت معلوم نہیں۔۔۔ یہ  
 دیوبندی بھیڑیے ایسی بات سے جیسے کہ مشواہد کو بھیڑیہ کو اپنی قوت معلوم نہیں۔

الاقسام اليومية ص ٥٠ ص ٢٥٠ مطبوع

حادثہ میں بیسے پیش لڑنے کے لیے ایک صاحب مخلص احمد دست بھڑا ہوا تھا جس نے ان کے ساتھ ان کا نام لیا۔ ایک سب سے پیش لڑا تھا۔ قانون ہمارے لیے کوشش کر کے بیسے پیش خاتون میں وہ نہیں سکا۔ مگر وہ ان سے بہت غصہ سمیت کا حلقہ اور ان کی طرف سے ایک سب سے پیش لڑا تھا۔ مگر وہ ان سے بہت غصہ سمیت کا حلقہ اور ان کی طرف سے ایک سب سے پیش لڑا تھا۔ مگر وہ ان سے بہت غصہ سمیت کا حلقہ اور ان کی طرف سے ایک سب سے پیش لڑا تھا۔

(افاضات السوييه تقانوى ج ١٢ ص ٩٨ نم سطر ٩)

حضرت امروہی خلیل احمدؒ کے ایک ذاکر شغل خادم ایک مدرسہ میں ملے سہ تھے۔ ان کو امر دے کے تعلق ہوگا۔ کاس کی صورت دیکھئے نیز جن دنہ اتفاق۔

(تذكرة الخليل ص ٣٣٣، مسطر ٥)

دیوبندی مذہب کے اماموں کی خصوصی حرکتیں تصوف و عرفان کا ظہور

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی حکمتیں

فرقہ دیوبند یہ کہ مجروحہ اعظم و قطب الاقطاب حکیم الامت کے کارنامے

ایک روز ایسا ہوا کہ مجافی پیشاب کر رہے تھے۔ میں نے ان کے سر پر عیثاب کرتا شروع کر دیا۔

بھائی کے عمر مرثیہ

ایک مرتبہ میرٹھ میں میں اپنی کنش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد ہے، دہلی سے اس نمازیوں کے جوئے چرایے

جوتے کی ہوئے (واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

بم لوگ والد صاحب کے پاس رہتے تھے، تین چار پائیاں براہِ رنجی ہوئی تھیں۔ والد صاحب چار پائیاں باندھ دیں اور ہم دونوں مہائیوں کی، میں نے رشتی کے سب کے پائے ملا کر خوب کس کر باندھ دیئے اور لیٹ کر سو گئے پھر والد صاحب بھی اگر لیٹ گئے، اتفاق سے باڑش آئی، تو والد صاحب اٹھ گئے اور۔۔۔ اپنی چار پائی گھسی، اب وہاں تین چار پائیاں ایک ساتھ چلی آ رہی ہیں۔ بے حد غصے ہوئے اور فریاد کیا کہ ایسی کج کنش کرتے ہیں۔

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۲)

میں وہاں سے بھر کھڑے ہو کر پناہ سستے میں چلتے ہوئے کئی چیز کے کھانے سے بہتر نہیں کرتا، اگر کبھی اسلامی سلطنت جو مائے نواز اللہ سے ڈال دھیری شہادت قبول ہوگا۔

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

ایک صاحب مئے سیکری کے ہماری سوتیل والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ عمارت کے کھانے میں کتنا دل دیا، اور میرے والد صاحب نے ان کو ٹیکے کے کام پر رکھ دیا تھا، ایک مرتبہ کمرٹ سے گری میں ہو گئے پست گھر آئے اور کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے گھر کے سامنے باڑا ہے۔ میں نے سر پر سے ایک کتے کا پتہ چھڑا سا پتھر گھر لاکر ان کی دکان کی دکانی میں رکھ دیا، پھر اسے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۲)

جہاں اس قسم کی کوئی بات شوخی رہے سیائی، کی ہوتی تھی۔ لوگ والد صاحب کا نام لے کر کہنے لگے ان کے ڈکوں کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔

باب کی بدنامی کا سبب

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

ایک روز سب ڈکوں اور لوگوں کے جوئے جمع کر کے ان کو براہِ رکھا ادا ایک جوئے کو سب سے لگے گھا جوئے نام (دہرا بک نام تھا، اور پٹنگ کھڑے کر کے اس پر پٹرس کی چھت بنائی، وہ مسجد قرار دی۔)

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۲)

کا دستہ عظام کی گندنا مش دلی  
گرد و آلودہ است لعنت بر ولی

دلی این است

(واقعات البریہ ص ۲۷۳ سطر ۱)

نوشے۔ چاہتے بھائی کے سر پر شہاب کرنے کا مجرم کار ہو۔ وہ اگر گڑا ہو کر اولیائے کرام کو مشترک و بدعت کا قربانے اور انہیں کرام علیہم السلام کی تین کرے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم پانچوں اور دنیاویوں جیسا ہے تو کیا تعجب؟

یہی کی خاطر نماز توڑ ڈالی میں بھی کی سنتیں پڑھتا تھا کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا ہوا فریاد لگا کر میں سے کھٹے کے اوپر سے لڑکھی ہیں میں نے یہ خبر سنتے ہی خود نماز توڑ دی۔

و شرف العیالات مطہرہ رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۲۱  
نوشے۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں اگر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے تو یہ خیال محمدی اپنے گھر سے کے خیال میں برابر شہاب جھانسنے سے بھی گئی درجے بدرجہ ہے۔ چنانچہ دیوبندیوں کا اقول امام لکھتا ہے :-  
”گوچرا جب رسالت آب پاشند پچھنیں مرتبہ ہر ترائے مستغرق در گاہ فرخوداست“

(مراد متیقن فارسی مستشرق اسماعیل ص ۵۸)  
اباہل دل ان دیوبندیوں کی قلبی تفاوت کا حال ملاحظہ کریں۔ ہر ایک طرف تو یہ مجرب و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عندئیں حضور کے گھر سے سے بدتر یا میں بارود دوسری طرف ان کے متقاوی صاحب بی بی کے لیے سر سے نماز ہی توڑ دے۔ تو اس کے تصوف میں ذرہ فرقہ نہ آئے۔ کیوں نہ ہو۔

نقطہ رہائی اپنی پسند اپنی اپنی  
حضرت والا متقاوی صاحب اخبار ہو کر حوض پر شریف لائے تو ہر ایک کوٹا کیوں جھانکا، ملحوظ شریف کوٹا  
مرید اس جگہ پر پہنچے اور پہنچ کر لوٹے کو جھانکا۔۔۔۔۔ اس پر حضرت والا نے مراندہ فرمایا کہ تمہاری اس حرکت سے اذیت پہنچی تم کیوں وہاں پر کھڑے تھے اور بعد میں میرے آنے کے لوٹے کیوں جھانکا؟۔۔۔۔۔ فرمایا تو پھر لوٹے کیوں جھانکا؟ لازم کیا لوٹے کو تو نہیں جھانکا۔ منہ یا کہ کھجکواندھا بناتے ہو۔۔۔۔۔ میں نے خود جھانکتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔ عرض کیا کہ قصور ہوا۔ فرمایا اب کتا ہے قصور ہوا قصور (یہ ملحوظ پر افضولیات دیکھ کر لوٹا دو متعین میں مشکل پورا ہو سکتا ہے۔ یہ میں ملحوظات کہ کوٹا کیوں جھانکا؟۔

(الاعانات المیریتہ ص ۴۴۲ سطر ۵)  
امر دینے میں کوٹا کو قصور ہوا۔ فرمایا اب کتا ہے قصور ہوا قصور، جب اچھی طرح ستایا گیا جب سے زبان میل گئی تھی۔ اب تاویلیں کرتا ہے۔ اور اگر ان ہی ایسا ہے کہ سب تاویلیں صحیح ہیں تو یہ امام کاس کے پاس کیا جواب ہے۔ یہ فرماتے ہوئے حضرت والا نماز مغرب پڑھانے کے لیے عید پر شریف لے گئے  
راکان تا ابوینہ ص ۴۳ سطر ۱

عند تہ قبول

جو عزت قبول نہ کرے وہ شیطان ہے

جس سے عزت کی جائے اور وہ عزت قبول نہ کرے وہ شیطان ہے

(انفاذ الیومیت ص ۳۹۴ سطر ۲)

دو شے: یہ ایمان پر مبنی اور اول منظور نہیں۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعین کو جسے چھوڑی کفر و عبادت کی دیوبندی کا دلیل کرنا خوب جانتے ہیں۔

ابو جہل کے کفر کا اقتدار کھنڈا فرض ہے۔ باقی رہا میں سو میرا نہ کفر منصوص سے نہ اسلام۔

(انفاذ الیومیت ص ۴۲۲ سطر ۲)

نہ کفر نہ اسلام

شیخ دیوبند مدیہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی

ہندوؤں سے مذہبی و سیاسی اتحاد کا ٹکڑا میں دیوبندیوں کی شرکت کا بانی

گاندھی کی بے محمود حسن کی بے  
حضرت مولانا دیوبندی اور دیوبندی صاحب ایک مورثین سے اور بعض مسلمان بیکار  
میں موجود تھے جس وقت حضرت مولانا کو پوچھا تو ایک اللہ اکبر کا کفر و ہندو س  
کے بعد گاندھی کی بے مولوی مسعود جس کی بے کے کفر سے ہند پوئے۔

(انفاذ الیومیت ص ۲۵۵ سطر ۱۳)

قسط لگائے اور بھی کو کندھا دیا  
مگر افسوس تو مسلمانوں کی حالت پر ہے کہ انہوں نے دوست دشمن کو نہ  
پہچانا، مسلمانوں کی قوم بہت بھولی ہے زیادہ تو دھوکہ عام مسلمانوں کو ان سے  
یہودیوں کی وجہ سے ہوا۔ یہ امام جنت اندیش مسلمانوں کی کشتی کے ناکھڑے ہوتے ہیں مسلمان کی باگ ان کے ہاتھوں میں سے  
انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ اور برباد کیا۔ دیکھ بیٹے خدا ذات اور واقعات اس کے شاہد ہیں جسے ہند  
کے کفر سے لگاتے تھے ملک،یشانی پر لگائے۔ ہندوؤں کی ارضی (جگہ) کو کندھا دیا، ان کے مذہبی عقائد کا انتظام  
مسلمان والدینوں نے کیا۔ یہ تو ایمانی نقصان ہوا۔ اور جانی سنئے ہزاروں مسلمان ان قصوں کی بدولت موت کے گھاٹ اتر  
گئے اور جنت کرائی ہزاروں مسلمان بے خافاں ہو گئے۔ مکان جا پیدا و غارت ہو گئیں۔ اچھ پھر عام کے لیے نام نہاد علماء کی  
شرکت فریادہ نقصان کا سبب ہوئی۔ جب علماء ہی پھسل گئے وہ سرور کی کیا شکایت۔

(انفاذ الیومیت ص ۴۰۰ سطر ۱۹)

چوں کفر و کعبہ پر خیر و کجما نہ مسلمان

(انفاذ الیومیت ص ۴۰۰ سطر اوپر)

۵

کفر



گنگوہی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع وہی میں تشریف فرما تھے حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذوالعیت جاو حضرت نانوتوی کچھ شرم سے گئے مگر حضرت نے سچ فرمایا، تو ادب کے ساتھ حجت لیٹ گئے حضرت بھی اسی چار بائی رلیٹ گئے اور مولانا کی طرح کوکروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا۔ جسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو خشکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فریاستے ہیں کہ یہاں کیا کر رہے ہو۔ یہ لوگ کیا کہیں گے حضرت نے فرمایا۔ لوگ کہیں گے۔ کہنے دو۔

(اشرف المصنفین ص ۶۶) اور ان ٹھٹھانہ نانوتوی ص ۳۵ سطر ۱۱

از شہاد گنگوہی نے ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک بار حجاب میں دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے جس طرح زن دشوہر کو ایک دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا۔

(تذکرۃ المصنفین ص ۲۸۹)

قرب جہان دیوبندیاں ان میں جو رابطہ ہے ہم نے تو نہ جھاننا قرب جہان پر ہے ان کے تعلق کا عار ایک صورت میں نظر آتے ہیں کہ کدو کس ایک حقیقت ہے کہ ہر جگہ کے پھول و دونوں

دھندہ مرثان، مصنفہ جو حسن دیوبندی و دیوبند، ص ۱۲ سطر ۳۲

مولانا محمد قاسم کے والدین اسماعیل حقہ بہت پیوستے تھے جب نہ روت ہوتی فریاستے ملتا قاسم حقہ بھرے مولانا کی یہ حالت تھی کہ فوراً حکم کی تعمیل فریاستے۔ باوجود اس کے کہ مرید اور شاگرد سب موجود ہیں کچھ پردہ نہیں۔

(رافعات ابیرہ نقادین ص ۳۵ سطر ۱۱)

خوشے:۔ یہ دیوبندیوں کے اماموں اور سب سے بڑے بزرگوں کی روحانی تہذیب ہے۔ میں دیوبندیوں کی خدمت میں عرض کر دوں گا کہ یہ تہذیب نہ تو ہم سے کہ اوپر ہمیں دیکھ دیا

دیوبندی عورتوں کیلئے دیوبندی تعلیمی کورس تہذیب و اخلاق کامیاب

دیوبندی عورتوں کے لیے مخصوص تعلیمی کتاب بہشتی زیور مصنفہ اشرف علی تھانوی کی تعلیم کا ٹھونڈ

نوجوان لڑکیوں کے لیے ذکر اور خصلتوں کے دلکش تصورات

کتاب بہشتی زیور صرف لڑکیوں کے لیے لکھی گئی ہے مدت دواڑ سے اس خیال میں تھا کہ عورتوں کو بہشتی لڑکی کے





سب سے پردگی کی اجازت

ایک انگریز نے سوال کیا تھا یہ سچ اپنی ملیہ کے مسلمان چوکی تھا کہ ہم ہندوستان آنا چاہتے ہیں اور ہماری بی بی بھی ہمراہ ہوگی۔ اور وہ پردہ دگر سے لگی میں نے کھنکھو دیا کہ آپ (افاضات البیویہ ج ۳ ص ۲۴، سطر ۱۱۱ اور ۱۱۲)

کیے لیے اجازت ہے۔

خود میں جو رہیں

میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی خود میں جو رہیں ہیں۔ (افاضات البیویہ ج ۳ ص ۲۴، سطر ۱۱۵)

خودوں سے نظر باندھی

ایک مولوی صاحب نے اپنے ایک خادم سے اپنا ایک واقعہ بیان کیا۔ اس نے خود منہ سے مجھ سے روایت کی کہ میں نے ایک ہسلی کا راجہ کیا۔ جب ہسلی شہر کے کنارے پہنچی۔ تو وہاں اس ہسلی والے کا مکان تھا وہاں اس نے ہسلی کو روکا۔ اس کی بیوی اس کو کھانا دینے آئی۔ وہ ہسلی بیان اس قدر پیش کیا تھا کہ شاید ہی کوئی اور وہ دوسرا ایسا ہوا اور وہ ایسی حسین کہ شاید ہی کوئی اور دوسری ہو مگر میں اس وقت اس کو دیکھ رہا تھا کہ یہ نظر کفر کرتی ہے یا نہیں۔ (افاضات البیویہ ج ۳ ص ۲۴، سطر ۱۱۷)

تصوف کا دوسرا شعبہ تعلق بالشیخ (روحانیت)

دیوبندی مذہب کے اماموں کی اپنے روحانی شیخ سے اتحادی و بغاوت

دیوبندی مذہب کے اکثر اماموں نے فقیہانہ کو دیکھ کر عوام میں اپنی شہرت و محبوبیت اور اپنے عقاید باطلہ کی تبلیغ کے لیے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سے منہ قضا نہ جمعیت کا خیال اس قدر پھیلایا ہے کہ اکثر عوام ان سانس کو انہوں نے حاجی صاحب سے جمعیت ہوسلے کہ دھوکہ دے کر ہی وہاں جمعیت اور دیوبندیت کا شکار کیا۔ مگر یہ جمعیت وغیرہ محض فریب دھوکہ دہی تھی۔ درحقیقت امام دیوبندی دکنی حضرت حاجی صاحب کے ظاہر و باطن ائمہ اور ائمہ و اولاد و اولاد ان کے دشمن اعدان کے حدود پر گستاخ و بے ادب تھے۔ سب سے اوّل عقاید کو ہی لیے لیے۔

مسئلہ علم غیب نبوی و حاضر و ناظر

مشرع ہند حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ (۱) لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولاد انہیں نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں وہاں قدرت و اوراک فیضات کا ان کو ہر تہا ہے۔

(استقامت امداد، مغلظات حاجی صاحب ص ۱۱۵ سطر ۱۲)

(مغلظات ہند و کتاب امداد اللہ صاحب مصلحتاً شرف علیہ تعالیٰ فی علم غیب و معجزات ص ۶، سطر ۱۲)

دعا رہا شہرہ کہ آپ کو کبھی علم ہوا۔ یا کبھی نہ کیے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ نصیحت مشہور ہے۔ آپ ص ۱۱۵ مغلظات علیہ السلام و آخر و سلم۔

کے علم و دعائیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے یہ ادنیٰ سی بات ہے۔

وفیصدی حضرت مسند مصنف حاجی صاحب بطور مختصر (۱)

(۱) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب کا مطلق مالک قرار دیا اور یہ عقیدہ رکھا کہ آپ کو علم غیب تمام کسب و کار کے لیے ہے۔

نام نہاد مرید دیوبند لوں کا عقیدہ

(فتاویٰ رشیدیہ، مصنف رشید احمد گنگوہی، جلد ۱ ص ۱۴۱، سطر ۱)

(۲) مخلوق پر علم غیب کا اطلاق سوا ہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا۔

دعوت الایمان فتاویٰ ص ۱۴۱، سطر ۱

مسئلہ ارے غائبانہ یعنی انبیاء و اولیاء کو غائبانہ پکارنا فدا ہے یا رسول اللہ

(۱) (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ۔) جیسے خطاب رحمان میں معنی لوگ کرتے ہیں کہ یا کہے حضرت سے بڑا اللہ کو دوسرے پکارنا شرک ہے۔

حاجی صاحب کا عقیدہ

یہ اتصال معنوی (و مستعمل اتصال مدعی) پر مبنی ہے۔ لہذا المخلوق والحمد للہ عالمہ عقیدہ بکست و طرف و قریب و بعد و غیرہ نہیں ہیں اس (نہ لے غائبانہ) کے جواز میں شک نہیں۔

(مذمت حاجی صاحب مندرجہ شاہ مبراہ ص ۹۶، سطر ۱) اور اذنتی حق شرف مل تھا نوی ص ۵۹، سطر ۱

(۲) ظنی یا بیشعبد بعد القادر حیاتی کا یکس اگر شیخ کو متعین متعین خدا کیسے تو بخیر انی اللہ شرک ہے۔ ہاں اگر وہ وسیلہ و ذریعہ جاسنے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر خالی الذہن پر کرے کچھ بہتر نہیں۔

(فیصدی حضرت مسند مصنف حاجی صاحب ص ۱۴۱، سطر ۱)

جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ بھی گناہنا جائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کرے کہ وہ دوسرے سے ہے جس سے سبب علم غیب کے تو خدا کو شکر ہے۔

دیوبندیوں کا عقیدہ

(فتاویٰ رشیدیہ، مصنف رشید احمد گنگوہی، نام دیوبندی مذہب ص ۳۵ ص ۱۰)

(۲) وہ کہنا یا بیشعبد بعد القادر حیاتی شیعہ یا شیعہ نام ہے۔

(فتاویٰ رشید احمد گنگوہی، امام دیوبندی مذہب ص ۲ ص ۱۳۴، سطر ۱)

## مسئلہ غیر اعتقاد مجلس میلاد شریف

۱) شریب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں۔ بلکہ دوسرے بات کہ اگر مجلس حاجی صاحب کا عقیدہ منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(خط نہایت سادہ ۵ سطر)

۲) ایک حضرت حاجی صاحب کے یہاں جو محفل میلاد شریف ہوتی تھی یہاں میں محافل کے اندر ہندوستان میں یا ملک مغلیہ میں حضرت حاجی صاحب کو شرکت کا اتفاق ہوا ہو گا۔ ان محافل میں تو اعلیٰ اور کثرت روشنی اور استعمال خوشبو و اہتمام فروشی و جاتے نشست و اکر کا لیند و کھانا اور قیام باخصیص عند ذکر الاولاد اور اہل خانہ ہر خاص و عام کا نہ تھا، نہیں ضرور پڑتا تھا۔

(خط دیوبندی میرے حاجی صاحب نام اشرف علی تھانوی مندرجہ بالا درجہ اولہ اور مطلعہ مدنیہ مصنف اشرف علی ص ۲۰۱)

۳) مولود شریف تمام اہل عربین کو سنے ہیں۔ اسی قدر چار سے واسطہ حجت کافی ہے۔

(شہاد نام اہلویہ ص ۸۵ سطر ۱۵)

۱) عقد مجلس اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اسے تمام و جمیع اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۸۵ سطر ۱)

۲) یہ مجلس بدعت ضالہ و گمراہی والی ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۸۴ سطر ۳)

۳) اعتقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۸۴ سطر ۳)

۴) کا پیر میں حبیب میں اول اقل گیا۔ تو چند صاحب کی زناشیں پر یہاں (دعوت) کیا اور اس میں مولود و دیگر کائنات ہونا قولہ خلاف ثابت کیا۔

(انعامات ابوسیدہ ص ۱۱۲ سطر ۵)

۵) ایک بار جب کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں یہ قیام ملک مغلیہ حاضر تھے۔ حضرت حاجی صاحب کے پاس مولود شریف کا بلا و آیا۔ حضرت مولانا سے اچھا بولوی صاحب پہلو گئے۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت میں نہیں جانا کیونکہ میں ہندوستان میں لوگوں کو متین کی کرتا ہوں۔ اگر میں یہاں شریک ہو گیا۔ تو اس کے لوگ کہیں گے وہاں بھیلے شریک ہو گئے تھے۔

(انعامات ابوسیدہ ص ۸۶ سطر ۱۱)

۶) اگر کوئی امر اس کو سے کہنا سے اکر کر شرکت کیوں ہوتی اس کا کیا جواب دے گے۔ میں نے کہا بھلا کون سی شے جواب کی ضرورت نہیں۔ وہ جواب دہوں گا جو ہر سے اکابر دیوبندیوں نے حضرت حاجی صاحب کے مولود میں شریک ہونے

کے متعلق سکھار گناہ ہے وہ جواب یہ سکھایا ہے کہ حضرت حاجی صاحب کو عوام کی حالت کی زیادہ خبر نہیں، اہم کھوپ ہے۔ بس میں یہی جواب دوں گا۔ (سبحان الشہد)

(انعامات الیومینہ ص ۳۲۰، سطر ۸)

(۷) ایک زمانہ مندر یہ اس طرح گذرا کہ عمل مولویں اہل اسلام اکھلافت کرتا رہیں جس وقت حج کر گئے، تو واجتہات میں کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ نرمی کی ضرورت ہے اس لیے بعض اوقات عمل میں بھی ان کی موافقت کرتا رہا۔ ایک زمانہ دوازدہوی میلاد شریعت و قیام کرنے پر گزارا اس کے بعد بکڑے سے وہ پیلار دیوینہ باز واپس آیا، یہی طریق مانع ہوا یعنی پھر بکڑے میں آجی پراگندہ اسبکت قائم ہوئی۔

(۱۰ انعامات الیومینہ ص ۳۴۵، سطر ۱۱)

(۸) اگر میلاد کے بارے میں کسی کا بھی عقیدہ غراب نہ ہو اور گاہ کی باتوں کو اس سے نکال دے جسے بھی غلطی یا نیکی سے جانوں کو ضرر نہ سندھ کی تو ایسی بات کو چھوڑ دینا چاہیے۔ (منشی زبور ص ۶۵، سطر ۴)

**مسئلہ نمبر ۲: قیام میلاد شریعت یعنی میلاد شریعت میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا**

حاجی صاحب کا عقیدہ (۱) قیام میں لطفت و لذت ہوتا ہے۔

(فیصلہ مفت شدہ ص ۵ سطر ۱۱۰ اور دوازدہ ص ۱۹۶، سطر ۱)

(۲) بعض اہل کھڑے ہو کر پڑھے جاتے ہیں۔ اگر بیٹھ کر پڑھیں وہ اشرف ص نہ ہو گا۔ اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھا جاتا ہے (۱) اسی طرح کوئی شخص ملل کو لکھ کو ہیست کنٹر اندر وہ جو جب بعض برکات یا اثر کا اپنے خیر سے یا کسی صاحب بصیرت کے ذوق پر سمجھے اور اس معنی پر قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اشرف ص بدون قیام نہ ہو گا۔ اس کو بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ (فیصلہ مفت شدہ ص ۱۰۰، سطر ۸)

(۳) وقت قیام کے اتفاق و تولد کا ذکر ناپسند ہے اگر احتمال شریعت آوری کیا جائے تو کوئی شافعیہ نہیں کہ جو کوئی عالم متبع زمان و مکان سے مرنے کا عالم امور دونوں سے پاک ہے پس عدم ذکر فرمانہ و استہارہ برکات کا عید نہیں۔ (مغزوہ حاجی صاحب مندرجہ احوال الشافعیہ شریعت علی تقاضی ص ۵۰، سطر ۱) (دو شہادہ احوال ص ۱۹۲، سطر ۸)

(۱۱) بدعت و قیام میلاد میں اشراف ہے کہ اس سے طہنت پیدا ہوتی ہے مقلد بالکل غلطی پر جاتی ہے۔ اس لیے اہل حق پر عزت نشانات سے نیا دیکھ کر تہیں میرے ایک قسمت مولوی صاحب کے کسی بدعتی نے کہا کہ تم جو بولیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کو کھڑے ہو کر

کرسے سے منہ کرتے ہو تو ذکر رسول کی تعظیم سے منہ کرے۔

(افاضات الیومین ۶ ص ۲۸۲، ۲۸۳ مطر ۱۲)

(۲) ایک شخص کا کچھوڑ سے خط آیا تھا۔ اس میں دریافت کیا تھا کہ یوم عید میلاد النبی کرنا کیسا ہے؟ میں نے جواب میں لکھ دیا کہ خیر القرون میں اس کی کوئی نظیر پائی جاتی ہے، یہ اس لیے لکھا ہے کہ اگر برکت لکھو تو تو لوگ بدعت سے گھبرائے ہیں۔ (سب سے بدعت ہی)

(افاضات الیومین ۲ ص ۵۳۹، ۵۴۰ مطر ۱۱)

(۳) الحاصل قیام دست برد بختو راعی راضی کے واسطے ترک ہوا۔

دراہین قاطعہ سنہ ضیل احمد دیوبندی و صدر قریبہ احمد گنگوہی علیہ السلام دیوبند ۱۲ ص ۱۸ مطر ۱۸

(۴) بیعت تو یوں کیجئے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مجلس میں تشریف لاتے ہیں اور اسی وقت سے یہ اس پیدائش کے بیان کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر شریع میں کوئی دلیل نہیں اور جو باجہا شریع میں ثابت نہ ہو، اس کا یقین کرنا گناہ ہے۔

(مبشری زیورہ سنہ قادیانی ہام مذہب دیوبندی ج ۲ ص ۷۲)

## مسئلہ مذہب و عرس بزرگان دین کا فقرہ

(۱) جب منکر ٹیڑھ قریب آئے ہیں، تو متوالان الہی سے کہتے ہیں: خدکھومت اللہ عرس حاجی صاحب کا عقیقہ

عرس کرے تو کوئی ساگنہ لازم ہو، مولانا محمد اسحاق صاحب فقرہ فرم گئے دن بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے۔ بادشاہ نے جو کچھ سونے کے کنگے پہنے تھے، اسی سے بزرگ کر لیا اور جب تک مولانا بیٹھے رہے، ان کو لب بٹھا دیا۔ اس مجلس میں سرور شاہ تین بڑھی جاتی تھیں۔

(شامل امدادیہ حاجی صاحب ص ۳۱ مطر ۱۱)

(۲) لفظ عرس یا خواہ عرس ہمیشہ سے کہ خدکھومت اللہ عرس یعنی مذہب صالح کے ساتھ ساتھ ہے کہ عرس کی طرح اگر کم کر دینا حکومت متوالان الہی کے حق میں وصال محبوب حق ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی عروسی ہوگی اور ان کو یہ سب مسئلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں، باجم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قریب راجہ کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچا جائے، یہ نعمت ہے، تعین یوم میں زمان میں یوم و قاتل کو محقر کرنا اس میں امر از غیب میں ان کا اظہار ضروری نہیں۔

(رقیہ مفت مسلح حاجی صاحب ص ۱۸ مطر ۹)

(۳) ایک دفعہ میں حضرت عبدالقدوس کے عرس میں انیلہ آیا ختم عرس کے دن میں اور مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی دو مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی اشرف احمد صاحب گنگوہی تشریف میں ایک دست کے گل میں یہ ختم ہوئے۔

دشنام ادا یہ ص ۲۰۴ سطر ۹

(۱) اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے۔ نہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔  
ایسے امور سے منع کرنا بیکر شریعت سے باز رکھنا ہے۔  
(دشنام ادا یہ ص ۲۰۴ سطر ۱)

(۲) برہمنوں اور برہمنوں کا بیانیہ قبول پر حرم و حرام سے انکسار کرنا، چرنا، چرانا،  
عورتوں کا وہاں جانا، چادریں ڈالنا، (یہ سب برہمنی ریس ہیں)

دیوبندیوں کا عقیدہ

(مشیق زیور ص ۱۱ سطر ۳)

(۳) اور طریقہ متینہ لاس کا طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ لہذا بدعت ہے۔ (فتاویٰ شیعہ ص ۱۰۰ سطر ۱)

(۴) جو شخص ایسے افعال، انکسار و غیرہ کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور حاکم کہہ ہے۔

(فتاویٰ شیعہ ص ۱۰۰ سطر ۱)

(۵) ہر بدعت گمراہی و دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

سوال :- بدعت و دوزخ میں سے جانے والے کچھ کام بتاؤ؟

جواب :- لوگوں نے ہزاروں بیعتیں نکالی ہیں چند یہ بتائیں یہ ہیں

”پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، وحوم و حرام سے لڑنا، قبروں پر چرنا، چرانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا  
گویا انکسار کرنے والے دوزخی ہوئے“

(تعلیم الاسلام مصلحہ مفتی مذہب دیوبندی برائے کتابت شدہ دیوبند ص ۱۰۰ سطر ۱)

## مسئلہ نمبر ۶: نذر انبیاء و اولیاء

(۱) نیاز کے دو معنی ہیں ایک قرب و ہندگی اور دوسرے خدا کے دوسرے کے واسطے  
حاجی صاحب کا عقیدہ  
جہیں جہت بیکر جائز اور حرام سے اور دوسرے خدا کی نذر اور شائبہ خدا کے  
ہندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے، نوک انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے؟ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان  
عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔ ایسے امور سے منع کرنا بیکر شریعت سے باز رکھنا ہے۔  
(دشنام ادا یہ ص ۲۰۴ سطر ۹)

(۲) منہلی کے نزدیک جبرائیل کے دیکھا کتاب ایجاد اسلام تھا جو انسانی جب ختم ہوئی تو کچھ دھڑلایا گیا اور بعد حاکم  
کچھ حالات مصنف کے بیان کیے گئے۔ بطریق تدریجاً زخم زخم سے جاری ہے۔ اس زمانے میں لوگ انکار کرتے ہیں





نہیں تو سالہا سال گزر جائے جس کی کمی خیال بھی نہیں آتا، مگر یہ قسم کی مصیبتیں میں راقی قلوب ایسے گہری مصائب کے متعین ہوں، ان کو کچھ مضائقہ نہیں، (راقی قلوب، اور یہ کہ ہوں حضرت خشت الاطمین کے سر اور سوال ہیوں پہلے ششماہی رسالہ میں) اور نیزہ اور قشہ حضرت شہر محمدی رضی اللہ عنہ کے اور سنی حضرت بوعلی شاہ خاندہ رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شہباز احمد علیہ الصلاۃ و الثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں، یعنی مصائب و نیزہ کہ دو سرے متحرک کرنے میں کچھ فرق نہیں۔

(فیصلہ بحث مسئلہ متفقہ حاکمی صاحب ص ۸۱۴ سطور ۱)

(۲) جب مشنری شریعت ختم ہو گئی، بعد ختم حکم شریعت بنائے گا وہ ایذا رشا دہرگا اس، شریعت پر مولانا روم کی نیا بھیجی کی جاوے گی گیارہ گیارہ سالورہ (احلاس) پر لکھ کر نیا کی گئی اور شریعت نیا شروع ہو جاوے۔

رشتا نام ابرار و موقوفات حاجی صاحب، جمع کردہ اشرف علی تھانوی وغیرہ ص ۱۲۹

(۱) کھانسی پر ختم پڑھنا اہل ہندو سے مشابہت ہے۔ (موسمۃ الحند)

دیوبندیوں کا عقیدہ

اس کا نام ایسا ہی تھا سب کے لیے لہذا اس کا دینا اور لینا اور کھانا حرام ہے۔

[illegible]

۱۰۲۔ احزاب و منافقین کی تہذیبی تربیت ص ۲۱، منظر ۴۱

اسی یہ تعینات اور گہر میں، جو قاتل علی الاعظم اس سخی پر غنی فائدہ دینا چاہتا ہے، یہ عین غفلت شمار کریں۔۔۔۔۔ اور جو مسلم  
الہ کا جلا بظاہر ہو سکے سب سے قاتل و ماحل نفسیہ کا مدد ہے اور گہر میں وغیرہ، علم ہے اور ایسے عقاید قاسم موجب  
محکوم کریں۔ ان افعال اور گہر میں ختم وغیرہ کو کونسی ہمت جاسکے۔

(۱) خاتون شیرین نوح احیاء سطر (۱)

(۳) اس قسم کی نذر نیا زینا شرک ہے۔ اس کا کھانا خوردگی طرح حرام ہے۔

(جہاں القرآن، غلام خان دیوبندی ص ۱۰، صفحہ ۲)

(۴) جو مال صدقہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تو اب اس کا روک کر رکھنا ہوں یہ سب عبادتِ غیرِ اللہ ہے اس کو کھانا استعمال کرنا حرام ہے۔  
(تفسیرِ تفسیرِ مفسرِ عربی علی دہلوی ص ۱۶، مفسر ۱۶)

(تفسیر ب نظیر مصنفہ مولوی حسین علی دیوبندی ص ۸، اسطر ۱۸)

فوتے :- مولوی شرف علی صاحب دیکھتے ہیں کہ بھلا جو بزرگوں کے نام پر دیا جانا ہے۔ اگر ثواب مراد ہو تو جانا ہے۔

دواماً نتواند

(۵) پس مجموعہ دوم رتجہ اکابریت ہو گیا اور تشبہ ہندو کا ثابت ہو گیا۔

روایاتین کا طبعیہ تحلیل و تفسیر امام چلبی اور مولوی محمد علی صاحب (۱۱۹)







خود مرشد تھے۔ کچھ لوگ بھی جی سے اعتقاد و محبت نہیں رکھتے۔ لیکن مولانا اس سے زیادہ کے پیار سے تھے۔ ایک بار خدمت میں حضرت حاجی صاحب اکبر بھی عرض کر دیا تھا کہ آپ کے سب خاندانوں سے اس بات میں کم ہوں۔ آپ شکر گوئی و سب کے آپ سے محبت ہے اور اعتقاد و محبت بھی لائق کو کچھ بھی نہیں اور یہ اس واسطے ذکر کیا تھا کہ لغاتی پانچا بکر دول۔

(امداد الفتاحی مستشرق نو ص ۱۸۰، اسطر ۱۵)

ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ اللہ اکبر دستِ محکم تھے۔ کبھی ہی کوئی بد حال جو جس پر کچھ کم فتنوں کے لگا دیں۔ وہ اس کے فعل کی بھی تاویل فرما سکتے تھے۔

نام نہاد مریدیوں اور دیوبندیوں کے فتووں سے حاجی صاحب کا انکار

(امداد الفتاحی، مصنف مشرقی فتاویٰ ص ۱۶۳، اسطر ۱۱)

دیوبندی مذہب کے اماموں اور مولویوں کا مذہب اپنے بزرگوں اور تمام اہل اسلام کے مذہب کے مخالف ہے

مولوی اسماعیل شہید سوتہ تھے۔ چنانچہ تحقیق تھے، چند مسائل میں اختلاف کیا اور ملک پران خود مسل شیخ ولی اللہ وغیرہ پر انکار فرمایا۔

باقی دیوبندی مذہب مولوی اسماعیل دہلوی مذہب اپنے مشائخ و اصناف کا سخت مخالف تھا۔

(فتاویٰ امجدیہ ص ۱۵۸، امداد الفتاحی مستشرق نو ص ۱۸۰، اسطر ۱۵)

شاہ عبدالقادر صاحب نے مولوی محمد یعقوب کی معرفت مولوی اسماعیل صاحب سے

رفیق بدین پر جا ملا۔

کہہ دیا تھا کہ تم رفیق بدین چھوڑ دو۔ اس سے خواہ مخواہ فتنہ ہو گا۔ جب مولوی محمد یعقوب صاحب نے مولوی اسماعیل صاحب سے کہا کہ میں نے مولوی محمد یعقوب صاحب سے فتنہ کیا کیا ہے تو پھر اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔ من تملک بفسق حسد حساد احتی خلیۃ اجرام ما شہید کیونکہ جو کوئی مسلمان مرتد ہو گا تو دنیا کر کے لگا دوام میں ضرور شورش ہو گی۔ مولوی محمد یعقوب صاحب نے عبدالقادر صاحب سے اس کا جواب بیان کیا جس کو سن کر شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا: تم تو سمجھتے تھے کہ اسماعیل عالم ہو گیا مگر وہ تو ایک حدیث کے بھی معنی نہیں سمجھتا۔ یہ کہ تو اس وقت ہے کہ جب کہ سنت کے مقابل خلاف سنت ہو۔

اور مخالف ذہب میں سنت کا مقابل خلاف سنت نہیں بلکہ دوسری سنت ہے۔ (دوا اور امور مصنفہ)

اشرف علی دہلوی صلیوہ دیوبندوس ۶۹، سطر ۱۸

رشید احمد گولامی کا اپنے مشائخ سے اختلاف  
یہ واقعہ ہے کہ حضرت حاجی صاحب کے شریب اور حضرت  
مولانا رکن دہلوی کے مسلک میں کسی قدر اختلاف تھا۔

(افسانات، سپرین ۲۲ ص ۸۰، سطر ۲)

حاجی صاحب کو ان کے اعتقادات میں محدود سمجھو اور ان سے اتفاق و مخالفت رکھو

حاجی صاحب کا ارشاد | جب شیعہ شریعت ختم ہو گئی، بعد ختم حکم شریعت بنائے گا یا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا دوم  
کی نیازی بھی کی جاوے گی، مگر وہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر کیا لگی گئی۔ اور شریعت بنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ کہینا  
کے دوست ہیں، ایک بچہ و بزرگ ادوہ و اسے دوسرے کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ ناجائز و شرک ہے اور  
دوسرے خدا کی تزار و ثواب خدا کے بندوں کو پہنچا یا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے۔ اگر  
کسی عمل میں عوامین غیر مشروع لاجی ہوں تو ان عوامین کو دوسرے چاہیے، مذہب کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے لیے  
اور سے انکار کرنا غیر کفر ہے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولوی و شریعت اگر بوجہ اسے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعلیم  
قیام کسے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ جب کوئی ایسے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں، اگر اس  
سردار عالم و عالمان زور و جہادہ اس کے اہم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا؟

(امداد اشتاق ص ۸۹)

اشرف علی دہلوی کی انکار  
اقول :- یہ حضرت رحابی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا اجتہاد کی تحقیق ہے۔ فقہ حنفی  
میں اس میں تفصیل ہے کہ اس عمل کی مطہریت بالذات کے وقت

توس حکم ہے، اور مضمون عوام کے لیے اصل سے بھی منع کر دیا جائے گا۔ اس کے نظریات انتہائی تحقیق اجتہادی پر ہیں۔  
جس میں تفصیل مذکور کا ناسل متعلق نہ ہوگا، مگر چونکہ حضرت کا اجتہاد بعض علماء اس کے موافق ہے اس لیے حضرت کو  
محدود رکھا جائے گا۔

(امداد اشتاق مصنفہ دہلوی ص ۹، سطر ۱۵ فریقہ)

نوٹ ہے :- عوزیکے کچھ کہ اشرف علی نے اس قدر حلا کی سے حاجی صاحب کے اعتقاد اور فرما کی تردید  
کی ہے۔ ہر اشرف علی صاحب کو فقہیہ مفسر، محدث کہتا ہے اور کہا اپنی بداعتقاد پر پھر اس کے حاجی صاحب  
کو فقہ حنفی کی تفصیل سے جاہل مانا اور حاجی صاحب کے اعتقاد کو جو راباہل اسلام کے خلاف ثابت ہو گیا یاد ہے

کھانا دینی جن کو بعض علماء کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے وہی جو رابل اسلام میں سرگرمیوں کا میزنگ اپنی ہی دنیا کو فائدہ دینا ہے۔  
 گناہ ہے یہی محتوی کا حال ہے کہ دیوبندیوں کے علاوہ سب پر بعض علماء چڑنے کا قول ہے ضد در کیا۔  
 گناہ اٹھنا ہے یا دلی یا رکاز رکعت دراز میں

## حاجی امداد اللہ صاحب سے دیوبندیوں کا اختلاف ہی تھا

البتہ یہ امر کہ اکثر مواقع میں یہ مفاسد موجود ہیں یا نہیں اس میں حضرت (حاجی صاحب) اور علامہ (دیوبند) کا اختلاف ہے۔  
 رہا اور انرا راز شرف علی نقاشی، ص ۱۹۸، مسطر ۱۱

## دیوبندیوں کے تحریر کردہ محقرات سے حاجی امداد اللہ صاحب کی مخالفت

سوال۔ میری نظر سے ایک تحریر مولوی احمد حسن صاحب کانپوری و خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب کی گذری ہے جس میں مبالغہ بہت شدہ وصفہ حاجی صاحب کی بابت یہ الفاظ تحریر تھے، مفت مکد میں جو خیمہ را شرف علی کی طرف سے لگایا گیا ہے اس کی عجم رضا حضرت کی طرف سے شدت ہے مولوی محمد شفیع صاحب سے بانیگہ آپ نے فرمایا کہ شہناوہ اس امر کا کہ خیمہ تار سے خلاف ہے۔  
 جواب ہے۔ ٹکی ہے، حضرت کی خدمت میں خیمہ اس طرح اور ایسے عنوان سے پیش کیا گیا جو کہ حضرت کو محض نماز کا فائدہ نظر اعمال یا مع انقیاد المباحم بلکہ نسو دم الغنا صد کا ہو گیا جو اس بنا پر اظہار مخالفت ماننے کی گواہی نہیں ہے۔

ریا اور انوار شرف علی ص ۲۰۰، مسطر ۵، ص ۲۰۳، مسطر ۱۱

نوٹ ہے۔۔۔ تھانوی صاحب سے اس جواب سے دو مرتبہ بحث ہوئے، ایک تو یہ کہ خیمہ بہت شدہ کے ساتھ جو خیمہ دیوبندیوں نے ان شرف علی سے لکھوا کر شائع کیا ہے حاجی صاحب اس خیمہ سے ہر طرح بزار تھے اور دوسرا یہ کہ دیوبندی مذہب کے یہ بڑے بڑے مولوی جو اپنے کو اولیاء اللہ اور مجدد کہلاتے تھے، اپنی بد اعتقادی چھپانے کے لیے اپنے مرشد پر جھوٹے فتاویٰ الزامات لگانے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے جبکہ مولوی شرف علی صاحب کے خیمہ سے ثابت ہے۔

دیوبندی مولوی اپنے مُرشد حاجی امداد اللہ صاحب کے عقیدہ کو کفر و شرک اور  
حاجی صاحب کو مُشرک اور کافر بتاتے ہیں

حضرت حاجی صاحب کے خلفاء میں باعتبار اختلاف بعض معتقدات و معمولات معلوم کے دو فریق ہیں اور ہر فریق  
علما کا ہے جن میں ایک فریق مولوی احمد حسن صاحب کا پوری اللہ شاہ بعد الحق تھا برکی مولوی عبد السبیح صاحب برکی  
و غیر وہاں ہے، جن کے معتقدات و معمولات مثل حضرت حاجی صاحب و دیگر مقتدین صوفیہ کرام پنجابیان مسلک شیعہ  
صاہرہ قدوسیہ میں آمد و سہرا فریق مولوی رشید احمد صاحب و مولوی اشرف علی صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم  
و غیر وہاں ہے جو ان معتقدات و معمولات کو بدعت و ضلالت بلکہ اس سے بھی زیادہ بدتر کہتے ہیں کہ نوبت بشرک و  
کفر پہنچا سکتے ہیں۔

(رضو دیوبندی مندرجہ بالا ائمہ اور اشرف علی ص ۱۶۷، اسطر ۷ و مندرجہ کتاب بیابان الصدور تھا نوی ص ۲۰، اسطر ۳)

حاجی صاحب کی غلط تحقیق (حاجی صاحب نے) ایک کچھ کر لوگ ان مقاصد سے بچتے ہوں گے یا پچھ جاو  
سکے اجازت دے دی ہو یہ اختلاف فی الواقع مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوا بلکہ

ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جین چوکتی ہے۔ (صالح اللہ)

(پرواز انوار اشرف علی مطبوعہ دیوبند ص ۱۶۷، اسطر ۱۸)

نہ اس کو شرک سمجھتے ہر تو پھر مُشرک سے بیعت ہونا کہاں جائز ہے۔

(انافات الیومیر ص ۱۶، اسطر ۸)

مُشرک سے بیعت کہاں جائز



۶  
 بسم

## باب ششم

### دیوبندی فقہ کے مسائل

اس محمان کے قائم کرنے کی اس لیے چند اہل ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی کہ ایمان و اعتقاد اصل ہے، اور اعمال فرع اور جب ایمان و اعتقاد کے لحاظ سے دیوبندیوں کا مسائلوں سے الگ ہونا ان کی ذمہ داری نہ تھی بلکہ وہ ایمان و اعتقاد کے مسائل میں اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن باطل کا ہمیشہ سے شہرہ رہا ہے کہ جب وہ ایمان و انصاف کی عدالت میں اپنے جرم کی صفائی سے عاجز آجائے ہیں تو پھر مرقم کے ہتھکڑے استعمال کر کے اہل حق کو بدنام کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں چنانچہ جس طرح غیر متعلقہ چکر لوی فقہ اختلاف و حدیث پر جا بلا کر اعتراض ٹھہرا کرتے ہیں، اسی طرح اپنے اکابرین و مریدین کے کئے کفریات کی صفائی سے عاجز آکر اب دیوبندیوں نے بھی غیر متعلقہ ولی کی طرح فقہ اختلاف کے مسائل کو کتب اہل سنت و جماعت سے نقل کر کے ان کو بڑے رنگ میں اچھالی کر رکھا ہے۔ اہل سنت کو بدنام کر کے اپنی مجال امت کو خوش کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ چنانچہ تحقیق المذاہب "د" دیوبندی مذہب" وغیرہ میں دیوبندیوں نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کتب سے نقل کر کے لکھا ہے کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ گناہی اپنی نمازیں اپنی یا بے گناہی عورت کے فرج سے اندر کی طرف نظر کرے تو نماز خاں مد نہیں ہوتی۔ الخ وغیرہ۔۔۔۔۔ ایسے شرعی مسئلے نقل کرنے کے بعد دیوبندی صاحبان فرماتے ہیں کہ ہندوؤں میں ایک فرقہ ہے "وام ہارگی" وغیرہ وغیرہ اور پھر جوبیسے ہیں، تو خوب دل کی آگ نکال لی۔ حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ شریعت اسلامیہ ایک جامعہ شریعت ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کو اسلامی طرز پر نبھانے کی ہدایت کی ہے۔ مگر دیوبندی مولوی صاحبان کی جانست تو دیکھیں یہ مسائل جن کے بیان کرنے پر شریعت علماء پر یہ "وام ہارگی" ہونے کی دگر دی کر دی گئی ہے، یہ مسائل تمام کتب اسلامی فقہ حنفیہ میں موجود ہیں، اگر فقہ اسلام کے مسائل بیان کرنا "وام ہارگی" بنانا ہے، تو پھر شریعت میں وقت حرمین اور احکامات حتیٰ کہ صحابہ کرام کو تو دیوبندی مولوی بطریق اولیٰ "وام ہارگی" کہیں گے اب ملاحظہ کیجئے کہ یہ مسائل کسی نے وضع کیے ہیں یا کتب سلفہ فقہ سے ہی لیے گئے ہیں رصاحب مرقی العلاح فرماتے ہیں:

(ولا تخطل مصلوۃ) بنظرہ الف ودرج المطلقۃ والاحذیۃ یعنی درجہ اہل الداخل

لبشوحۃ فی المختار (مراقی الفلاح، ص ۸۱)

یعنی اپنی یا بیگانی عورت کے امدونی فزنہ کی طرف بنبوت نظر کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہی مسئلہ بیان کرنے کے بعد علامہ ابن عابدین نماز نہ ٹوٹنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ واما النظر والفکر فلا یفسدہا النہ یعنی نظر و فکر معصومہ نماز نہیں مٹتی یہاں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ نظر کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی باقی رہا کہ کیا یہ فعل جائز ہے یا گناہ؟ یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے جس کو غلام فقہانے اسلام گناہ فرماتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بھی بیان فرمایا کہ یہ فعل ہر طرح گناہ ہے اب دیوبندی حضرات علامہ ابن عابدین کے فقرہ لو نظر اوف فخرج المصلحة کے لفظ نظر کا ترجمہ کر کے فزوں کہ اس کا معنی نظر کی سب سے پائیں باقی قصد نظر کرنے کا معنی گھر دینا یہ دلائل العلوم دیوبند کا ہی معنی ہے۔ عورت کے فزنہ کے ترجمہ کرنے کے لیے کہ کے ٹیکس یا کوڑے سے معلوم کرنے کا دیوبندی تجربہ اسی کتاب کے باب دیوبندیوں کے تصرف میں ملاحظہ ہو۔

تنبیہ الابصار میں ہے :-

وینظر الرجل من عورہ وامتہ الحلال الیٰ فرجہا

اور علامہ شامی فرماتے ہیں :-

وعن ابی یوسف سألنا ابا حنیفۃ عن الرجل یمس فرجہ امرأۃ لہ الخولہ وامن جواران

یعظما لاجورہ

(فتاویٰ شامی ج ۵ ص ۲۴۲)

اب دیوبندی حضرات بتائیں کہ کیا سب مراقی الفلاح و علامہ شامی و صاحب تنبیہ الابصار جی کو خود امام ابو حنیفہ اور ان کے تمام تلامذہ و جمیع ائمہ خلافت کی سب کے سب بقول شہر معاذ اللہ "وامدادی" سے تعلیق نہ کھینچتے تھے

ع۔ مردان چہ نہیں گنتہ

مگر دیوبندی عرض چو نگہ اب ہر طرح لا علاج ہو چکا ہے۔ لیکن سب کے کتب خلافت سے تسکین نہ ہو۔ اس لیے ذرا گھر کو ملاحظہ فرمائیں۔ فقہائے دیوبندی مذہب بھی ملاحظہ ہو،

سوال :- ۱۔ جو شخص نماز کی حالت میں کسی اپنی یا بیگانی عورت کے فزنہ میں نظر کرے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی یا نہیں؟

مگر مرد عورت یہ نیت تعلق ذابک دوسرے کی بزرگاہ کو دیکھ سکتے ہیں؟ الم

الجواب ہے لا اذنا انہیں روٹی، محل (نظر کرنا) جائز تو ہے اگر مرد اپنی ہی، مگر مکروہ ہے، لا محضہ حسب ضرورت۔ کتب قبیل احمد حاوی مفتی، شرفیہ نیلا گنبد لاہور، ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ (ہندہ) کے پاس فتوے قلمی

ملاحظہ ہو۔



آپ کے فتاویٰ صاحب کے سوال میں نظر کر کے کا لفظ ہے، اتفاقاً لفظ پڑے کا لفظ نہیں ہے  
کیا فتاویٰ صاحب نے بھی قصداً لفظ کر کے کی اجازت عطا فرمادی اور آپ فتاویٰ صاحب فرمایوں کہ امت دیوبندیہ  
کی یہ سب فتاویٰ برادری بھی یکہ، وام ہاگی سے تعلق رکھتی ہے یا نہ اور جناب کو واضح ہو جائے کہ دنیا میں انسان موجود  
ہیں ہر جگہ دیوبندی بھی شاعری نہیں، آپ کی چالاکیوں کو خوب سمجھنے والے بھی موجود ہیں اتنا عرض کر دینے کے بعد مناسب  
معلوم ہوتا تھا کہ آئی گزارش کر کے بس کر دی جاتی کہ یہ مسئلہ والا سودا گہی آپ حضرات کو متکا پڑے گا ماحرہ  
بدم گفتی و خورسندم و عاک اندھ کو لکھتی  
جواب علیٰ ذیہ لب محل شکر خارا

مگر چونکہ اب امت میں لگی ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے، دیوبندی امت کے لیے ان کی خود سے  
واجب العمل فقہ کے ہندو نے بھی عرض کر دیے جائیں، تاکہ دیوبندیوں کے امتی فوری عمل فرما کر دین و دنیا میں سرفراز  
ہو کر فلاح دارین حاصل کریں چند ہندو نے بطور مشیت تونرا ذر وارسے ملاحظہ ہوں،  
وہی کست ہوں، جو کچھ مسلمانوں کے آئینہ  
سوال: مذکورہ جگہ کی سخت ضرورت ہے اور اس کی ذوجہ لکھتے ہیں  
اصل دیوبندی میں مشیت زنی کا رواج  
اس صورت میں وہ کی کرے گا۔

الجواب: بی بی کی ساق وغیرہ سے لڑکر نکال دے یا اس کے ہاتھ سے خار نکرا دے۔

راہدہ اتفاقاً ولسے فتاویٰ ص ۲، ۱۶۳، مسطر ۱۱ مطبوعہ مجتبیائی

نہوشے، معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کو بالکل جھٹی ہے کہ ایام ہاراری میں اپنے عورتوں سے مشیت زنی کرائیں  
کیا یہ ایسی ہی نکاح کیا کرتے ہیں۔

مولانا رفیع الدین صاحب فرماتے تھے، ایک دن مسجد میں حاضر  
ہوئے کھانے کے لیے کھانے کا صفایا ہوا حضرت رانا توڑی اجڑے ہوئے تھوڑی فرما رہے تھے فرمایا  
کہ آئیے میں نے عرض کیا: میرا قورہ ہے، پھر فرمایا: آئیے میں کھانے بیچے گا۔

(راہدہ اطلاع ص ۲۲۲)

جو رطوبت کثرت ذات رحم سے سائل ہوتی ہے جس کو اصل سائل نے پوچھا ہے  
فرج کی رطوبت پاک ہے۔ پس اسی رطوبت متاثرہ ملووی دہلنی والندی واشیبہ بالعباب

امام صاحب دھامین مختلف ہیں اور ہوجہ اتلا کے اصل جواب میں قول باطمانت پر خوشے دیا گیا ہے۔

(راہدہ انوار فتاویٰ ص ۱۲۳، مسطر ۱۲۱)

فوتے :- حالانکہ تمام فقہاء کرام فرمایا ہے کہ یہ رطوبت بھی ہے (دیکھو قولے شامی ج ۱ ص ۱۱۶) میں ہے  
 انت الخما رج بنفس یا اتفاق تو یہ دونی رطوبت پر قیاس کر کے اندرونی جلدی رطوبت کو پاک قرار دینا یہ دیوبندی فقہ کا  
 ہی کرشمہ ہے کیونکہ فقہانوی صاحب سے یہ دونی رطوبت کے متعلق سوال ہی نہیں کیا گیا بلکہ اندر بستے والی رطوبت  
 کے متعلق ہی دریافت کیا گیا ہے۔ (دیکھو نوادر التاویم)

### گندگی والا پانی پاک

سوال :- تالاب دھڑ دھڑ سے بہت زیادہ قریب باقی ہے اہل بستی کو اس کے طراوت  
 چراغ میں بولی و بار کا بھی اتفاق ہوتا ہے برسات میں اگر گہر نہ ہو اور بار ٹوٹ  
 چھوٹ کر بھی نہ نکلا ہو اس صورت میں طہار سے یا غیر طہارہ الخ :-

الجواب :- یہ تالاب پاک ہے اگرچہ بار نہ نکلا ہو۔ فقہائے کرام تصریح کرتے ہیں کہ رطوبت و قیاسی رطوبت ہر حال میں طہارہ  
 حضرت مولانا گیسوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص گاؤں کا رہنے والا میر جو سنے آیا :-  
 ۔۔۔ کہتے ہیں میں اخیر کھانا کھوں۔ فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ کتنی کھانا ہے۔ اسی میر سے پانچویں  
 رکھ دے۔۔۔ چنانچہ اس نے ایک گولی بنا کر ہاتھ پر رکھ دی۔ حضرت نے اس کا ایک حصہ تو زکراس کو کھلا دیا  
 کہ اتنی کھالیا کر رالو۔

(افاضات الیومیہ قادیان ج ۴ ص ۲۷۷، ۲۷۸)

اگر کثرت سے مقدار میں پانی جمع ہوا اور اس میں بخوری ہی مقدار میں  
 پیشاب ڈال دیا جائے تو وہ پاک رہے گا۔

(افاضات الیومیہ قادیان ج ۴ ص ۲۷۷، ۲۷۸)

پیشاب کے مل جانے سے بھی  
 پانی پاک ہی رہتا ہے

دیوبندی عقل کے فتوے سے (سازائے اللہ) اپنی ماں سے نہ کرنا کھانا بھی جائز

اور اپنا گوشت کھانا بھی جائز

ایک شخص نے کہا تھا وہ اپنی ماں سے بدکاری کرتا تھا۔۔۔ کسی نے کہا۔ اسے خبیثت یہی حرکت ہے تو کہتے  
 ہے کہ جب میں سنا ہی اس کے اندر تھا تو اگر میرا ایک جزو اس کے اندر چلا گیا تو حرام کیا ہوا۔ یہ کلمہ بھی عقیدات سے ہو سکتا  
 ہے، ایک شخص کو کھانا کرنا تھا اور منع کرنے پر کہا کہ نہ کھا کر جب یہ میرے ہی اندر تھا تو پھر اگر میرے ہی اندر چلا جاوے تو اس  
 میں کیا حرج ہے۔ تو ان چیزوں کو عقل کے فتوے سے جائز رکھا جاوے گا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸)

فوت ہے۔ فقہ قرآن علی الطعام کے بدعت ہونے کے متعلق فقہانوی صاحب فرماتے ہیں :-

”بدعت کی باتیں خود صحیح طور پر عقل کے کبھی خلاف ہیں“

(الکشاف فی البیان فقہانوی ج ۲ ص ۴۴۳ ۱۲۲ سطر ۹)

پھر لکھتے ہیں کہ :-

عقل ایک فطری چیز ہے و

والکشاف فی البیان ج ۲ ص ۴۴۳ ۱۲۲ سطر ۹

یعنی طعام پر قرآن پڑھنا تو دیوبندی عقل کے فتوے سے ناجائز مگر ماں سے زنا کرنا اور گنہ گنا ہر طرح جائز سکھوں میں بھی ایک فرق ہے نا تم ”ماں تن“ ایسی ماں سے زنا کرنے والے جیسا ہی تباہ عقل والوں کے مذہب سے فساد اسلامی کو محفوظ رکھے۔

عقل کے فتوے سے گونہ گنا اور ماں سے زنا جائز کہنا یہ سراسر بے عقلی ہے۔ ماں کے ساتھ زنا اور گنہ گنا کھانے کو بے عقل ہی جائز کہہ سکتا ہے۔ عقل قطعاً ایسے تباہ فتوے نہیں دے سکتی کہ بیکہ عقل ایک نورانی ہے۔ اصول فقہ کی مستند کتاب نورالانوار بحث بیان شرط الرادی میں ہے

فالعقل والحدوس فی بدن الادھی یعنی بھ طریق بلیتہ از یہ من حیث

یعنی المیہ دہلے آل حواس

تو بتائیے کہ نور بھی کیا ماں کے ساتھ زنا کو جائز کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں۔ البتہ گناہ سراسر ظلمت و فساد ہے۔ نیز دیکھئے عقل کے بارے عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

دہم مرفزون عالم سوز دا

عقل مروت سے جان افزو دا

وقت موسیٰ بر طریق نیستی

گفت ز روشن گوئی نیستی

بندہ عقل است بی نان و شوا

لا عقل است پس جاں دا فدا

گفت من بظلم رسول خدا لجلال

حجۃ اللہ ام ماں از ہر ضلال

عقل دیگر بخشش یزداں بو

چشمہ دکن دریاں جاں بو

علامہ سرخسین نقل فرماتے ہیں،

ان الله لما خلق العقل وقال له اقبل فاقبل ثم قال ادبر فادبر فقال له

ما خلقت خلقا اكرم منك بك اعطى وبك اخذ

(التبصرة لاسفر ائمتہ ص ۱۲۲)

خود خداوند کریم نے کتاب جمیع عقل کی ضرورت اور اس کی اقدار کا بار بار ارشاد فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :-

انا انزلنا قرآناً عربیاً لعلمکم تعقلون

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

فقدینا لکم الذیات لعلمکم تعقلون

پہلی الذکر آیت کریمہ کے لعلمکم تعقلون کے تحت شیخ میلان جیل ملیر الرحمتہ جیل حاشیہ جلالین میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ای فتعلموا فیہ حقوقکم الخ۔

میرحال قتل ایک نور عظیم اور نعمت الہیہ ہے عقل کی شرافت و عجزیت پر ایسا جاہلانہ حمد کرتے وقت خدا ہمارے  
مقتاوی ہی کی عقل کمال لکھی۔ واقعی حضور عارف رومی نے مثنوی جی جیسے لوگوں کے بارے میں فرمایا:

عقل را باشد و خاستے حمد با      تو نداری عقل رو استے خربا  
چونکہ عقلت نیست نیاں میر ترست      و مثنی و باطل کس تدبیر ترست

گوہنہ کھانے کیلئے خنزیر بننا پڑے تو خنزیر بن کر بھی گوہنہ کھا لیتے ہیں

فرمایا کہ جو سوے لوگوں نے کہا کہ اگر علو او غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ، انہوں نے عقل پر عقل خنزیر ہو کر گوہنہ کو کھالیا  
پھر یہ صورت آدمی ہو کر کھل کھایا اس کو حفظہ رب کہتے ہیں جو واجب ہے۔ (حاشیہ) تو انہوں نے عقل خنزیر ہو کر گوہنہ  
گوہنہ کھا لیا۔ اول اس مستتر من کی بناوت کے سبب اس تکلف و تصرف کی ضرورت پڑی و رد جواب ظاہر ہے کہ  
یہ اتحاد و توحید حقیقت میں ہے نہ کہ احکام و آثار میں

(امداد الفتاویٰ حصہ مولوی شرف علی تھانی و مطبوعہ تھانویں ص ۱۰۱ اسطر ۱۶)

نویسے۔ ۱۔ دیوبندوں کے نزدیک موصوفت مولوی ہندی دہانی ہیں باقی اہلسنت کو یہ شرک اداہتی کہتے ہیں۔ موصد  
نہیں سمجھتے، خدا صاف واضح ہے کہ وہ کھانے کے لیے خنزیر بننے والا یہ خنزیر دیوبندی مولوی ہو گا وہ دہانی ہو سکتا  
ہے کہ اس نے مثنوی کا مذکورہ فقرہ خنزیر بننے والی جگہ خنزیر بننے والی جگہ کو اپنے حکم الامت کی عقل کے مطابق اپنی عقل بنانے  
کے لیے یہ شرعی کیا ہو۔ واقعی قرب ترقی سے کہہ کر مومن جب ترقی کرتے ہیں تو فرشتہ سیرت ہو جاتے ہیں تو خنزیر نہ ہونا  
موصد جب ترقی کرتے ہیں تو خنزیر بن جاتے ہیں۔ باقی انسان سے خنزیر بدل جانا اس تصرف پر دیوبندی ایمان بھی قابل تعجب  
ہے۔ کیونکہ دیوبندی شیخ الحکیم غلام خان اور لاہوری ملاں دہانی کی طرف سے ہمیں بتدگان خدا کو ایسے اختیار ثابت کرنے  
کے لیے لیس لکھ من الامور شکی آیت کے سوا کوئی فقرہ ہی نہیں جانتے کہ دیوبندی مولویوں کو خنزیر بننے

کا اختیار حاصل ہے۔ ہم نے تو یہ سنا ہے کہ شیطان ایسی صورتیں بنا دیتا ہے کہ شاید "استیاطین الانس" عباد و انطاخوت "بندگان دیو" کو بھی یہ فیض حاصل ہو چکا ہو۔ چنانچہ یہ صاحب کی زبان فیض ترجمان قریشی کہہ رہی ہے۔ باقی کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند! بیچ اس مسئلہ کے۔

مسئلہ: جس بنگرانہ موعود کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانسنے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی بنگراں کو کھانسنے والے کو

گندگی خر کو کھانا ثواب

کچھ ثواب ہوگا۔ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

الجواب :- ثواب ہوگا۔ فقط، رشید احمد۔

(فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲ ص ۱۳۰، مسئلہ ۱)

نوٹ ہے :- حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے:  
من یا کل الخمر والقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقاً۔  
ایسی کو منہ ناسق کو کون کھا سکتا ہے۔ دیوبندی کہتے ہیں کہ ہم کھا سکتے ہیں۔  
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیۃ فاسقۃ  
والمقرب فاسق والحنانۃ فاسق والخمر الی کل الخمر  
قال من یا کلہ بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسقاً

(ابن ماجہ شریف ص ۲۴۱)

یہ تو دیوبندیوں کی مبارک غذا ہے اور دوسرے کے پانی کے متعلق آپ مذکورہ بالا فقرے رشیدیہ کے نوٹ سے پڑھ ہی چکے ہیں کہ گوشت والا پانی پاک ہے تو پانی گوشت والا اور غذا گوشت والا، اب ایسی غذا اور عبادت کے بعد حضرت علمائے دیوبند کی عبادت بھی ملاحظہ فرمائیے۔

میں صبح کی سنتیں پڑھتا تھا کہ بڑے گھر سے آدمی دوڑا ہوا بیچر لایا کہ گھر میں کون سے کون سے کے اوپر سے گڑ گئی ہیں۔ میں سنہ بنہ سنہ اسے توڑنا نماز توڑ دی۔

عورت کے لیے نمازی توڑ دی  
امتب دیوبندیہ کے حکم الامت کی حریت کا نمونہ

(اشرف المبررات تھانوی ص ۱۱، مسئلہ ۱)

نوٹ ہے :- جو حضرات علمائے گوشت و خمر والے پانی سے وضو فرماتے ہیں اور گوشت و خمر کو کھاتے ہیں اور نماز میں بھی خمر کو کھاتی ہیں وہ جہنمی ہیں ان کے علم و فضل کا کون متاثر ہو سکتا ہے، حالانکہ انہیں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال بھی آجائے تو قبل اور گدھے کے خیال سے بھی بدتر ہے۔ (ضابطہ مستقیم)



سوال :- شخصے باگویش سالہ قیدی تختہ صدر و سپہ  
 نہ مارو۔ آں کا قیدی ش ماچہ کردہ شود۔ الزم  
 الجواب :- غلام شدہ کہ عند الامام کل او دشربا ہیں  
 او ہمہ جا بڑلا کر اسفست است پس در صورت سنوہ از شان ہیہمہ چہرے تعرض نہ کردہ شود۔ چوں مالک او گوارہ نکند۔  
 ۱۱۔ وجیب ۱۳۲ھ

(امداد الفتاویٰ معصفہ فتاویٰ صاحب ۱۵۵ ص ۱۵۵ مطرا)

فتوے :- فتاویٰ صاحب نے چہارست شامی سے نقل کیا ہے کہ میں و قالا حقوق ایضا صاف موجود ہے  
 اور فتاویٰ صاحب صاحبین کے قول سے مطلقاً جہد و قیدی فرما کر جو انوں سے زنا کا دوازا کھول رہے ہیں۔ حالانکہ یہی  
 صاحب چٹاٹے و غیرہ کی خبر و فروخت کے متعلق یوں فتوے دیتے ہیں :-  
 ان اشیا کی خرید و فروخت امام صاحب کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ناجائز۔ پس خرید و فروخت  
 نہ کرنا احتیاط ہے۔

(امداد الفتاویٰ معصفہ فتاویٰ صاحب ۱۵۵ ص ۱۵۵ مطرا)

اب ملاحظہ فرمائیے کہ یہاں تو احتیاط صاحبین کے قول پر ہوا اور جے چار سے پہلے بان حیوانات سے نہا میں  
 کھلی ہوئی عدم تعرض کی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نامزد نے ایک گائے خرید لی اور پھر نہ بیوی کی ضرورت نہ دودھ کی  
 کمی۔ ان کے ناپاک خوں کا یہ عالم، اللہ بچائے ایسے حکم الامت منقول ہے۔

نماز تحریم میں ایک استدلال یہ کیا گیا تھا کہ بدیشی پتھر ہینڈا اس سے غلام ہے  
 اس میں سود کی چربی استعمال کی جاتی ہے میں کتابوں کو اگر اس روایت

**سُور کی چربی والا کپڑا پین لو**

کو صحیح مان لیا جائے تو نامزد سے نامذہب لازم ہوگا کہ بدون وجہ سے اسے صحت پہنوائے کیسے کہ وہاں کا مالک نامزد ہے۔  
 "افاضات الیہ یہ فتاویٰ ج ۱ ص ۱۶۱ مطرا"

۲۔ کہتی کا اگر کچھ ضرر ہو تو وہ پاک ہے۔ (فتاویٰ دیوبند ص ۲۱۰)  
 فتوے :- فتاویٰ صاحب کا یہ فرمان کہ "نامزد سے نامذہب ہر کتاب کے کہ لاف تو دیوبندیوں کے نزدیک سود کی چربی  
 والا کپڑا دھنا کوئی ضروری نہیں، مگر کوئی مجبور بھی کرے تو باقی صابر بن لیا کریں۔"

بالطبعین کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ دیوبندیوں کی غذا گوشت نہ تو کھاتی گوشت والا دلی میں گدھا اور حبیب دیوبند  
 کے حضرات شیخ احمد شوق کا یہ اس بھی سود کی چربی والا ہو گیا۔ پس پھر تو مکمل حکم الامت ہو گئے۔ واقعہ مذہب  
 میں سود کی چربی پاک تھی اب دیوبندیوں کا فتوے بھی غلام ہو گیا۔ پھر سود کا جھوٹا تو طیب ہی قرار دے  
 دیا گیا۔

دیوبندیوں کو باجا (دیگر) ڈ  
گراموں میں جاتا ہے

۱۱۔ اگر شبہ کی وجہ سے کوئی گرام سے (گراموں یا جا میں) حکایت صحت بذریعہ آلات  
الوجہ حرم ہے تو وہ بھی منہی ہو جائیگی۔ اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ فیہ لم یسہل  
لیکے کہ بلا ہی غرض میں جہاں خود ای کی صورت مخصوصہ منقوہ ہو۔

(حوادث الفتاویٰ تتر خاصہ اعداد الفتاویٰ تہجدی مطبوعہ تھانہ بھون ص ۱۵۱، مسطر ۱۰)

۱۲۔ پھر ممکن ہے کہ باقیہ اکثرین استعمال فی اللہ کے اس کو باجا جاتا ہو۔ پس اس کو حرمت مطلقاً کسی کوئی دخل نہیں۔

(حوادث الفتاویٰ نمبر ص ۵۲، مسطر ۱)

۱۳۔ اگر کہا جاوے کہ اگر استعمال کرنے والے کا مقصد بھی تعمی (لہو و لعب) کا ہو، مگر غرض اپنی و بیکارہ دل کو استعمال  
کرنے میں اس صحت جہاد محفوظ ہو۔ تو کیا اس میں بھی حرمت کا حکم نہ ہوگا۔ جہاں لائقہ قصد تعمی کا ہے۔ جواب یہ ہے کہ تعمی  
حرام نہیں۔

(حوادث الفتاویٰ ص ۵۲، مسطر ۱)

۱۴۔ دوسرے کو جس چیز کو ان بزرگ نے آلودہ سمجھتے تھا وہ آلودہ سمجھتے ہی نہیں۔

(انفادات الیہ ص ۱۵۱، ص ۱۵۱)

(جیل میں بھی کبھی قوالی بھی ہوتی تھی جس میں اختر علی خاں گھڑا بجاتے۔  
صوفی اقبال خاں بھی کرتا تھا۔ سید عطاء اللہ شاہ غزل گاتے۔ مولانا  
احمد سعید شیعہ مجلس میں کرتے تھے اور مولانا داؤد غزنوی اور عبد العزیز جال بھی تھے)

(عطاء اللہ شاہ مصنف مفتی شورش کشمیری دیوبندی مدرسہ اسلامیہ پٹنہ ص ۶۷)

مفصل حوالہ آگے آ رہا ہے۔

حلال طعام بوجہ فاتحہ پڑھے جانے کے  
دیوبندیوں کے نزدیک حرام ہے

اس میں نہیں طعام نہ خوردہ شود نہ حایو بیلیک الخ  
حایو بیلیک

(اعداد الفتاویٰ اشرف علی ہدیم ص ۵۸، مسطر ۲۱)

یعنی یہ مشبہ ہے اس لیے نہ کھاؤ۔

مولانا قزوینی کو حرام کے طعام سے جیسے نفرت تھی ویسے ہی اس کا  
احساس بھی بہت جلد کرتے تھے۔ مگر دعوت بوجہ دلاری ہر ایک  
کی منظور کر لیتے تھے (رائی قند) جو فتوے سے حلال تھی۔

(ارادۃ اللہ فتاویٰ ص ۲۵۰، مسطر ۲)

(دیکھئے کہ خرم الاطعام بوجہ شبہ ہونے کے حرام تھے یا یا مگر حرام باوجود شبہ ہونے کے حلال بنایا)

## ڈومینوں کا گانا جائز

سوال :- ڈومینوں سے بیاہ میں گوانا بشرطیکہ خلاف شرع نہ لگاویں درست ہے یا نہیں؟

الجواب :- عورتوں کے مجمع میں عورتوں کا گانا موجب فحشہ کا بہرہ و درست ہے۔ الخ۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۱۰، سطر ۵)

## سود کھانے کا دیوبندی حلیہ

سود کھانے کا ایک میلہ شرعی ہے۔ وہ یہ کہ آدمی یہ خیال کرے کہ سود کا ذبعت سے محصول اپنی رعایا سے لیتی ہے کہ ہماری شریعت میں جائز نہیں تو اس

نیت سے لے لے

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۹۲، سطر ۳)

## دیوبندیوں کی سود خوری

ایک صاحب کا خط آئیہ لینڈ سے آیا ہے لکھا ہے کہ میں مخفی رہ ہندوستان آئے والا ہوں اور میرا دو پیسہ بیگ میں جمع ہے اس کے سود کو لے کر گناہ خرچ کرنا چاہیے۔ میں نے جواب لکھ دیا ہے کہ اس کو لے کر ہندوستان آجائو۔

(افتاحات البرہہ ج ۵ ص ۱۱، سطر ۱)

## سود بھی ایک انعام ہی ہوتا ہے

نوٹ :- ہندوستان میں دیوبند کے لوگوں میں داخل کرنے کا خیال ہوگا کہ گوشت شہریاں پلید بھی پاک ہو جائیگا تاہم سود تو پاک اس کو سود کہہ کے لینا حرام کہنا ہوسے یا وہ بھی محسوب انعام میں ہی ہوگا۔ کہنی والے اس کو سود ہی کہتے

ہیں۔ الخ۔

الجواب :- ہندو کا دست سے خیال تھا کہ یہ بھی صلہ (انعام) ہے تبہ سے حرمت نہیں آتی نہ فی

وحدوث الفتویٰ ص ۵۰، سطر ۱)

شہدہ

نوٹ :- کیوں صاحب اب گھر سے پرتو ٹوٹ پاک گناہ مقرر کیا جاوے تو وہ حلال بھی حرام ہو جائے اور دیوبندی خود حرام خوری بھی کریں تو تیسری ہی نام لینے سے کچھ حرمت نہیں آتی۔

میں دروازے پر کھڑے ہو کر بارہا سنتے ہیں چلتے ہوئے کسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا۔ اگر کبھی اسلامی سلطنت ہو جائے تو رائے رائے

## راستے میں چلتے ہوئے کھانا

(افتاحات البرہہ ج ۵ ص ۱۱، سطر ۱۵)

میری شہادت قبول نہ ہوگی۔

نوٹ :- آخر حکم الامت جو ہوئے، یہ سب ان نام نہاد طوائف کی خفیت اور اس پر بھی دیوبندی ان کے عاشق ہیں

خ۔ وزیر سے جنس شہریاں سے جنس

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ احمد علی خاں جیسے تھے۔ جب ضرورت ہوتی۔  
 فرماتے ہیں قاسم خاں صاحب نے مولانا کی یہ حالت مٹنی کہ فراراً تعیل فرماتے باوجود اس کے کہ میرا درویشا گرد  
 سب مجھ دیکھتے مگر کچھ براہ نہ ہوتی۔ اگر کوئی کہتا بھی تو فرماتے کہ یہ تمہارا کام نہیں یہ میرا کام ہے۔  
 راناشات ایومین تم میں ۵۰ سطر ۱)

عقد بینا، تمباکو کو کھانا درست ہے۔ ۱۰

(قادی شیدہ یہ حصہ دم میں ۳۰ سطر ۱)

### حقہ پینا درست ہے

فقہ سے یہ تحقیق المناصب واسلہ حزب المودی لا ہوری دوبندی فرمادی کہ جب حقہ کی پانی پینے کو لگ  
 جائے تو پڑا لپیڑ ہو جاتا ہے تو آپ کے قاسم العلوم جو حقہ ہی بھرتے دے وہ حقہ کے پانی سے سر سے پاؤں  
 تک بھر بیجا سنت ہیں گئے ہوں گے پھر ان کی نمازوں کا کیا حال راہ ریتول شام کو حلال ٹہنے والا لنگی ہی صاحب  
 خود مجھ پر حرام نہ لگا۔ اگر یہ حقہ درست ہے تو میرا حق حضرت بریلوی پر آپ کو کیوں غضب آیا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق عجیب لطیف  
 فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان حق تلفی بھی کرے تو مسلمان ہی کے  
 ساتھ کرے گا قس کے ساتھ نہ کرے۔

(راناشات ایومین تم میں ۵۰ سطر ۱)

سوال :- آج کل ہندوستان میں جو کھیل مارچ ہے شلاہا کی  
 فٹ بال، کرکٹ وغیرہ خیال ورتش ان کا کھیلنا درست ہے یا نہیں؟

جواب :- اگر دوسرے طریق اس درجہ کے نہ ہوں تو کچھ حرج نہیں۔ الخ

(حوادث الفتاویٰ میں ۵۰ سطر ۱۵)

دوسرے یہ کہ ایسی کھلی تصویر کا پاس رکھنا گناہ نہیں الخ

(حوادث الفتاویٰ میں ۵۰ سطر ۱۶)

### تصویر پرستی

سوال :- غلام کو کاغذ مادہ کا درمکار کے لیے کام دیتے ہیں ..... اس  
 صورت میں اگر قرض سے زیادہ ہوں تو اپنے بچ کے کام میں کاغذ وغیرہ  
 خرچ کرنا ناجائز ہے یا نہیں۔

جواب :- یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ اگر کاغذ چنے کی اطلاع ہو جاوے تو اس کی وجہ سے آئندہ کمی تو نہ کریں۔ (حوادث الفتاویٰ)

تھا تو یہ صاحب رحمہ اللہ (اسطر ۱۱)

نوشہ :- یعنی اگر حکومت کو پتہ ہی نہ چلے یا پتہ چلے بھی تو کاغذ پورا مناسب ہے تو جو دل چاہے ملن کر جاؤ، شاید بالکل کے سرکاری روپیہ خرچ ہو کر سونے والے صاحبان دیوبندی حضرت کے ہی شاگرد ہوں گے۔

مال کے بدلے لوگوں سے نکاح  
ایک شیعہ وصیت کر کے ماسے کر میری دونوں بیٹیوں کی شادی حضرت امام ہمدی علیہ السلام کی چلے۔ اب وہ لوگ کیا جانیں؟ ..... وصیت پر اس طرح عمل کیا جاوے کہ ایک یا دو امیت لکھ کر خاندان میں محفوظ کر دو کہ حضرت امام کے وقت ان لوگوں کی نسل میں جو لڑکی ہو اس کو حضرت کے نکاح میں دے دیں۔

رافعات ایمریج ۳، ص ۱۹۵، اسطر ۱۱

نوشہ :- مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی جب محمدی بیگم انیس ملی تھی تو وہ ایسے ہمارے بنانا تھا کہ میری اولاد میں سے کسی کا بھی نکاح اگر محمدی بیگم کی کسی اولاد سے ہوگی تو میں بچا ہو جاؤں گا۔ وہی حال یہاں ہے۔ اور ایسی ہیودہ بات کا انکار مولوی لوت علی صاحب مرحوم پر یہ تھا تو یہی صاحب کا اقترا ہے۔

چوری کا مال خوب کھاؤ  
سوال :- عرض ہے کہ ہم اکثر بزرگے گھر میں لوگ رہتے ہیں اور ایک خانہ مال ہے جو کہ بڑا کرنا ہے اور بڑا کرنا ہے اور بڑا کرنا ہے چوری کرتا ہے اور وہی بیہیم کو دیتا ہے اور چوری کی بات صاحب جانتا ہے، تو کیا یہ بیہیم ہمارے لیے جائز ہے یا نہیں؟ الخ۔  
جواب :- وہ خانہ مال جو تنخواہ دیتا ہے وہ اس چوری کے پیسے سے دیتا ہے، جس کو روزمرہ کے سو سے چلتا ہے۔۔۔۔۔ اس لیے تم کو حلال ہے الخ

نور الدین الفتاویٰ قادیانی ص ۱۱۹، اسطر ۹

شراب کی آمدنی سے تنخواہ لینا جائز  
سوال :- سود کی آمدنی سے تنخواہ لینا بہتر ہے یا شراب کی آمدنی سے۔ (خلاصہ سوال)

الجواب :- دوسری - ۸ شیعان ۱۳۲۷ھ۔

نور الدین الفتاویٰ ص ۱۲۷، اسطر ۱۱

ہندوؤں کی سودی روپیہ کی سیل کاپانی جائز ہے  
سوال :- ہندو چوپا پانی میں لگاتے ہیں سودی روپیہ فروش کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا

درست ہے یا نہیں؟

الجواب :- اس پیادے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۱)



الجوا ہے۔۔ درست ہے فقط۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۳ سطر ۴)

گھار کے چڑھاوے چو وہ تول پیر  
چڑھاتے ہیں وہ پاکیزہ و حلال ہیں

نوٹ ہے۔ اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک مسلمانوں کے ہاتھوں کا کھانا جو کہ مسلمانوں نے  
تیار کیا اور خدا کے نام پر دیا گیا اور اس پر کلام الہی پڑھا گیا ہو۔ یہ سب حرام ہے، مگر دیوبندی کی پوٹیاں جو کافروں کے ہاتھوں سے  
ہاتھ سے تیار ہوئیں، اور لہر بڈ کھواسو اللہ علیہ السلام کے صدق ہوں کے نام پر دی گئیں، جن کے گڑ گھومانی  
گٹھیں اور پاک بھجیاں راستہ جینک یا سوکا گوشت، دیوبند مذهب میں، یہ سب حلال و پاک ہے۔ یہی وہ لوگ اسلام کے  
دشمن اور عوام خرمین ہیں۔

ہندوؤں کے ہاتھ کا کس حلال ہے  
سوال۔ کہ کون جو یہاں جیتے ہیں اس میں سارا کاروبار اپنے  
ہاتھ سے کرتے ہیں اور کس کا کھانا اور کس میں ہاتھ  
فان اور کس کا اپنے برتن میں فروخت کرنا مسلمانوں کو ان کے ہاتھ سے چھوئے ہوئے کس کا لینا جائز ہے، یا نہیں؟  
یا وہ کس کس اور کس کا کھانا ہے۔ علیٰ ہذا پانی ان کے ہاتھ کا پاک ہے یا نہیں ہے ایسے پانی سے دھو کر کس کے نماز پر حرام  
درست ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجوا ہے۔۔ صورت موجودہ میں خریدنا کس کا مسلمانوں کو درست حال کرنا اس کا درست اور حلال ہے  
مٹی ہذا پانی بھی پاک ہے۔ غنا وغیرہ درست ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ جو ٹہرے کے گھر کی روٹی حلال ہے  
مسئلہ۔ یہ جو ٹہرے کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں ہے۔ اگر  
پاک ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ بندہ رشید احمد گنگوہی حنفی مند۔

تہذیب و مسائل وغیرہ کھانا حرام ہے  
تیسرے دن کا بیج میٹ کے واسطے آؤ لا شایستہ ہندو کی ہے کہ ان  
کے ہاں تہذیب و ہندو کی رسم ہے۔ لہذا حرام ہوگا۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۱۰ سطر ۴)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا  
علم کی کتاب آری ہے

ہزاروں علم نہیں دینا میں نہیں نام کس کس کا  
تہذیب و ہندو کے ہر مذہب میں کس کے یہ وجدانی

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۵۰ سطر ۱۱)

در بنوری مذهب

مولوی گنگوہی صاحب کا نام و  
نوع پریشانی جانزبے

جہاں فقہانہ سنت دی وہاں ہے نوٹ باق  
جو تاج خسروی تھا آج ہے شگول سامانی

ارشاد مولانا محمد امین علی (۱۷)

سوال: علم کرنا، امین علیہ السلام کا شہرہ جانزبے یا نہیں؟  
جواب: علم کرنا اس وقت تھا جب تکید ہوئے تمام مفسرین کا کسی کے  
واسطے شرع میں حلال نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی۔

ام علیہ السلام کا علم کرنا حرام ہے

رقادی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴

خوف سے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کا نام کرنا سنت میں تو دیوبندی رافضیوں سے بھی ترقی کر گئے اہل بیت سے  
خارج ہیں یہ یوں کہ ان کا علم کرنا بھی حرام ہے تو بالکل سکھانے کی معلوم ہوتی ہے گنگوہی کا مزیہ سبب کیوں ادا ہوا  
جدا ہے کیا وہ اب بھی بار بار مرنے کی رہتا ہے۔

کیا فیست ہیں مائے دین اس مسئلہ کی روایتیں یا خواجہ  
کو کافر کرنا جائز ہے یا نہیں اودان کے ساتھ فقط شکار

دیوبندی عورتوں کا نکاح رافضیوں سے درست ہے

جانزبے یا نہیں؟

الجواب:۔ جو ان کو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ہر طرح سے درست ہے۔ الخ

(رقادی رشیدیہ ج ۲، اسطر ۱۵)

سہ ماہی پریشان و مردود و عول کہنے والا۔۔۔۔۔ اس کی روایت گناہ کے  
بسیب سے سنت و جماعت سے خارج ہوئے گا یا نہیں  
الجواب:۔ وہ اپنے اس کی روایت سے سنت و جماعت

صحابہ کرام کو کافر کہنے والے رافضی  
بھی اہل سنت و جماعت ہیں

مفتی۔۔۔۔۔ (رقادی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴)

سے خارج نہ ہوگا۔ فقط۔

سوال:۔ قبروں پر پادریں سبٹھانا بڑا زبردستیوں سے مانگتا  
ہو یا بچی مسئلہ جواز عین و کرم و غیرہ جہاد میں جاتا ہو کہ افعال اچھے  
ہیں تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟ الخ  
الجواب:۔ جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور

بزرگان اسلام کے رسول کو جائز  
سمجھنے والے مسلمانوں سے دیوبندی  
عورتوں کا نکاح ناجائز ہے

وہ نکاح کرنا ہے۔ ایسے نکاح کرنا بدعت ہے اس واسطے ناجائز ہے کہ فاسق سے عقد و ضبط کرنا حرام ہے الخ

رقادی رشیدیہ ج ۲ ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴



نوشہ: یہ سب دیوبندیوں کی اقصیت پرستی کہ رافضیوں سے نکاح جائز اور بوس کر سنے والے رسول پر طعنہ  
 والے رسول کو جائز سمجھنے والے تمام بزرگان اسلام مثلاً خواجہ حسین الدین اجیری، بابا گنج شکر فرید، علی خاں خاں خاں  
 ہمدانی و خواجہ سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ اور تمام مشائخ عظام اور ان کے معتقدین جو راجی اسلام ان دیوبندی مولویوں کے  
 نزدیک فاسق و کافر سمجھتے اور مخالفانہ ان کے سب نکاح حرام۔

مسئلہ: انتقاد مجلس میلاد بدوں تیمم ہوا یا تیمم صحیح درست ہے یا نہیں؟  
 (الجواب ہے: انتقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔ ام)

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۵، مطبعہ)

مسئلہ: مسلمانوں کے مہلوں میں جیسے پرائیمری و فریو میں واسطے سوداگری یا خریداری  
 کے جائز درست ہے یا نہیں؟

(الجواب ہے: درست نہیں، فقط رشید احمد)

اجیر شریف یا کلیر کے  
 عس میں جانا ناجائز ہے

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۵، مطبعہ)

اگر کوئی چیز سو اس سیلے (مہو دار یا گنگا) کے گھیس نہ کی جس کی خرید و  
 فروخت کے واسطے جانا بضرورت جائز ہے۔

ہندوؤں کے سیلے میں جانا جائز ہے

(امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۲، مطبعہ)

میں ایک مرتبہ طالب علمی کے زمانہ میں میر تقی میر نوچندی دیکھنے گیا۔  
 شیخ (ابو الحسن صاحب کے یہاں والد صاحب لازم تھے یہاں اکیٹش  
 صاحب کے بارگاہ زادہ شیخ غلام محی الدین نے مجھ سے دریافت

ہندوؤں کے میلے نوچندی وغیرہ  
 دیکھنے جانا بھی جائز ہے

کیا کہ مولوی صاحب نوچندی میں جانا کیا ہے میں نے کہا کہ جو عقد اسبغہ والا ہوس کو جانا جائز ہے اس لیے کہ  
 اگر وہ کسی کو نہ کرے گا اور اس وقت ہی پر یہ زوال کیا جاوے کہ اس میں کسی قرابت نہ ہو وہ اپنی آنکھ سے دیکھتی ہوئی فرمایا  
 کہ بے دھڑک بیان تو کر کے گا۔ الخ۔

(افاضات البوسہ نقاوی ج ۲ ص ۱۴، مطبعہ)

قوالی سننے والے بزرگوں کو دیوبندی بدعتی، مشرک کہتے ہیں مگر خود گھڑے بجا اگر گزیت  
 گاتے تالیاں بجاتے اور حال کیلئے ہیں۔ امیر شریعت کے سرور و نظرائازی کی گراما گرم محفل  
 مولوی عطاء اللہ شاہ تمام دیوبندیوں کے فقہ امیر شریعت تھے اس کے متعلق دیوبندی فرقہ کے ایمان بزرگ

اور سب دیوبندی علماء کے یہوشد جناب خشی عید النورم شورش کشمیری و میر صالحیان لکھنؤ ہے۔

بہن خدام الدین کا سالانہ اجلاس ۱۹۳۱ء میں منعقد ہوا وہاں آپ عطا اللہ نے اس جلسہ کی تقریر کی کہ حضرت علامہ نور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر آپ کو امیر شریعت منتخب کر لیا گیا پانچ سو ملین روپے بیت کی بن میں مولانا ظفر علی خاں مرحوم و مفتوحہ بھی شامل تھے۔

و عطا اللہ شاہ منعقد شورش ص ۱۹۷، سطر ۱۵

دیوبندیوں کا متفقہ امیر شریعت و پریمعارف یعنی سازوں کے ساتھ خود قوالی کرتا اور سنتا تھا

بھی تھا کہ کبھی کبھی قوالی بھی جوتی۔ جس میں اشتر علی خاں (رائہ بیڑا خاں) زمیندار لاہور، گھڑا بکاشہ، سو فی اقبال تالی بیکر تان دیتے سید عطا اللہ شاہ منزل گاہ تھے۔ مولانا احمد سیّد بیچ بن کر بیٹھے اور مولانا دود غفری (غیر متعلقہ دیوبانی) اور عید الخیرین حال کیلتے۔ (بجانب اللہ) و عطا اللہ شاہ منعقد شورش کشمیری ص ۱۹۷، سطر ۱۵

ہوئے۔ دیوبندی تائیں کہ گھڑا بکاشہ در حالت کفر اور اہل بیرون کیا فرق ہے اور قبول شام مازوں کے ساتھ قوالی حرام اور تالی بکاشہ بھونا تو مردوں کے۔ یہ ہمارے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر قویا قمار سے امیر شریعت حرام فعل کے بغیر نفیس مرکب ہو کر حرام کا رہے یا ایسے تو سے موت و مردوں کے لیے تاسکے تاسکے ہیں؟

دائم رہے کہ قوالی کے متعلق فقہ تصفیٰ میں صحت و دفع سے کہ:

انما الاستدلال بالبرہان لقصود اللہ و متعالی ما من صامعھا او من المشتغل بہا و بہ تشعرا لاضافت الالاتی ان ضررہا تلک الاتے بعینھا حل تارہ و حرم اخری باختلاف التیة و الامور فی مقاصدھا و فیہ دلیل لسادتنا الصوفیة الذین یقصدون یسما عبادا اموراً مدبراً لہم بہا قبلہ یقیدار المعترض بالانکار کی لا یحرم بلکہ ہر فائدہ عانتہ بلخیان اھد تا اللہ قیالی بالساداتہ و اھاد علیہا من حالہم و دعوی اتہم و برحق اتہم

رد المحتار ج ۵ ص ۳۱

بکہ دیوبندیوں کا معتقد و مستند امام ابن حزم طاسری تو عصر ہیچ طور پر رسالہ کو حلال کہتا ہے اور جب کہ خود اکابر میں سید خاں فیہا ہے جیسا کہ اوپر دیکھیں میں سے ہونے کے امام شباب الدین خاں بھی ایسی کتابیں لکھتے ہیں شرح شفا ناسی میاض میں سازوں کے متعلق علماء کا اختلاف نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

و اختلفت في بعضها فمنهم من جازها في العرس ومنهم من جاز ضرب العود  
لتسليته الاخذان كما لما وردى وكان الاستاذ الشيخ محمد البكري رحمه الله  
تعالى ونفعنا بجه بقول عروا مجلسنا بالعود لما وردى لحكمته قول حنيف  
ومنظومة السيد ميرزا محمد الله تعالى

ونغمات العود في الاجان قالوا تزيل انا الاخذان  
فاجزم على التحريم اى جزم والاحزم ان لا يتبع احزم  
فقد اجمعت عندنا الاما والعود والمطبور والمطام

و ترجمہ الیاس بن ذکر مدد رسل اللہ علیہ وسلم مطبوعہ ازہر مدرسہ عربیہ اسلامیہ ص ۲۷۲

مگر باوجود اس اختلاف کے دیوبندی ہر سال کو بر حالت میں حرام کی رٹ لگاتے جا رہے ہیں تو بتائیں کہ ان کے  
یہ سب دیوبندی دینی یا دنیاوی یا شرعی یا حرام کا دوسرے یا نہ

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ میں اوصیاء کو گرام پر ترو  
کرتے ہیں کیا یہ کافر ہیں فرمایا کہ محض تیرے پر تو کو کفر کا خوشے تو خلعت فی  
کاغذہ مختلف فیہ ہے

(افاضات الیومیہ تھاوی ج ۵ ص ۲۲۳ بطرا)

اس نے جواب میں کہہ کر ہم کو یہ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ان تو تمیز بتا  
بت میں نے کہا تمیز یہ بتا نہمت چھوڑنا۔

(افاضات الیومیہ تھاوی ج ۵ ص ۲۳۵ بطرا)

ناظرین انصاف فرمائیں کہ کیا دیوبندی مذہب شیعوہ مذہب کی پیداوار نہیں؟ اور کیا رفض و دیوبندیت کا رشتہ ایک  
ہی نہیں ہے۔ نیز معلوم ہو کہ دیوبندیوں کے پیچھے ہیں تمیز یہ لگانا کہ کفر کو شتا ہے چونکہ بقول دیوبند ساج کل کفر و  
برعت کا نہ ہے۔ لہذا دیوبندیوں کو تمیز یہ بتانے شروع کر دیتے چاہئیں۔

۱۱۱ میں سنہ جواب میں گہر دیا ہے کہ قیام فی المیلاد و افاضات میں  
کیا فرق ہے؟

(افاضات الیومیہ تھاوی ج ۵ ص ۲۳۵ بطرا)

(۲) یہ تو ساری باتیں جو غلطی کی ہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۲۳۵ بطرا)



کھا ہے۔

(افاضات الیوم یہ فتاویٰ ج ۳ ص ۸۸، سطر ۱۲)

نوٹ ہے۔ کہیں صاحب فرمائیے کہ مرگزدیوبند کے فوتے سے کچھ کھینے لگا تا جا نہیں تو پھر مائی دیوبندی قبر پر یہ ناجائز کام کریں؟ کیا وہین دیوبندیوں کے گھر کا ہے مرنی چشتیاں کے بھی ایک گلوٹی ہو۔ دیوبندی مولوی صاحب کے دائلوں سے کئی بزرگوں کے مرادوں کی نقل بنانے کے لیے اس مولوی صاحب کی قریک و لایاں پڑتے اور پھر اس پر کلمہ نصب کیا جو اسے کیا کریں دیوبند کے فوتے کی دوسرے یہ حرام کاری تو نہیں پڑتی یہ ہے ان مفتیوں کا فقرے اور اسلام کے مسلمانوں کے لیے سب کچھ شرک و بدعت مرگزدیوبندیوں کے لیے سب کچھ جائز، عید گاہ مئی چشمان شریف کے قسمل دیوبندی مولوی صاحب کی قبر پر فاشی پتھر خر و ملاحظہ فرمائیے۔

تمام کتب میں اس کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں کیا جاسکتا کہ لفظ مرنہ فوت کسانے پر فاشی کسی سنے پر بھی ہوا اس لیے بدعت و ضلالت ہے کہما فی الحدیث الصحیح کل بدعت ضلالت و جعل حلال

فی النہای (شکوہ) فقط۔ محمد شمس غفرلہ ۱۳۵۵ھ

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۱۱، سطر ۱)

سوال: محکم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور کیا روایں حرام ہے یا نہیں؟

معاذ اللہ حضرت خاتون جنت کی نیاز عرام

الجواب :- ایسے عقاید و جب کریں

(مکمل فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۸۸، سطر ۳)

مولوی عبدالحی صاحب اپنے باوقی غائبین کے دواں بی بی کی محکم جو رہی غنی آپ سب کا اھٹا کر گئے

مرگزدیوبندی ان کو حرام سمجھ کر بھی جھم کر لیتے ہیں

(مکمل فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۸۸، سطر ۳)

نوٹ ہے۔ خاتون جنت کی محکم کی نیاز کو بدعت سمجھ کر کھاجا، مولوی عبدالحی صاحب کا پوری کے اس کردار سے ظاہر ہے اور ظہر پر فاشی پتھر کو بغیر خود بدعتی بنا بھی دیوبندیوں کے لئے ظاہر ہے۔ دیکھو اس کی کتاب کی جھٹ دیوبندیوں کی عالم اسلام پر کفر بازی۔

مولوی تھیل حسین صاحب جج کے لیے دیکھ منظر گئے۔ مسیح کی نمازیں انہوں نے پند تاسکی مناجات پندنا شروع کی۔

دیوبندیوں کی قرأت نماز

بادشاہ جرم مارا دو گنزار مانگنا جرم تو آمرز نکار

(ادب و تلاوت ص ۳۶۵)



دیکھی وہ دیکھتے ہیں کہ کچھ اس نے عہد کیا ہے یہ شرک ہوگا۔ کہ فرمایا وہ وہ دیکھو و دیکھو صاحب تو دیوبندیوں کا پول بھی کھل گیا کہ یہ دیوبندیوں کے نزدیک بد لوگوں کو جو عہد بنا کر ان کی طرف عہد کرنا جائز ہے اور پھر ان کو ان شخص کا صحابی مملوئی کو عہد کر دیا ہو تو اسے ہرگز ملامت و طعن نہ کرو۔ بلکہ سادھی صاحب نے تو سارا زور لگا کر عہد سے کو جائز کرنے کی کوشش کی ہے۔

اب ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو تو شرک کہتے پھر عہد میں بھی کیا تھا تو ہی صاحب شرک بلکہ شرکاء مشرکین نہ سمجھتے۔ یہ تو دیوبندی کا ادنیٰ گروہ ہے مگر سنت کا عہد ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حنفی ظاہر کر کے مسلمانوں کو گمراہ کہتے پھر عہد میں۔ اس عہد کے معنی کے متعلق فقہ احناف کا فیصلہ بھی دیکھ لیجئے۔ دیکھا میں جبکہ

وان علی وجه التحیۃ لا وصار انشاءً مستحباً لاکبیرۃ۔

اگر عہد کے معنی یہ کیا تو کافر تو نہیں مگر سنت کی عہد کا مستحب ہوگا

(در مختار) فتاویٰ شاہی ج ۴ ص ۲۵ (مسطر ۲)

اس سے معلوم ہوا کہ عہد کے معنی یہ مراد ہے کہ عہد کے لیے سنت حرام ہے یہی ہمارے مسئلے میں سنت و حجاب کا مسئلہ ہے۔ مگر دیوبندیوں کے نزدیک اس فعل پر ملامت ہی نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک یہ فعل قابل ملامت ہی نہیں۔ یعنی ہر طرح جائز ہے۔ شاید دیوبندی اپنے مولویوں کو پرہیزگار عہد کرتے ہوں گے یہ عہد دیوبندی کا خلاصہ کہ عہد سے کہیں خود اور چھوٹا انرا لکھائیں علماء نے حق پر حال لکھا نام علماء اہل سنت و حجاب اس عہد کے حرام سمجھتے ہیں۔ دیکھو حال حجاب اس کتاب کی بحث (دیوبندی علماء کی عالم اسلام پر کفر و زانی)

اوقات میں حکومت مداخلت نہیں کر سکتی

مطلب ان کا یہ تھا کہ مملکتوں کی پرمیٹوں کے سبب ایسا قانون بنانا چاہتے ہیں کہ اوقات کا حجاب کتاب گرفت لیا کرے۔ یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ میں نے اس کی بالکل مخالفت کی کہ گرفت کو اس میں مداخلت کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ یہ گمراہی کی بات تھی۔ جیسے غازیہ نے ہے۔ پس جس طرح اس میں دخل ہونا گرفت کو جائز نہیں، اسی طرح اس میں بھی جائز نہیں۔ الخ۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۳۴، مسطرح ج ۵ ص ۲۳، مسطرح ۱)

نوٹ ہے۔ آج کل جہاں بھی حکومت اوقات بل پاس کر کے اوقات پر پھینکا ہوا ہے۔ یہ سب دیوبندی مولویوں کی سازش کا نتیجہ ہے خصوصاً اوقات سٹیٹ بناؤں کے محکمہ اوقات میں ایک چٹری سے لے کر ناظم ملک سب دیوبندی مولوی صاحبان کی مطلق العنانی سے کہ کسی ملک کو پھینکے کی سازش اور دیوبندیت کی رشتہ دہی میں مصروف کار میں اور دیگر گان دین کے مراعات و مساجد کی تدریس وغیرہ کھانڈوں و جہنم دہیے والوں

کے اٹھائیدہ گزیرت و شرک و کفر بتانے کی تبلیغ شروع ہے۔ مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ان کے مخالف قیامیہ صاحب  
 کے فتوے کے مطابق دیوبندی مولوی جان مال کھا۔ سب سے میں مانا جائز؟ قطعاً نظر اس کے کہ اس مسئلہ میں  
 شکی علیہ کا مسلک کیا ہے۔ یہاں صرف دیوبندیوں کے قول و عمل میں اختلاف دکھانا مخصوص ہے۔



# باب، مضم

## باب ہفتم

### خلافت دیوبندی یعنی ان کے مختلف فتوے

۳۲۰ یا ہیر پھیر

دیوبندی مولویوں کا مذکور مذہب ہے مذکور اصول۔ میں ان کا اصول ہے "ہیت" ان کی شکل و صورت سے میں معلوم کرتا ہے کہ ہرے ہی جیسے مانس اور فرشتے قسم کے لوگ ہیں مگر ان کے قریب ہو کر اس زور کا تصور سامی ہوتا ہے یا جانے تو جبل و قریب کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ جس قسم کا ماحول دیکھتے ہیں اسی قسم کی گفتگو اسی طرح کا فتوے دے کر اپنا کام نکال لیتے ہیں گویا بین الوقی میں نظر نہیں آسکتے۔ اب ہم آپ کے سامنے اس فرقہ کے متضاد خیالات و فتوے بات کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

(۱) مرلا لنگوچی رحمت اللہ علیہ نے طائفہ ہامیر پیر متلین کو نام حق تحریر فرمایا ہے۔

#### دبانی غیر متعلقہ حدیث ہیں

راشاد انا قریب میں احمد دہلوی ص ۱۲۰

(۲) اس طرح مذکور احادیث و اصول و السلام کو یعنی بایں اعتماد کہ آپ کو ہرنادی کی ماک خبر ہرجانی ہے ناجائز ہے و ہیر پھیر یہ صورت نہیں نکالے۔

راشاد انا قریب ص ۶۹

(۳) ہمارے نزدیک ان (غیر متعلقہ حدیثوں) کا وہی حکم ہے جو صاحب دین دار نے فرمایا ہے اور خواجہ ایک جماعت ہے شوکت والی الخ۔

(المعتمد ص ۶۹)

(۱) عرب میں ہی وہاں کی مذہبی و سماجی خرابیوں کی بنا پر محمد مصالحو دین کی تحریک شروع ہوئی جس کے قائد مشرور محمد بن علی مالو باب تھے۔

#### دبانی غیر متعلقہ اچھے ہیں

(۲) سند اقت مولوی روحی دیوبندی ص ۲۷

۲) خدیج بن عبد الوہاب کے متحدین کو دہائی کہتے ہیں، ان کے فیائدہ مندہ تھے۔

و قتادی رشیدیہ مصر ص ۱۱۰

نقص ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جب دیوبندوں کو خطرہ ہوا کہ میں لوگ دہائی نہ کہنے لگ جائیں تو وہابیوں کو نسبت اور تادیب لکھ دیا مگر جب خواجہ بکریت نے جو پیش ہوا تو ان کو مصلح اور منکدر لکھ کر راضی کر لیا۔ یہ ہے ان کا لغو ترس میں یہ لوگ مغرب افسان میں درو پیچھے۔

۱) مذہب پر کے ہاتھ چومنا جائز

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔

۲) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔

۱) کبھی دست پر کی کرتا اور کبھی پالوی۔

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔

بزرگ کے سامنے دوزانو ہو کر ٹیٹھنا جائز

کے نزدیک موجب محنت ہے۔

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔

بزرگ کے سامنے دوزانو ہو کر ٹیٹھنا مکروہ مذہب کا ہے

یہاں سے بہت ہی مذہب آؤں گے۔ دوزانو ہو کر ٹیٹھنا

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔

قاسمی یا رشیدی کہلائے بدعت ہے

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔

دیوبندی مولوی قاسمی وغیرہ کہلائے ہیں

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔

غلامت کعبہ کی نمائش بدعت ہے

۱) تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوتے اور دست پر کی کر کے منہ صبر پر تھام لیا۔